بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکتوب نمبر ۱

مکرمی اخویم حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی تاریخ میں مبلغ سو روپیہ مجکو پہونچے۔ جزاکم اللہ چونکہ آپکا کوئی خط ساتھ نہیں آیا۔ اس لئے بدستخط خود رسید سے اطلاع دیتا ہوں امید کہ ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع اور مسرور الوقت فرماتے رہیں۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ مخالفوں کا اس طرف بہت غلبہ ہے ایام ابتلا معلوم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو ثابت قدم رکھے والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۲۲ اگست ۱۸۹۴ء

مکتوب نمبر ۲

۸ ستمبر ۱۸۹۴ء

مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آں مکرم کی طرف ایک دفعہ سو روپیہ اور ایک دفعہ تار کے ذریعہ ڈیڑھ سو روپیہ مجکو کل پہونچا اللہ جلشانہ بعوض ان دینی خدمات کے دنیا و آخرت میں آپکو اجر بخشے۔ اور آپکے ساتھ مجکو یہ روپیہ بہت ہے اس قدر کہ وقت پر کام دیا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ عبداللہ آتھم عیسائی اور اس کا باقی گروہ جن کی نسبت پیشگوئی تھی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں انکو ہر ایک طرح کا عذاب اور ذلت پہونچیگی ان کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی مگر بعض شریر قبول نہیں کرتے۔ عبداللہ آتھم کی نسبت یہ الہام تھا کہ اگر وہ پندرہ مہینہ تک حق کی طرف رجوع نہ کرے تو مر جائیگا چنانچہ وہ پندرہ ماہ تک مارے خوف جان بلب رہا اور شہر بشہر موت سے ڈرتا پھرا اور اس کے دماغ میں بھی خلل آگیا اور مجکو خدا تعالیٰ نے بتلایا کہ اس نے پوشیدہ طور پر حق کی طرف رجوع کیا لہذا اس شرط کے موافق موت سے بچ گیا۔ گو ہاویہ کا مزہ دیکھ لیا۔ اس لئے میں نے عیسائیوں پر حجت ثابت کرنے کے لئے پانچ ہزار اشتہار چھپوایا ہے۔ اور اسی بارے میں ایک رسالہ انوار الاسلام چھاپا اس پر آپ ہی کا روپیہ آمدہ خرچ ہوا یہ اشتہار اور رسائل عنقریب آپ کی خدمت میں مرسل ہونگے ان کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی کو پورا کیا اور عیسائیوں سے بحث کرنے والے گروہ کو طرح طرح عذاب اور دکھوں میں مبتلا کیا اور عبداللہ آتھم نے پوشیدہ طور پر حقانیت اسلام کو قبول کر لیا اور اگر عبداللہ آتھم انکار کریں کہ میں نے قبول نہیں کیا تو وہ ہم سے بلاتوقف ہزار روپیہ لے اور قسم کھا جاوے اور اگر وہ قسم کھا کر ایک سال تک بچ گیا تو روپیہ اس کا ہوا اور نیز ہم اقرار کر دینگے کہ ہمارا الہام غلط ہے۔ اس غرض سے یہ پانچ ہزار اشتہار چھپوایا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجپر اچھی طرح کھول دیا ہے کہ اس کی رہائی محض اسلام کی طرف جھکنے سے ہوئی ہے لیکن اگر وہ ہزار روپیہ طلب کرے تو پہلے سے اس کا ذکر ہو رہنا ضروری ہے سو اگرچہ میں آپکے متواتر خدمات کی وجہ سے کوئی تکلیف آپکو دینا نہیں چاہتا۔ مگر پھر خیال آتا ہے کہ ایسے کاموں میں اگر دوستوں کو نہ کہا جائے۔ تو اور کس کو کہا جائے میں خواہش رکھتا ہوں کہ چند دوست ملکر یہ ہزار روپیہ مجکو بطور قرضہ کے دیدیں۔ مگر ابھی میرے پاس بھیجا نہ جائے اگر اس عیسائی نے مقابلہ کے لئے دم مارا اور روپیہ طلب کیا تو اس وقت بذریعہ تار بھیجدیں یہ روپیہ محض میرے ذمہ ہوگا اور خدا کے متواتر الہامات سے

آفتاب کی طرح میرے پر روشن ہے کہ ہم فتح پائینگے۔ لیکن ایک معاملہ کی بات کو طے کرنے کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر محال کے طور پر جو بالکل محال ہے کافر بیدین فتحیاب ہوا تو یہ قرضہ بلا تامل ادا کر دونگا۔ ورنہ وہ ہزار روپیہ جو بطور امانت اس کے پاس ہوگا۔ واپس کر دیا جائیگا۔ مجکو اس کا کمال تردد ہے۔ خدا تعالیٰ بہم پہونچا دے اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی طرح بہم پہونچا دیگا۔ وہ قادر مطلق ہے مگر اس وقت بھیجا جائے کہ جب میں طلب کروں اور لکھوں کہ اب بھیجا جاوے کیونکہ ابھی اشتہار چھپ رہے ہیں۔ بلکہ جس وقت اشتہار رجسٹری کرا کر اس کے پاس بھیجا جائیگا۔ اور وہ روپیہ مانگے گا اس وقت درکار ہے۔ اول تو مجھے امید نہیں کہ وہ طلب کرے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت جیسا کہ الہام کا منشا ہے اس نے اسلام کی طرف رجوع کیا ہے اور اگر طلب کرے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ذلیل ہو کر مریگا اور ہزار روپیہ ضامنوں کے پاس باضابطہ تمسک لیکر رکھوایا جائیگا۔ امید کہ جواب سے مطلع فرمادیں باقی خیریت ہے والسلام اور واضح کہ عبداللہ آتھم کے باقی گروہ کو جو فریق مباحثہ تھے ہر ایک طرح کا عذاب ہم پہونچ گیا بلکہ موتیں بھی وارد ہوئیں جس کی نقل اشتہار میں درج ہے فقط۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۳

مشفق مکرمی ہمارے بہادر پہلوان حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تار پہونچا حال یہ ہے کہ دروغ گو حق پوش عیسائی نے قسم کھانے سے انکار کیا اس وقت دوسرا اشتہار لکھا جا رہا ہے جس میں بجائے ایکہزار دو ہزار روپیہ انعام لکھدیا گیا ہے امید نہیں اور ہرگز امید نہیں کہ اب بھی کھاوے لیکن یہ تمام ثواب آپکے حصہ میں ہے آپ اب بجائے ایکہزار کے دوہزار کی تیاری رکھیں میں چاہتا ہوں کہ پانچہزار تک یکے بعد دیگرے اشتہار دئیے جائیں اور میں چاہتا ہوں کہ پانچہزار روپیہ کا ثواب آپکو پہنچے مگر ہرگز امید نہیں کہ یہ پلید گروہ عیسائیوں کا مقابلہ پر آوے کیونکہ جھوٹے ہیں۔ مگر خدا چاہے اس تقریب سے کیا کیا ثواب آپکو ملینگے ایسی صورت ہو کہ جب ہم آپسے بذریعہ تار دوہزار روپیہ طلب کریں تو بلاتوقف پہونچ جاوے اور اگر دوہزار پر بھی یہ پلید گروہ خاموش رہے تو میں تین ہزار روپیہ کا اشتہار دونگا تو بروقت طلب تین ہزار روپیہ پہونچنا چاہئے مگر ہمیں ہرگز امید نہیں کہ وہ نصرانی قسم کھاوے کیونکہ جھوٹا ہے اسکی روسیاہی اور ان لوگوں کی روسیاہی مطلوب ہے جو مسلمان کہلا کر ان کے رفیق بن بیٹھے ہیں شاید ایک ہفتہ تک دوہزار روپیہ کا اشتہار آپکے پاس پہونچیگا۔ اور غالباً یہ اشتہار دس ہزار تک چھپیگا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد (اس خط پر تاریخ نہیں مگر مضمون سے معلوم ہوتا ہے ستمبر ۱۸۹۴ء کا ہے۔ ایڈیٹر)

مکتوب نمبر ۴

مکرمی مخلصی محبی یکرنگ حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمکرم کے ایک سو [illegible] مرسلہ بذریعہ تار کل کی ڈاک میں مجکو ملا خدا تعالیٰ ان خدمات کا بدلہ جو آپ للہ کر رہے ہیں۔ دین و دنیا میں آپکو عطا فرماوے۔ [illegible] کام آ رہا ہے

اس سے اطمینان دل سکے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ جلشانہ نے ثواب کبرا پہنچانے کا آپ کے لئے ارادہ فرمایا ہے
دنیا کی حقیقت خدا تعالیٰ کے نزدیک اس قدر ہیچ ہے کہ پرپشہ کی برابر بھی نہیں اس لئے فاسق اور فاجر
اور بڑے بڑے کافر بھی اس میں شریک ہیں بلکہ زیادہ دنیا میں عروج انہیں کا نظر آتا ہے پس نیک بخت
مسلمان کے لئے جو سچا مسلمان ہے فکر آخرت مقدم ہے دنیا میں ہم درختوں کے پتے کھا کر بھی گزارہ کر سکتے ہیں فاقوں
سے بھی بسر کر سکتے ہیں۔ لیکن آخرت کے ذلت اور آخری محتاجگی ایک ابدی موت ہے سو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جلشانہ
دنیا کی آفات سے محفوظ رکھکر عاقبت کے مراتب نصیب کرے اور اپنی محبت عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے آپ سے
دلی محبت ہے اور آپکے لئے غائبانہ دعا کرتا رہتا ہوں اور آپکے بھائی صالح محمد اور عالی محمد دونوں کے لئے بھی دعا
کرتا ہوں کہ اللہ جلشانہ دنیا کی بلاؤں سے بچاوے اور دین کی لغزشوں سے محفوظ رکھے آپ کا پہلا روپیہ بھی
پہونچ گیا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۹ر دسمبر ۹۴ء

مکتوب نمبر ۵

محب یکرنگ مکرمی۔ اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب اللہ تعالیٰ سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں ذریعہ
تار مبلغ پانسو روپیہ مرسلہ آن مکرم مجھکو پہونچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپکو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور
وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقعہ سچ ہے کہ مجھکو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہونچ رہی ہے
کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ان خدمات کا وہ بے رحمت پاداش بخشے کہ تمام حاجات
دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرما دے الحق اللہ تعالیٰ کے لئے اس پر آشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں
آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ انشاءاللہ القدیر آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پا رہے ہیں کیونکہ تھوڑے دن ہوئے
ہیں کہ مجھکو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یکدفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہوگیا
ہے میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھدیا ہے
پھر ساتھ الہام ہوا کہ انی مرسل الیکم ہدیۃ۔ کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی
تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے
اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے۔ اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہوگئی
الحمد للہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور
نفس سے مکروہات سے بچاوے اور آپ کا حافظ ہو۔ میں عنقریب ایک کتاب منن الرحمن نام شائع کرنے والا ہوں شاید کل
اس کے کاغذ کے لئے لاہور میں آدمی بھیجدونگا۔ اس میں یہ بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا فضل کئے اور قرآن کریم
کی بعض آیتوں کی تفصیل ہوگی غالباً عربی زبان میں مع ترجمہ ہوگی باقی خیریت ہے۔ والسلام از طرف محبی اخویم مولوی حکیم
نور دین صاحب السلام علیکم معلوم کریں۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲ر مارچ ۹۵ء

مکتوب نمبر ۶

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل بذریعہ تار مبلغ یک صد روپیہ مرسلہ آنمکرم مجھ کو پہنچ گئے جزاکم اللہ خیر الجزاء واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ۔ یہ ایک الطاف رحمانیہ ہے اور قبولیت خدمت کی نشانی ہے کہ آپ کی خدمات مالی سے اکثر چنیں از وقت مجھ کو خبر دی جاتی ہے اس لئے ایسا ہی اتفاق ہوا اور دوسروں کے لئے بہت ہی کم ایسا معاملہ وقوع میں آیا ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ عاجز ان دنوں بیمار رہا ہے اور اب بھی اکثر دردِ سر و دوران سر کی بیماری لاحق ہے مگر الحمد للہ کہ ہزاروں خطرناک بیماریوں سے امن ہے۔ میری متواتر علالت طبع کے باعث سے رسائل اربعہ کے طبع میں توقف ہوا اب میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ کام آخر نومبر (سنہ ۹۶) تک کامل ہو جائے آئندہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بخدمت محبی اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب بعد سلام علیکم میری دانست میں سفر جاپان مناسب نہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ ۶ / جون سنہ ۹۶ء

مکتوب نمبر ۷

مخدومی مخلصی محبی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تین روز ہوئے کہ آپکا بلی عطیہ یعنی مبلغ سو روپیہ بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا جزاکم اللہ خیرا الجزاء واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ جس قدر آپ اس محبت کے جوش سے جو بندگان خدا کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہوتے ہیں خدمت مالی کر رہے ہیں اس کی عوض میں ہماری یہی دعا ہے کہ خدا کریم و رحیم آپکو دنیا و آخرت میں لازوال رحمتوں سے مالا مال کرے اور ہر ایک امتحان اور ابتلا سے بچا دے آمین ثم آمین اس وقت انہیں رسائل کی تالیف میں مشغول ہوں۔ جن کا آنمکرم سے تذکرہ ہوا تھا چونکہ بعض امور (میں) ہمدردیں کی شہادتیں درکار تھیں اس لئے میرے وقت کا بہت حرج ہوا۔ اب صرف ادنیٰ امور متفرقہ سے ایک امر باقی ہے جس کی نسبت محبی منشی زین الدین محمد ابراہیم نے وعدہ کیا ہے کہ جلد میں اس کا جواب بھیجدینگا اس کے بعد میری کارروائی جلد جلد انشاء اللہ خاتمہ کو پہنچیگی خدا تعالیٰ ان پادریوں کی گروہ کو تباہ کرے انہوں نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا ہے آمین۔ امید کہ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔

از قادیان ۱۹ / اگست سنہ ۹۶ء

مکتوب نمبر ۸

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ آنمکرم مجھ کو ملا اور حال خیر و عافیت معلوم ہوا خدا تعالیٰ آپ کو ان مخلصانہ خدمات کا (ثواب) دارین میں بخشے اور نیز آپ کے اموال میں برکت عطا کرے۔

مکتوب نمبر ۹

مخدومی مکرمی حبی فی اللہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمحب مجھکو پہونچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہونچنے سے تخمیناً تین گھنٹہ پہلے مجھکو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھکو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ الحمد للہ اس وقت میں تین رسالے اتمام حجت کے لئے تالیف کر رہا ہوں اور جو دوسرے رسالے عیسائی مذہب پر لکھ رہا ہوں۔ ان میں یہ ایک توقف ہے کہ چند یہودیوں اور . . . . . کی کتابیں میرے پاس انگریزی میں پہونچی ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کا ترجمہ کرا کر کچھ ان کے مقاصد جو کارآمد ہوں ان رسائل میں درج کردوں۔ اور یہ رسالہ جواب چھپ رہا ہے۔ غالباً وہ تین ہفتہ تک آپ کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۷ اکتوبر ۹۲ء۔

مکتوب نمبر ۱۰

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں بباعث علالت طبع تین روز جواب لکھنے سے قاصر رہا۔ آپ کی تشریف آوری کے ارادہ سے نہایت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ بخیر اور فضل اور عافیت سے پہونچاوے۔ تاکید کر بعد تین دن کے استخارہ مسنونہ جو سفر کے لئے ضروری ہے اس طرف کا قصد فرماویں بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ قل یا ایہا الکافرون پڑھیں۔ یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملالیں جیسا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد ملالیں اور پھر التحیات میں آخیر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں کہ یا الٰہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے اور قدرت ہے اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے اور میں قادر نہیں سو یا الٰہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے اور اس میں کوئی شر نہیں سو یہ سفر میرے لئے میسر کر دے اور پھر اس میں برکت ڈالدے اور ہر ایک شر سے بچا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میری دین کے لئے مضر ہے اور اس میں کوئی مکروہ امر ہے تو اس سے میرے دل کو پھیر دے۔ اور اس سے مجھکو پھیر دے آمین یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے تین دن کرنے میں یہ حکمت ہے کہ تا بار بار کرنے سے اخلاص میسر آجائے آج کل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہے۔

اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں جب تک کہ اپنی منزل تک نہ پہونچے۔ اگرچہ یہ دعا تمام عربی میں موجود ہے۔ لیکن اگر یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں کافی ہے اور سفر کا نام لے لینا چاہیئے کہ فلاں جگہ کے لئے سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر جگہ حافظ ہو لیکن ہماری طرف سے شرط یہ ہے کہ ایام سابق کی طرح آپ صرف دس پندرہ دن نہ رہیں چالیس دن سے کسی طرح کم نہ رہیں ہر ایک جدائی کے بعد معلوم نہیں کہ پھر ملنا ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ دنیا سخت بے ثبات اور ناپائیدار ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا اس میں کیا عمدہ سخن ہے ؎ بلبلے زار زاری نالید ٭ بر فراق بہار وقت خزان ٭ گفتمش صبر کن کہ باز آید۔ آن زمان شگوفہ و ریحان ٭ گفت ترسم بقا وفا نکند ٭ ورنہ ہر سال گل دہد بستان ٭ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد
۱۴ نومبر ۱۸۹۶ء

مکتوب نمبر ۱۱

مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل تار کے ذریعہ سے مبلغ سو روپیہ مجھکو آپ کی طرف سے پہونچ گیا۔ اللہ جلشانہ آنمکرم کو ان نیکی خدمات کا دونوں جہان میں اجر بخشے اور آپ کو محبت میں اپنی ترقیات عطا فرمادے اور آپکے ساتھ ہو۔ میں آپسے دلی محبت رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی کسی کتاب میں بعض بھائیوں کے دعا کے لئے آنمکرم کے دینی خدمات کا کچھ حال لکھوں۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو نمونہ ہاتھ آتا ہے اور محبان اسلام غائبانہ دعا سے یاد کرتے ہیں اور آیندہ آنیوالی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور نیز چاہتا ہوں کہ آپکے ساتھ چند اور دوستوں کا بھی ذکر کروں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ قرآن شریف میں ترغیب دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جیسا کہ تم بعض اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ کرتے ہو ایسا ہی بعض اوقات ان کو لوگوں پر ظاہر کرو تا لوگ تمہارے نمونہ پر چلیں۔ کیونکہ انسان کی عادت ہے کہ نمونہ دیکھ کر اس میں قوت پیدا ہوتی ہے سو امید رکھتا ہوں کہ اگر آیندہ کسی رسالہ میں جلد یا دیر سے ایسا لکھوں تو آپ اس سے موافقت ظاہر کریں۔ ہمارے کام محض اللہ جلشانہ کے لئے ہیں۔ اور کسی کی نسبت وہ حالات اور واقعات جو لکھے جائیں حاشا وکلا اس کی خوشامد کے لئے ہرگز نہیں۔ اور نہ اس کے خوش کرنے کے لئے کہ یہ سخت معصیت ہے۔ بلکہ نمونہ دکھلانے کے لئے صحت نیت سے محض للہ ہے۔ وانما الاعمال بالنیات۔ اور عنقریب بعض کاغذ دستخط کے لئے آنمکرم کی خدمت میں بھیجے جائینگے امید کہ آنمکرم بہت کوشش کرکے بعد ان کی تعمیل کردیں۔ والسلام۔
خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ٭

مکتوب نمبر ۱۲

مجبی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ج کی ڈاک میں مجھکو آپ کا خط ملا ۔ آپ کی بہو کی علالت طبع کا حال معلوم کرکے نہایت تردد ہوا ۔ اسی
قت دعا کی گئی ۔ اللہ جلشانہ آپ پر رحم فرمادے اور صدمات سے محفوظ رکھے میں انشاء اللہ القدیر
بہت دعا کرونگا ۔ دنیا جائے ابتلا اور جائے امتحان ہے یہ مرض درحقیقت بہت خطرناک اور
نازک ہے اور رو بزیادہ آفت کا تحمل نہیں رہتا اور گل جاتا ہے اور ریہ کی آفت کے ساتھ جو لازمی تپ
ہو وہ دق کہلاتی ہے ۔ اللہ جلشانہ اس بلا سے بچاوے اور اس آفت سے محفوظ رکھے ۔ کہتے ہیں کہ مچھلی
کا تیل اس کے مفید ہوتا ہے اور بکری کے پایہ کی یخنی بھی مفید ہے ۔ برعایت ظاہر اسباب کسی حاذق ڈاکٹر
سے علاج کرانا چاہیئے اور یہ عاجز دعا کرتا رہیگا ۔ اللہ جلشانہ شفا بخشے آمین ثم آمین

مکتوب نمبر ۱۳

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ
ایک سو روپیہ آنمکرم مجکو ملا ۔ جزاکم اللہ خیر الجزا واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ ۔ الحمد للہ والمنت ۔ آپ میں صحابہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاص اور صدق کا رنگ پایا جاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اور تمام
مکروہات سے آپکو محفوظ رکھے ۔ آمین ۔ اس ملک میں اگرچہ غربا اور مساکین کثرت سے ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں مگر
ابھی تک متعصب مولوی اسی اپنے بخل پر قائم ہیں اور ہر ایک طرح سے منہ کھول کر لوگوں کو حق کے قبول کرنے سے روکنا
چاہتے ہیں مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مبشر الہام مجھے ہوا ہے
انی مع الافواج آتیک بغتۃ ۔ ترجمہ یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنیوالا ہوں ۔ یہ کسی عظیم الشان نشان
کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ بجز آسمانی نشانوں کے دنیا حق کی طرف جھکتی نظر نہیں آتی تعصب
بہت بڑھ گیا ہے ۔ بخدمت عزیزی سیٹھ صالح محمد صاحب اور محبی شفقی مرزا خدا بخش صاحب اگر وہاں ہوں السلام علیکم
والسلام ۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۔ ۲ / جنوری ۱۸۹۷ء

مکتوب نمبر ۱۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بذریعہ تار مرسلہ آنمکرم
خیر و عافیت پہونچا معلوم ہوا ۔ الحمد للہ علی ذالک امید کہ حالات خیریت آیات سے مسرور الوقت فرماتے رہیں اس جگہ
بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے ۔ خویم سیٹھ صالح محمد صاحب و مولوی سلطان محمود صاحب و دیگر احباب ۔ السلام علیکم

مکتوب نمبر ۱۵

مخدومی مکرمی اخویم سلّہ با محبت و اخلاص حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج وقت ۲۴ مارچ سنہ ۹۶ء میں مبلغ سو روپیہ بذریعہ تار مرسلہ آں مخدوم مجھکو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس سچی ہمدردی اور خدمت کے اپنے پاس سے اپنے لطف و احسان سے جزا بخشے اور اس دار الفتن کے تمام مکروہات سے بچاوے۔ آمین ثم آمین۔ اشتہار لیکھرام پشاوری کے متعلق دونوں قسم کے دو ورقہ اور ورقہ اشتہار پہونچ گئے ہونگے اور دو رسالے زیر طبع ہیں جس وقت طیار ہونگے انشاء اللہ خدمت میں بھیجدی جائینگی۔ تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ مارچ سنہ ۹۶ء۔

مکتوب نمبر ۱۶

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں ایک نہایت عمدہ ریشمی تھان اطلس مرسلہ آنمکرم بذریعہ پارسل ڈاک مجھکو ملا۔ خدا تعالیٰ ان متواتر اور متوالی خدمات کا دونوں جہان میں آپ کو ثواب بخشے اور آپ پر راضی ہو اور اس بے ثبات دنیا کی مکروہات سے امن میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یہ عاجز بفضلہ تعالیٰ بخیرو عافیت ہے اور تمام احباب اور اخویم مولوی سید محمد احسن صاحب بخیرو عافیت ہیں۔ اس جگہ کے احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ھ۔

مکتوب نمبر ۱۷

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجھکو پہونچا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء و احسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ۔ اس جگہ ہندوؤں کے ہر روزہ مقابلہ سے نہایت کم فرصتی رہتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کوئی نشان دکھانیوالا ہے۔ امید کہ آں مکرم اپنے خیر و عافیت اور تمام عزیزوں کی خیر و عافیت سے مطمئن فرماتے رہیں۔ بخدمت محبی سیٹھ صالح محمد صاحب السلام علیکم۔ جو آپ نے کپڑے اور کوٹ لڑکی کے لئے بھیجے تھے وہ سب پہونچ گئے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔

مکتوب نمبر ۱۸

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمکرم کا خط پہونچا۔ میں آپ کے لئے بہت دعا کرونگا۔ آپ خداوند کریم پر بہت توکل اور بھروسہ رکھیں۔ آپ سچے دل سے ہمارے اس سلسلہ کے خادم ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ مجھے دینی مصلحت اور شکر الٰہی کے طور پر ایک کتاب تحفہ قیصریہ نام بطور ہدیہ قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی۔ آج ایک خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس ارادہ میں کامیابی ہو۔ ایک الہام میں جو جاری ہے ایک ابتلاء کی طرف بھی اشارہ ہے۔ مگر انجام سب خیر و عافیت ہے۔ خدا تعالیٰ نہایت توجہ سے اس سلسلہ کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ یہ الہام کہ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً صاف دلالت کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی اور نشان ظہور میں آنیوالا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ بخدمت محبی سیٹھ صالح محمد صاحب السلام علیکم۔ اور اگر محبی [illegible] صاحب ہوں تو انکی خدمت میں بھی السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۹ جون سنہ ۹۶ء۔ **مکتوب نمبر ۱۹** مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

مفارقت کے خانہ داری امور کی ابتری ایک مصیبت ہے مگر چونکہ اللہ جلشانہ کا یہ فعل ہے اس لئے استقلال کے ساتھ صبر کرنا چاہئے
اور شریعت اسلام میں اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبات کی تاکید پائی جاتی ہے کہ دوسری شادی
کریں۔ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو خوش رکھے میں نے آپکے لئے بہت دعا کی ہے اور میں چند روز سے
بعارضہ درد پہلو اور تپ اور کھانسی بیمار ہوں اور آپ کی نہایت محبت اس خط کے لکھنے کا موجب ہوئی ورنہ میں اپنے ہاتھ
سے بباعث ضعف کے خط نہیں لکھ سکتا اسوقت مبلغ یک صد روپیہ مرسلہ آنمکرم مجکو پہنچا جزاکم اللہ خیرالجزاء واحسن الیکم
فی الدنیا والعقبیٰ۔ زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ضلع گورداسپور یکم جولائی ۹۷ء

مکتوب ۲۰

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل محبت نامہ آنمکرم مجکو ملا یہ عاجز
کئی دن تک درد گردہ اور کھانسی شدید میں مبتلا رہا۔ اب بفضلہ تعالےٰ تخفیف ہے۔ انشاءاللہ آرام کلی ہو جائیگا اللہ تعالےٰ
آپ کو خوش رکھے آپ کے قادیان آنے کے ارادہ سے بہت خوشی ہوئی اللہ جلشانہ آپ کے درخت کارخانہ مقصد کو کامیابی
کے ساتھ پورا کرے پھر آپ ستمبر ۹۷ء کے آخری ہفتہ میں اس طرف کا قصد کریں۔ کیونکہ اوائل ستمبر میں گرمی بہت ہوتی ہے
اور یہ مہینہ عمدہ حالت پر نہیں ہوتا۔ اسی مہینہ میں اس ملک میں موسمی اور وبائی بیماریاں ہوتی ہیں مگر اس کے ختم ہونے پر سردی شروع
ہو جاتی ہے اور اکتوبر کا مہینہ گویا سردی کا پیغام رساں ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک کی طرف جو سفر کیا جائے وہ ستمبر کے آخر یا اکتوبر کی
پہلی تاریخ بہت مناسب ہے تا گھبراہٹ اور گرمی کے دن نکل جائیں اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ اور آپ کے صدق اور اخلاص اور
محبت کا آپ کو اجر بخشے باقی خیریت ہے بخدمت جمیع اعزہ جو حاضر الوقت ہوں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ
مورخہ ۷ جولائی ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۱

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم
مجکو ملا سبحان اللہ کس قدر الٰہی ہمدردی آپکے دل و جان میں ڈال دی گئی ہے اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو اور ایسی تمام خدمات کا جنکو وہ
دیکھ رہا ہے وہ اجر بخشے جو اس کی رحمت اور کرامت کے مناسب ہے آمین۔ بباعث رمضان ابھی کوئی کتاب چھپی نہیں انشاءاللہ
بعد رمضان کام طبع بعض رسائل شروع ہوگا۔ اس وقت میں جو قریب غروب ہے طبیعت نہایت کمزور ہو جاتی ہے زیادہ
نہیں لکھ سکتا تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۶ جولائی ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۲

محبی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ یک صد مرسلہ آنمکرم مجکو عین ضرورت
کے وقت میں ملا۔ اللہ اللہ حصہ ثواب آخرت آپ کے لئے بہت بڑا مقدر ہے۔ کبھی کسی نے کسی بجانب اللہ کی اس اخلاص سے خدمت
نہیں کی جسکو خدا تعالےٰ نے ضائع کیا ہو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور رحمت اللہ اس کے لطف و احسان کا ایک مقدمہ ہے۔ کہ
دلی صدق اور صفا و اخلاص سے آپ خدمت میں مشغول ہیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ بخدمت جمیع احباب السلام علیکم

چونکہ اس جگہ وہ مسجد جس میں پانچ وقت نماز پڑھی جاتی ہے بہت تنگ ہے اور کثرت نمازیوں کی ہوتی ہے اس لئے نہایت ضرورت
کی وجہ کے باعث یہ تجویز کی گئی ہے کہ اپنے احباب کے چندہ سے یہ مسجد توسیع کی جائے شاید اشتہار آج چھپ گئے ہوں گے آں مکرم کی خدمت میں بھی
پہنچیں گے۔ مدراس میں جس قدر دوست اور مخلص ہوں اگر وہ اس مسجد کی توسیع کے لئے کچھ مدد فرمائیں تو بہت ثواب ہوگا۔ یہ ایک خاص
فضیلت کی مسجد ہے جس کا براہین احمدیہ میں ذکر ہے توکلاً علی اللہ پرسوں تک عمارت شروع کرا دیا جاوے گی بالفعل قرضہ کے طور پر اینٹوں وغیرہ
کا بندوبست کیا گیا ہے۔ پھر جیسا جیسا چندہ آوے گا قرضہ والوں کو دیا جاوے گا والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ جولائی ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز اب تک آنکھوں کے آشوب سے بیمار رہا اس لئے
واقعہ وفات فرزند مرحوم اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب پر عزا پرسی کر سکا اور نہ آپ کی طرف کوئی خط لکھ سکا اب کچھ کچھ آرام
ہے گو ابھی تک آنکھ کمزور ہے۔ ہمیں وفات فرزند دلبند سیٹھ صالح محمد صاحب کا سخت رنج ہے اللہ تعالیٰ انکو
صبر عطا فرماوے چندہ مسجد دو سو روپیہ بہ تفصیل ذیل پہنچا۔ آپ کی طرف سے پچاس روپیہ اخویم سیٹھ صالح محمد
صاحب عــہ اخویم حاجی مہدی بغدادی صاحب عــہ اخویم دال جی لال جی صاحب عــہ اخویم اسحاق اسمٰعیل
صاحب سیٹھ عــہ اخویم سیٹھ عبدالرحیم احمد صاحب عــہ اور دوسری مد میں آپ کی طرف سے سو روپیہ
پہنچا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو ان کی خدمات کا اجر بخشے آمین ثم آمین۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں گے
[illegible] روانگی مجھے اطلاع بخشیں کہ فلاں تاریخ تک اس طرف سفر کرنے کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہر ایک غم سے نجات
بخشے اور کامیابی عطا فرماوے اور بلاؤں سے محفوظ رکھے بفضلہ وکرمہ آمین ثم آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۹ اکتوبر ۹۰ء

مکتوب نمبر ۲۴

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ بذریعہ تار مرسلہ
آنمکرم پہنچا جزاکم اللہ خیرا واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ۔ خدا تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور مکروہات دنیا و آخرت سے بچاوے اور اپنی
محبت سے بہرہ وافرہ بخشے آمین ثم آمین۔ اس جگہ چند کتابیں بڑی سرگرمی سے چھپ رہی ہیں امید کہ دو تین ہفتہ تک بعض
کتابیں چھپ جائیں گی تب آنمکرم کی خدمت میں بھی مرسل ہوں گی باقی بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے تمام احباب اور دوستوں
کو السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۱ اکتوبر ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کل کی ڈاک میں آپ کا عنایت نامہ ملا۔ نہایت تشویش
ہوئی اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کل میں ایک مقدمہ کی گواہی پر جو کسی شریر نے ناحق لکھا دی ہے اور سمن جاری کرا دیا ہے ملتان جاؤں گا شاید
کہ [illegible] ۹۷ء تک واپس آؤں۔ میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ چالیس روز تک [illegible] سے آپکے لئے دعا کروں۔ ابھی
سے میں نے شروع کر دی ہے انشاء اللہ سفر سے واپس آکر برابر چالیس روز تک دعا کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
آپ کی حالت پر رحم فرماوے۔ آپ حمایت سلسلہ میں ایسے سرگرم ہیں کہ دل و جان سے آپکے لئے دعا نکلتی ہے اور

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے آپ تسلی رکھیں کہ بہت ہی توجہ سے آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان
۲۸؍ اکتوبر سنہ ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۶

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا میں نہایت توجہ سے آپ کے لئے مصروف دعا ہوں۔ اور ہمارا خداوند کریم بے حد و شمار غفور رحیم ہے اس پر اور اس کے فضل پر پورا بھروسہ کرنا چاہیئے میں اس دعا کو چھوڑنا نہیں چاہتا جب تک اس کے آثار ظاہر ہوں اس کے کاموں سے کیوں ڈرنا چاہیئے جو معدوم کرکے پھر موجود کرسکتا ہے آپ تمام شجاعت اور بہادری سے اور اولوالعزمی سے خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہیں۔ **جو لوگ صبر سے اس کے فضل کے منتظر رہتے ہیں وہی لوگ اس دنیا میں اول درجہ کے خوش قسمت ہیں**۔ آپ کی ملاقات کے لئے بہت اشتیاق ہے مگر میں نہیں چاہتا کہ بے صبری اور گھبراہٹ سے آپ آویں اور مجکو ہر وقت اپنے حال پر متوجہ سمجھیں خدا تعالیٰ آپ کے خوشی کے ایام جلد لاوے آمین ثم آمین۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۹؍ نومبر سنہ ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا یہ عاجز دعا میں بدستور مشغول اور انشاء اللہ القدیر اسی طرح مشغول رہیگا۔ جب تک آثار خیر و برکت ظاہر ہوں دیر آید درست آید میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ بھی اس تشویش کے وقت اکیس مرتبہ کم سے کم استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھکر اپنے لئے دعا کر لیا کریں اور اب مجھے یہ بھی خیال آیا ہے کہ آپ اگر اس تردد کے وقت میں قادیان تشریف لاویں تو غالباً دعا کی قبولیت کے لئے یہ تکلیف کشی اور بھی زیادہ موثر ہوگی سو اگر موانع اور حارج پیش نہ ہوں تو بعد استخارہ مسنون ان دنوں میں جو سفر کے بہت مناسب حال ہیں تشریف لاویں۔ لیکن اگر راہ میں بوجہ بیماری طاعون کے تکلیف قرنطینہ درپیش ہو اور کچھ تکلیف دہ روکیں ہوں جس کی مجھے اطلاع نہیں ہے تو اس امر کو خوب دریافت کرلیں۔ غرض تشریف لانے کے یہی دن ہیں۔ شاید آپ کا یہ کام ہی جناب الٰہی میں قابل رحم تصور ہو مگر میں بار بار آپکو وصیتاً یہی کہتا ہوں کہ یہ تکالیف خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ چیز نہیں ہیں صرف ثواب اور اجر دینے کے لئے خدا تعالیٰ امتحان میں ڈالتا ہے اس لئے آپ بہت استقلال اور مردانہ شجاعت اور بہادری سے بڑے قوی صبر سے ساتھ روز کشایش کے منتظر رہیں کہ جب وہ وقت آئیگا تو یکدم مرفضل الٰہی شامل حال ہوجائیگا۔ آپ کے لئے اس خلوص اور توجہ کے ساتھ دعا کر رہا ہوں کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں زیادہ حسرت ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳؍ نومبر سنہ ۹۷ء

مکتوب نمبر ۲۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کئی دن کے بعد آنمکرم کا عنایت نامہ مجکو ملا۔ میں اول بمقام ملتان ایک گواہی کے لئے گیا تھا۔ پھر وہاں سے آکر دو مرتبہ سخت بیمار ہوگیا ایک دفعہ شدت بیماری سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آخری دم ہے ان حالات میں بھی میں آپکے لئے دعا کرتا رہا۔ اب میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے جیسا کہ میں نے وعدہ کیا ہے آپ کے لئے بہت دعا کروں جب تک آثار دعا کا وقت پہونچ جائے کہ اللہ تعالیٰ قبولیت

سے بشارت بخشنے سوا پٹھن رہیں وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت کریم اور رحیم ہے اور آخر اپنے ضعیف بندوں پر رحم فرماتا ہے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے مومن کو چاہیئے کہ ایک بہادر کی طرح انکو قبول کرے خدا تعالیٰ مومن کو تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ ان ابتلاؤں کو اس لئے نازل کرتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے اور اس کا مرتبہ زیادہ کرے میں آپ کے لئے بہت جد و جہد سے دعا کرونگا اور خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری دعا کو ضائع نہ کریگا اور یہ خط رجسٹری کرا کر بھیجتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہفتہ عشرہ میں آپ ضرور میری طرف خط مفصل لکھہ دیا کریں۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۶ر نومبر [۹۷] سنہ ۶ء

مکتوب نمبر ۲۹

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ۔ آج آنمکرم کا دوسرا عنایت نامہ پہونچا آپ کے اضطراب پر دل نہایت دردمند ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ مجھے جلد تر خوشخبری کا خط پہونچے میں سرگرمی سے دعا میں مشغول ہوں اور میری وہ مثال ہے کہ جیسے کوئی نہایت احتیاط سے کسی نشانہ پر تیر مار رہا ہے کہ امید ہے کہ جلد یا کچھ دیر سے تیر ہدف ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ سے زیادہ اس غم میں آپ کا شریک ہوں آپ خدائے کریم و رحیم پر پورا پورا بھروسہ رکھیں کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایکدن خدا تعالیٰ ہماری دعا سن لیگا۔ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ امید کہ حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں اور میری نصیحت یہی ہے کہ آپ گھبرائیں اور نہ مضطرب ہوں اور رحیم و کریم پر پورا یقین رکھیں کہ اس کی ذات عجیب در عجیب قدرتیں رکھتی ہے جن کو صبر کرنیوالے آخر کار دیکھہ لیتے ہیں اور بے صبر شامت بے صبری سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ ان کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی۔ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین ثم آمین میرے نزدیک بہتر خیال ہے کہ ان دنوں میں آپ استغفار اور درود شریف کا التزام بہت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر کامیاب کرے آمین ثم آمین۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۲۶ر نومبر [۹۷] سنہ ۶ء

مکتوب نمبر ۳۰

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا یہ عاجز نہایت جوش سے آپ کے لئے دعا کر رہا ہے اور امیدوار ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یا دیر سے دعا کو قبول فرما دے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے نومید نہیں ہونا چاہیئے کہ اسکے فضل کرتے دیر نہیں لگتی اور میں برابر توجہ سے دعا کرتا ہوں اور کرونگا جب تک آثار ظاہر ہوں آپ کی ملاقات کو تو دل بہت چاہتا ہے مگر میں مناسب نہیں دیکھتا کہ ایسی صورت میں آپ سفر کریں کہ کوئی حرج ہو۔ ہاں اگر بغیر حرج کے ملاقات ہو سکتی ہے تو قصد فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اگر سفر کا قصد ہو تو روانگی سے پہلے اطلاع بھی بخشیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۷ر دسمبر [۹۷] سنہ ۶ء

مکتوب نمبر ۳۱

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا یہ عاجز نہایت جوش سے آپ کے لئے دعا کر رہا ہے اور امیدوار ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یا دیر سے دعا کو قبول فرما دے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے نومید نہیں ہونا چاہیئے کہ اسکے فضل کرتے دیر نہیں لگتی اور میں برابر توجہ سے دعا کرتا ہوں اور کرونگا جب تک آثار ظاہر ہوں آپکے ملاقات کو تو دل

بہت چاہتا ہے۔ مگر میں مناسب نہیں دیکھتا کہ ایسی صورت میں آپ سفر کریں کہ کوئی حرج ہو یا حرج ہونا ممکن ہو ہاں اگر بغیر حرج کے ملاقات ہو سکتی ہے تو قصد فرماویں اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اگر سفر کا قصد ہو تو روانگی سے پہلے اطلاع بھی بخشیں والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان [illegible] ۹۷

مکتوب نمبر ۳۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی تاریخ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنکرم ڈاک کی معرفت مجھکو ملا جزاکم اللہ خیرا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر ایک متردد سے نجات بخشے بہو کی بیماری بھی بہت تردد کی جگہ ہے اللہ جلشانہ اسکو شفا عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ یہ عاجز قریباً دس روز سے بیمار ہے نزلہ اور کھانسی اور زکام کا اس قدر غلبہ ہے کہ طبیعت پریشان ہے اور رات کو نیند نہیں آتی گو میں اب بھی آپ کے ترددات اور بیماری بہو کے لئے دعا کرتا ہوں مگر جس وقت اللہ جلشانہ نے مجھے شفا بخشی تب نہایت توجہ سے دعا کرونگا اس وقت صحت کی حالت ایسی خراب ہے کہ بعض وقت زندگی کا خاتمہ معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ہر طرح سے بہروسہ ہے وہ قادر اور کریم اور رحیم ہے میں نے جو دعا اور طاعون کے بارے میں ایک رسالہ شروع کیا تھا اسی بیماری کی وجہ سے اس میں توقف ہو گیا کیونکہ نہایت ضعف اور سیلان دماغ کی وجہ سے میں تحریر سے عاجز ہوں۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ میں اس وقت زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ گلا بھی پکا ہوا اور گھٹلیاں سی معلوم ہوتی ہیں والسلام خاکسار۔

مرزا غلام احمد ۱۰ مارچ ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ عین انتظار میں پہونچا۔ آپ کی خدمت میں ایک خط پہلے لکھ چکا ہوں امید کہ پہونچ گیا ہوگا۔ میری طبیعت ابھی علیل ہے کھانسی اور زکام کا بہت زور ہے مگر آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ انشاء اللہ القدیر کسی وقت وہ دعا میسر آ جائیگی جس سے پورے طور پر کامیابی حاصل ہو بوجہ ضعف و علالت ابھی میں بہت توجہ سے قاصر ہوں میں نے جو اپنی نسبت بعض خوابیں اور الہامات دیکھے ہیں۔ میں ان سے حیران ہوں دو مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرض طاعون ہو گئی ہے اور ورم طاعون نمودار ہے اب آج بھی یہی خواب آئی ہے اسی کے قریب قریب ایک الہام بھی ہے جو کسی رنج اور بلا پر دلالت کرتا ہے اور معبرین نے طاعون سے مراد کبھی تو طاعون اور کبھی حارش اور حکام کی طرف سے کوئی عذاب و تکالیف اور کبھی کوئی اور فتنہ رنج وہ مراد لیا ہے معلوم نہیں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے اور طاعون اب ہمارے گاؤں سے صرف سات کوس کے فاصلہ پر ہے اللہ تعالیٰ اپنی بلاؤں کا محافظ ہو۔ میں اپنے بدن میں اس قدر ضعف محسوس کرتا ہوں کہ اس قدر خط بھی مشکل سے لکھا گیا ہے زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ مارچ ۹۸ء۔

مکتوب نمبر ۳۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا اس عاجز کی طبیعت ہنوز کسی قدر علیل ہے کھانسی اور زکام کا عارضہ ہے امید کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ جس وقت مجھے وہ دعا آئی جو اپنی قبولیت سا ساتھ رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب غم آپ کے دور کر دے گا آپ کے خیال میں یہ سب کام مشکل ہیں مگر اللہ تعالیٰ

کے آگے آسان ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں اور ہرگز بیقرار نہ ہوں۔ میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ آپ کو تجربہ کے بعد کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کچھ آئندہ ایسی بیقراری کبھی محسوس نہ ہوگی میں بیمار ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آپکو یہ موقعہ پیش آوے مگر بہرحال دعا میں مصروف ہوں۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۰؍ مارچ ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میری طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہ نسبت سابق اب بہتر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک میں اکثر اوقات بلکہ کل نمازوں میں آپ کے رفع ہجوم غموم اور حاجت براری کے لئے دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو گرداب غموم سے بچا دے گا اور میں جانتا ہوں کہ جس قدر گھبراہٹ کو کم کیا گیا ہے وہ بھی دعاؤں کا اثر ہے امید کہ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع اور مسرور الوقت فرماتے رہیں باقی سب خیریت ہے بخدمت اخویم صاحبزادہ احمد عبدالرحمن صاحب اور اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب اور اخویم مولوی سلطان محمود صاحب السلام علیکم

راقم خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان۔ ۹؍ اپریل ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۶

محبی اخویم سیٹھ احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا دریافت خیر وعافیت شکر کیا گیا الحمد للہ علیٰ ذالک میری طبیعت ابھی تک علیل ہے ضعف دماغ اس قدر ہو گیا ہے کہ بعض اوقات غشی کا اندیشہ ہوتا ہے بباعث کثرت سیلان آب منی دماغ خالی معلوم ہوتا ہے ساتھ اس کے کھانسی بھی ہے باوجود اس حالت کے میں دعا سے غافل نہیں میرا دل اسبات کے لئے بہت بیتاب ہے کہ مجھے صحت ہو تو میں آپکے والد صاحب کی رفع پریشانی کے لئے اس توجہ کامل سے دعا کرسکوں جو پہلے کرتا تھا بااینہمہ جناب باری تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میری یہ دعائیں بھی خالی نہ جائیں اس طرف طاعون کا زور بہت ہے اب ضلع جہلم میں بھی جو ہم سے قریباً ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر ہے واردات شروع ہو گئی ہیں اور ہوشیارپور اور جالندھر کے ضلع میں قریباً ساٹھ گاؤں میں طاعون پھوٹ رہی ہے نہ معلوم اللہ جلشانہ کا کیا ارادہ ہے میں ایک رسالہ طاعون کا لکھ رہا تھا کہ اتنے میں بیماری لاحق حال ہو گئی ہے اللہ جلشانہ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے پوری صحت عطا فرما دے زیادہ خیریت ہے بخدمت مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب آپ کے والد صاحب کے سلام مسنون سنا گیا ہے کہ پنجاب کی راہ بند ہو جائے گی

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲؍ اپریل ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں یکصد روپیہ مرسلہ آنمکرم ملا۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ آمین ثم آمین۔ عجیب اتفاق ہے کہ میں ضرورتوں کے وقت آپ کی طرف سے مدد

پہونچتی ہے یہی دلیل اس بات پر ہے کہ اللہ جلشانہ ہرگز آپ کو ضائع نہیں کریگا انا لا نضیع اجر من احسن عملاً میری طبیعت بہ نسبت سابق اب
بہت اچھی ہے۔ غالباً کسی نماز میں بھی آپ دعا سے فراموش نہیں ہوتے آپ کے لئے دلی توجہ سے اور خلوص سے بہت دعا ہو چکی ہے۔
مجھے یقین ہے کہ یہ دعائیں ضرور اپنا اثر دکھائینگی۔ بلکہ جس قدر گھبراہٹ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کوئی صورت تخفیف کی نکالتا رہا ہے
درحقیقت یہ دعاؤں کا اثر ہے وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے امید کہ اپنے حالات سے مجھے جلد جلد خبر دیتے
رہیں جب تک قبولیت دعا کے پورے طور پر آثار ظاہر ہوں باقی خیریت ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۵ اپریل ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا خیر و عافیت اور آثار خدا تعالیٰ کے
فضل کا حال سنکر بہت خوشی ہوئی الحمدللہ علی ذالک اللہ جلشانہ بہت غفور رحیم ہے میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں۔ اس طرف طاعون کا
بہت زور ہو رہا ہے ایک دو مشتبہ واردات امرتسر میں بھی ہوئی ہیں چند روز ہوئے ہیں میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی پہلے
کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا یہ ایک جدا امر ہے میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون
جوڑوں میں ہوتی ہے پس گوش یا کنج ران یا زیر بغل یا کوئی جوڑ کی جگہ جیسا کہ ہاتھ کے جوڑ یا پیروں کے تپ ساتھ ہوتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ
کے فضل سے امید رکھتے ہیں کہ ہر ایک طرح ہمارے تمام احباب کو اس بلا سے بچا دے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ اپریل ۹۸ء

مکتوب نمبر ۳۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل حالات شروع آپکے خط سے معلوم ہو گئے۔ اب پھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و
کرم سے دعا میں توجہ بڑھاؤنگا اور کوشش کرونگا کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو آپ کے حق میں قبول فرمائے۔ آپ جلد جلد مجھے اطلاع بھیجتے رہیں اور بہتر
ہے کہ ہر روز مجھے اطلاع دیں زیادہ کیا لکھوں آپ کے تردد سے بہت تشویش میں طبیعت ہے خدا تعالیٰ اس تشویش کو دور فرما دے
آمین۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ از قادیان ۳۰ رمئی ۹۹ء

مکتوب نمبر ۴۰

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ خیریت شمامہ پہونچا جسے بابت فضل الٰہی اور
وعافیت بدرگاہ باریتعالیٰ شکر کیا گیا۔ میں مع اپنے دوستوں کے اور اہل و عیال کے خیر و عافیت سے ہوں۔ اس طرف طاعون جھکتی جاتی
ہے اب استی کے قریب گاؤں جن میں زور و شور ہو رہا ہے قادیان پر یہ حال ہے کہ لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کو بھی خفیف سا تپ
ہوتا ہے۔ دوسرے دن کانوں کے نیچے یا بغل کے نیچے یا بن ران میں گلٹی نکل آتی ہے ایک گلٹی پہلے بھی نکلی اور پہلے بھی ایک نکلی تھی
میرے لڑکے بشیر احمد کو بھی ایک دن تپ چڑھا پھر کانوں کے مقابل گال کی طرف گلٹی نکل آئی۔ مولوی صاحب حکیم نور الدین صاحب
دانا دکھلانا کہ نمو گلٹی نکال [illegible]

ہیں اس قدر خفیف کہ کام والے لوگ اس میں کام کرتے ہیں نہ بیقراری ہے نہ درد نہ کوئی گھبراہٹ بعینہ وہی حالت جو صحت کی ہوتی ہے موجود رہتی ہے لڑکے بالے کھیلتے ہنستے پھرتے ہیں اور گلٹی تیسرے چوتھے روز خود بخود تحلیل ہو کر گم ہو جاتی ہے۔ کسی کو ایک ذرہ خیال نہیں ہوتا کہ کب ہوئی اور کب گئی۔ بلکہ اس کو مرض ہی نہیں سمجھتے۔ تمام لوگ خوب راضی اور خوشی اور اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور ارد گرد سخت خوفناک موتیں ہو رہی ہیں۔ سنا ہے کہ کلکتہ میں بھی طاعون پھوٹی ہے شاید یکم مئی ۱۸۹۸ء کو چوبیس وارداتیں ہیں امید کہ آپ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ میں نے عید کے دن طاعون کے بارے میں ایک جلسہ کیا تھا وہ اشتہار چھپ رہا ہے جب چھپ چکیگا ارسال کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۵ مئی ۱۸۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۱

مکرمی مخدومی اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجکو پہنچ گیا جزاکم اللہ خیرا۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض اوقات میں آپ کے لئے دعا کرنے کا بہت عمدہ اتفاق ہوا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فضل کریگا۔ امید کہ حالات موجودہ سے اطلاع بخشیں اور جلد جلد خط بھیجتے رہیں یہ آپ کے ذمہ ہے زیادہ خیریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان۔ ۲۰ مئی ۱۸۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اللہ تعالیٰ آپ کی تکلیفات دور فرماوے اگر تفکرات ہوں تو مجھے ہر روز خط لکھتے رہیں تا توجہ سرگرمی سے رہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے کریم ہے بڑی بڑی امیدیں اس کی ذات پر ہیں امید قوی ہے کہ وہ فضل کرے گا اور کوئی راہ نکال دیگا میں یقیناً سمجھتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں جو کچھ سخت ترددات کے وقت میں خدا تعالیٰ غم کو کم کرتا رہا ہے وہ اسیکا فضل ہے اور اسیکی استجابت دعا کا اثر ہے امید رکھتا ہوں کہ آپ ہر روزہ کارڈ سے مجکو اطلاع بخشتے رہیں گے والسلام۔ عزیزی سیٹھ احمد عبدالرحمن صاحب کی اہلیہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلاء سے بچا دے آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۶ مئی ۱۸۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجکو ملگیا ہے جزاکم اللہ خیرا لجزا۔ جو کچھ آنمکرم کے حل مشکلات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کی تفصیل اور تصریح کی کچھ ضرورت نہیں اللہ جلشانہ سے چاہتا ہوں کہ ان دعاؤں کے آثار آپ کے کسی خط سے سنوں اللہ تعالیٰ ہر ایک امر پر قادر ہے۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مسرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲ جون ۱۸۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ مجھکو ملا۔ میں بفضلہ تعالیٰ آپکے لئے دعا میں مشغول ہوں آپ ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں گو کیسے ہی ظاہری بدعلامات ہوں۔ کیونکہ درحقیقت خداتعالےٰ مظہر العجائب ہے تاریکی سے روشنی نکالدیتا ہے۔ سب کچھ کرسکتا ہے ہر ایک بات پر قادر ہے سو اس کی طرف جھکے رہیں اور مجھے ایسے حالات سے خبر دیتے رہیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۷ر جون۔ آپکے صاحبزادہ صاحب کو بشوق السلام علیکم

مکتوب نمبر ۴۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں اس قدر آپکے لئے دعا میں لگا ہوا ہوں جس کی تفصیل آپکے پاس کرنا ضروری نہیں خداوند علیم بہتر جانتا ہے میں آپکے تار کا منتظر نہیں زیادہ مجھے اس بات کا انتظار ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے بشارت کی تار پہونچے یہ حالتیں عسر و یسر کی دنیا میں ہوتی رہتی ہیں مگر سبھی ہماری دولت یہ ہے کہ ایسے تقریبوں سے انسان کو خداتعالےٰ پر زیادہ یقین پیدا ہوجائے جبکہ میں آپکے لئے دعا کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ حضرت جلشانہ میں قدر رکھتی ہے تو پھر آپ کو زیادہ ترقلق اور کرب میں رہنا نہیں چاہیئے دنیا کے محجوب لوگ جن کو خداتعالےٰ سے بلاواسطہ اور نہ بواسطہ کچھ تعلق ہوتا ہے۔ اگر وہ غموں کے صدموں سے مر بھی جائیں تو کچھ تعجب نہیں مگر جس یہ تقریب پیش ہوئے جو آپکو میسر آئی ہے اس کو غم کرنا اس تقریب کی ناقدرشناسی ہے دنیا تماشا گاہ ہے کبھی انسان عروج میں گویا افلاک تک پہونچتا ہے اور کبھی خاک میں مگر جو لوگ خدا کی طرف اور خدا کے بندوں کی طرف جھکتے ہیں وہ ضائع نہیں کئے جاتے ان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔ میں ہر ایک رات پیام بشارت کا منتظر ہوں اور میں خداوند کریم کو جس قدر فی الواقع رحیم کریم دیکھتا ہوں میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کروں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ یکم جولائی سنہ ۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۶

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں یہ خط اس غرض سے رجسٹری کراکر بھیجتا ہوں کہ میں آپکے ترددات اور تفکرات اور حالت اضطراب سے غافل نہیں ہوں ہر روز رو باسمان ہوں کہ کب خداتعالیٰ کے فضل سے مشکل کشائی ہوتی ہے اور میرا یقین اور میرا ایمان ہے کہ خداتعالیٰ نہایت رحیم اور کریم ہے وہ ضرور دعا سنیگا میں امید رکھتا ہوں کہ آپ زیادہ فکر کرنے سے اس قدر ثواب کو کم نہ کریں جو اس غم کی حالت میں آپ کو ملیگا میں عین دعا کے ساتھ اس خط کو روانہ کرتا ہوں اور خدا کے فضل پر نظر ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد

از قادیان۔ ۱۵ر جولائی سنہ ۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد مرسلہ آں مکرم مجھکو مل گیا خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر بخشے کہ باوجود اس قدر انواع اقسام تردوات کے اس ہموم وغموم کے وقت میں آپ للہ خدمت میں سرگرمی سے مصروف ہیں لیکن باوجود اس علم کے کہ یہ کام اخلاص کا جوش آپ سے کرا رہا ہے پھر بھی خوشی سے ظاہر کرتا ہوں کہ جب تک یہ ہموم دور نہ ہوں اس وقت تک تکلیف نہ فرمائیں۔ میں ہرگز دعا میں قاصر نہیں ہونگا۔ اور میں دعا کو نہیں چھوڑونگا جب تک صریح آثار نہ دیکھوں۔ اور میں دعا میں مشغول ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا ہر وقت ہر لحظہ منتظر ہوں والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۷ / جولائی ۹۸ء ❊

مکتوب نمبر ۴۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا عاجز آپ کے لئے نماز میں اور خارج کے دعا میں مشغول ہے جس ذوالجلال خدا کی جناب میں دعا کی جاتی ہے وہ قدرت اور رحمت دونوں صفات اپنی ذات میں رکھتا ہے صرف ایک امر کی دیر ہے عقلمند کسی کی آزمائش کے بعد پھر اس میں شک نہیں کرسکتا میں بیشمار مرتبہ اس غفور رحیم کی رحمتوں کو آزمایا اور دیکھا ہے آپکو وہ الہام یاد ہوگا۔ قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بنا دے۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ بنہایت یقین سے آپ اس ذات پاک رب جلیل پر یقین رکھیں مجھے جس قدر اپنی دعاؤں کے قبول ہونے پر وثوق ہے یہ ایک ایسا امر ہے کہ میرے خدا کے سوا کسی کو واقعی اور پورا علم اس کا نہیں ہے فالحمد للہ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔

از قادیان ۲۶ / جولائی ۹۸ء ❊

مکتوب نمبر ۴۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اللہ جلشانہٗ آپ کے نیات خیر سے صدہا حصہ زیادہ آپ سے معاملہ کرے آمین۔ میں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ قبولیت کی بشارت سنوں مجھے اس قدر خدا تعالیٰ کے لطف اور احسان پر امید ہے کہ ان کا اظہار مشکل ہے اور بغیر کسی فخر کے مجھے یقین ہے کہ میری دعا معمولی نہیں

ہر آن کارے کہ گردد از دعائے محوِ جانانے ❊ نہ شمشیرے کند آن کار و نے بادے نہ بارانے
عجب دارد اثر دستے کہ دستِ عاشقی باشد ❊ بگرداند جہانے را ز بہرِ کار گریانے
اگر جنبد لبِ مردے ز بہرِ آنکہ سرگردان ❊ خدا از آسمان پیدا کند ہر نوع سامانے
ز کار افتادہ را ہر کار می آرد خدا زین رہ ❊ ہمین باشد دلیلِ آنکہ ہست از خلق پنہانے
مگر باید کہ باشد طالبِ او صابر و صادق ❊ نہ بیند روزِ نومیدی وفادار از دل و جانے

مکتوب نمبر ۵۰

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم پہونچا احسن اللہ الجزاء۔ اب دعائیں جناب حضرت عزت میں آپکے لئے کمال کو پہونچ گئیں۔ ہرگز امید نہیں کہ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو ضائع کرے امید کہ آپ اپنے رویا سے بھی اگر ہو تو مطلع کریں مجکو یاد ہے کہ جب میں نے قادیان میں آپ کو کہا تھا تو ایک مبشر رویا آپ کو ہوئی تھی اور میں منتظر بشارت الہام کا ہوں جس وقت الہامی بشارت ہوئی تو بذریعہ خط یا بذریعہ تار اطلاع دونگا باقی سب طرح سے خیریت ہے خدا تعالیٰ آپ کو معہ عزیزوں کے آفات سے محفوظ رکھے آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۲۴ اگست ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مبلغ سو روپیہ کی رسید پہلے لکھ چکا ہوں امید کہ اپنے حالات خیریت سے مطلع فرماتے رہیں اس طرح تک پہونچا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ پہونچ گیا اللہ تعالیٰ ہر ایک فتنہ اور بلا سے بچاوے اس جگہ طاعون کے لئے ایک دوا طیار ہوئی ہے خدا نخواستہ اگر مدراس کے قریب آگیا تو وہ دوا بھیجدونگا اور آپ تسلی رکھیں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں مناسب ہے کہ ہیضہ کے دنوں گھر کے تمام لوگ دو وقت دو دو رتی کونین کھاویں۔ ثقیل چیزوں اور مچھلی اور گوشت کی بوٹی اور عفونت پیدا کرنی والی چیزوں سے حتی الوسع پرہیز کریں اور کھانے میں کسی قدر ترشی استعمال کریں اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔ میں برابر دعا میں مشغول ہوں بیقرار نہیں ہونا چاہیئے دعائیں منظور ہو جاتی ہیں کسی وقت پر انکا ظہور موقوف ہوتا ہے خدا تعالیٰ پر بہت یقین اور بھروسہ رکھنا چاہیئے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ ر اگست ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجکو ملا جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ آپ کا عنایت نامہ بھی مجکو ملا۔ میں اس بات پر یقین کامل رکھتا ہوں کہ جس قدر میں نے آپکے حق میں دعا کی ہے اور کر رہا ہوں گو بظاہر ابھی کچھ بھی آثار ظاہر نہ ہوں تب بھی پوشیدہ طور پر آپ کے لئے بہتری کی تجویز ہے بلکہ شاید آپ کی بہتری کی غرض سے بعض اور مہم پیشی کی بہتری بھی ہو جاوے اور میں ابھی تک دعا میں سست نہیں ہوا۔ شاید آپ جس وقت سوتے ہوں اس وقت میں آپ کیلئے دعا میں مشغول ہوتا ہوں۔ آپ کی یہ نہایت خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو نہایت نیک اور پختہ اعتقاد بخشا ہے پس یہی ایک چیز ہے جس سے کامیابی کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جس قدر اعتقاد ہوتا ہے اسی قدر دعا میں تحریک بھی ہوتی ہے سو یہ ایک پاک دانائی کا جوہر ایک کو میسر نہیں آتی جو آپ کے دل میں ڈالی گئی ہے اللہ تعالیٰ جلد تر آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرما دے آمین۔ اور ان دنوں میں یہ دعا بھی کر رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ مدراس کو ہیضہ سے نجات بخشے اور طاعون سے محفوظ رکھے اور دونوں بلاؤں کو آپ سے اور آپ کے عزیزوں سے دور رکھے امید کہ حالات خیریت آیات سے ہمیشہ مطلع فرماتے رہیں والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲ ستمبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کے صدق و اخلاص پر قوی نشانی ہے میں نے جو خط لکھا تھا اس کے لکھنے کے لئے یہ تحریک پیدا ہوئی تھی جو چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا عثمٰلہ۔ ورفع البلاء من مالہ دفعۃً۔ اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذر بھجوائیگا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا۔ بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار مسجد کی نہایت خوشخط یہ الہام لکھکر چسپان کر دیا اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسے کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ظہور میں آئیگی۔ لیکن چونکہ میرا دل آنمکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے اس لئے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کیا اللہ جلشانہ کے نزدیک لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کچھ بڑی بات ہے دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ضرور ہوتا ہے میرے نزدیک نہایت ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جو ہمیشہ اپنے تئیں دعا کے سلسلہ کے نزدیک رکھتا ہے اگر تمام جہان اس قول کے برخلاف ہو جائے تب بھی وہ سب غلطی پر ہیں دعا سے بڑے بڑے انقلاب پیدا ہو جاتے ہیں دعا زمین سے لیکر آسمان تک اپنا اثر رکھتی ہے عجیب کرشمے دکھاتی ہے ہاں پوری طور پر اس زندہ دعا کا ظہور میں آ جانا اور ہو جانا یہی خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ میں آپکی شدت اخلاص کی وجہ سے اس میں لگا ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کی زندہ دعا آپکے حق میں ہو جائے اور جس طرح شکاری ایک جگہ سے دام اٹھاتا ہے اور دوسری جگہ بچھاتا ہے تا کسی طرح شکار مارنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس طرح میں ہر طرح سے دعا کے علاقی حیلوں کو استعمال میں لاتا ہوں اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ القدیر والموفق میں اس بات کو اسی قادر کے فضل و کرم اور توفیق سے دکھلاؤنگا کہ زندہ دعا اس کو کہتے ہیں ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا ہے اس پر ایمان لانا اور اس کے اس صفات کو جاننا ہی ایک سرور بخشتا ہے وہ خدا ایک مردہ اور نومید شدہ کو از سر نو امید دیتا ہے جو اس کے واصل ہوں ان کا بڑا معجزہ یہی ہے کہ ان کی فوق العادت دعا منظور ہو جائے۔ اور وہ کسی تباہ شدہ کشتی کو کنارہ لگا سکیں اور اس کا مال اور جانیں بچا سکیں۔ باقی خیریت ہے تمام عزیزوں کو سلام دعا۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳ر اکتوبر سنہ ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو عنایت نامے یکے بعد دیگرے پہونچے بعد دریافت خیر و عافیت اطمینان ہوا خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے کہ آپ ہر ایک کام میں ہماری خدمتیں سبقت لیجاتے ہیں اللہ جلشانہ یہ تمام مخلصانہ خدمات دیکھتا ہے اور ان کے موافق اجر دیگا۔ مجھے بیماری دورہ سے دامنگیر ہوتی ہے۔ چند روز اچھی حالت رہتی ہے اور پھر دورہ مرض ہو جاتا ہے۔ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا عنایت فرمائیگا۔ ایسی حالت دعاؤں کے لئے بہت مناسب حال ہے رات کو کئی مرتبہ اٹھنا ہوتا ہے اور دعا کا موقعہ خوب مل آتا ہے اور طبیعت کی بیقراری اور شکستگی خود دعا کے مناسب حال ہو جاتی ہے الحمد للہ آپکے لئے دعاؤں کا بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے میں خدا تعالیٰ ذو الفضل والکرم سے امید رکھتا ہوں کہ یہ دعائیں

اللہ تعالیٰ جانیں امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مجھکو مسرور الوقت فرماتے رہیں زیادہ خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۰ اکتوبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ آنمکرم بذریعہ ڈاک مجھکو ملا میں آپ کی اس صدق و اخلاص سے نہایت امید وار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو ضائع نہیں کرے گا مجھے آپکے روپیہ سے اپنے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا جزاکم اللہ جزاء الجزا یہی عملی حالت ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بہت ہی امید دلاتی ہے۔ چونکہ مجھے اپنے سلسلہ طبع کتب میں ایسی حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ اور مجھے اس سے زیادہ دنیا میں کوئی غم نہیں کہ جو میں بوجہ نہ میسر آنے مالی سرمایہ کے طبع کتب دینے سے مجبور رہ جاؤں۔ اس لئے میں ایک یہ عملی آپکے متعلق دیکھتا ہوں کہ آپ دل میں یہ ایک نذر مقرر کر چھوڑیں کہ اگر ایک عمدہ کامیابی امور تجارت میں میسر آ دے تو آپ یکمشت نذر اس کارخانہ کے لئے ارسال فرماویں کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ آپکے اس صدق اور اخلاص پر نظر کرکے وہ کامیابی آپکے نصیب کرے کہ جو فوق العادت ہو اور اس ذریعہ سے اس اپنے سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جاوے۔ کیونکہ اب یہ سلسلہ مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور شاید یہ کام طبع کتب آگے کو بند ہو جائے آپ کی طرف سے جو مدد آتی ہے وہ لنگر خانہ میں خرچ ہو جاتی ہے اور مجھے جس قدر آپ کے کاروبار کی لئے بے یہ ایک دلی خواہش ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ میں پیدا کی ہے اور یقین جانتا ہوں کہ یہ خالی نہیں جائیگا کیا تعجب کہ اس نیت کی پختہ کرنے پر خدا تعالیٰ فوق العادت کے طور پر آپکے کوئی رحمت کا معاملہ کرے میں تو جانتا ہوں آپ نہایت خوش نصیب ہیں آپ کی دنیا بھی اچھی ہے اور آخرت بھی۔ کیونکہ آپ اس طرف دل سے اور پورے اعتقاد سے جھک گئے ہیں سو اگر تمام دنیا کا کاروبار تباہی ہو جائے تب بھی میں یقین نہیں کرتا کہ آپ ضائع کئے جائیں والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۱ اکتوبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۶

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج مشک و عنبر بمبئی سے پہنچ گیا جزاکم اللہ خیرالجزاء خداوندکریم آپ کو ان تمام خدمات کا احسن پاداش بخشے آمین ثم آمین۔ اس کی درگاہ سے امید ہے کوئی شخص اس کے لئے نیک عمل نہیں کرتا جو اس کی جزا نہیں دیکھ لیتا اس کے فضل اور رحم کی ہر وقت امید ہے اور انجام بخیر دنیا و آخرت کے نہایت آثار ہیں میری طبیعت بہ نسبت سابق کے رو با صلاح ہے الحمد للہ علیٰ ذالک باقی سب طرح سے خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۲ اکتوبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حالات تردد و اضطراب معلوم کرکے

جس قدر دل کو درد پہنچا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے مگر ساتھ ہی وہ امیدیں جو خدا تعالیٰ کے فضل پر ہیں وہ نومیدی کو نزدیک نہیں آنے دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن دکھلاوے کہ آپ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ عبارت پڑھوں کہ حسب المراد خدا تعالیٰ نے بفضل کر دیا اس کے آگے کچھ بھی دور نہیں۔ ہر ایک رات اس امید کے ساتھ پلنگ پر لیٹتا ہوں۔ کہ کوئی خوشخبری حضرت عزت جل شانہ سے آپ کی نسبت پاؤں اگر ایسی خوشخبری مجھکو ملی تو مجھکو وہ خوشی ہوگی جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ آپ کو معہ تمام عزیزوں کے ہر ایک ارضی سماوی بلا سے بچاوے اور اپنے سایۂ رحمت سے محفوظ رکھے ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۱ نومبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا عنایت نامہ معہ مبلغ ایک سو روپیہ آیا مجھکو ملا جزاکم اللہ خیرالجزا آمین۔ جس قدر یہ عاجز آپکو تسلی اور اطمینان کے الفاظ لکھتا ہے یہ لغو اور بیہودہ نہیں ہے۔ بلکہ بوجہ آپکے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لئے دعا ظہور میں آتی ہے۔ کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعائیں خالی نہیں جائینگی جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے ہیں اور اس کو قادر اور کریم اور رحیم سمجھتے ہیں ان کے لئے دعا سے زیادہ کوئی امر موجب تسلی نہیں ہو سکتا میں اپنے دل سے یہ گواہی پاتا ہوں کہ جیسا کہ ایک شخص اپنے جوش اخلاص اور محبت اور ہمدردی سے کسی کے لئے دعا کر سکتا ہے وہ دعا میں آپ کے لئے کرتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا وہ خداوند رحیم و کریم و ذوالحیاء الکرم ہے امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع اور مسرور الوقت فرماتے رہیں باقی خیریت ہے۔ والسلام مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے بھی پہونچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکر ان کو پہنچا دیا۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۲ نومبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۵۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ اور آپ کا محافظ ہو۔ امر باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ کل کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ مرسلہ عرب صاحب بغدادی پہونچے۔ چونکہ مجھے پتہ یاد نہیں ہے اس لئے مکلف ہوں کہ میری طرف سے رسید معہ شکر و دعا پہونچا دیں اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو آفات سے بچاوے اور اطلاع بخشیں کہ مدراس میں بخیر ہوں کوئی واردات طاعون نہیں ہوئی اور سو روپیہ لال جی دالی صاحب کا بھی پہونچ گیا تھا آپ کی خدمت میں بھی میری طرف سے دعا اور رسید روپیہ کی خبر پہونچا دیں باقی سب طرح خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۶ نومبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۶۰

[illegible] علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ کے بعد از دو گھڑے پہونچ

آپ کی تشویشات کو اللہ تعالیٰ دور فرماوے اور اس طرف یہ حال ہے کہ جیسے ایک گداگر سوال کر کے اسی دروازہ پر جم کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب تک کہ اندر سے اس کو کچھ دیا نہ جائے یہی حال ہمارا آپ کے لئے ہے آپ اگر بیزار ہوں یا نہ ہوں ہماری طرف سے سلسلہ دعا کا جاری ہے اور جناب الٰہی کے آستانہ سے امید کی جاتی ہے کہ رات کو یا دن کو یہ بشارت ہم کو ملے جس زمین و آسمان پیدا کرنے والے کے آگے یہ آرزوئیں کیا چیز ہیں اس کے ایک نظر فضل سے ہزار ہا پیچیدہ کام سہل ہو جاتے ہیں اس طرف اب بظاہر طاعون سے امن ہے پھر بعد میں کوئی واردات نہیں ہوئی زیادہ خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۲ دسمبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۶۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا انتظار رہا اور اب تک یہ نہ معلوم ہوا کیا باعث ہوا کہ آپ تشریف نہ لائے دعا انتہا تک پہنچ گئی ہے آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔ امید ہے کہ اپنے حالات خیریت سے اطلاع دیں گے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۱ دسمبر ۹۸ء

مکتوب نمبر ۶۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ آنمکرم اور نیز مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو پہنچا جزاکم اللہ جزاء۔ میں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں آپ کا ہر ایک خط جس میں تفرقہ خاطر اور خوف و خطر کا ذکر ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ تو میری طبیعت پر ایک قدر دردناک اثر ہوتا ہے مگر پھر بعد اس کے جب اللہ جلشانہ کی طاقت اور قدرت اور اس کے وہ الطاف خاصہ جو میرے پر ہیں۔ بلاتوقف یاد آ جاتی ہیں۔ تو وہ غم دور ہو کر نہایت یقینی امیدیں دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ کے لئے میرے دل میں عجیب جوش تضرع اور دعا ہے۔ اگر مصالح جس کا علم بشر کو نہیں ملتا توقف کو نہ چاہتیں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید تھی کہ اس قدر توقف ظہور میں نہ آتا۔ بہرحال میں آپ کی بلاؤں کے دفع کے لئے ایسا کھڑا ہوں جیسا کوئی شخص لڑائی میں کھڑا ہوتا ہے خداداد قوت استقلال اور ثابت قدمی اور صدق و یقین ہتھیار درست اور محبت کی بیشی قدمی سے اس سے امید یقین خدا تعالیٰ سے کامیابی چاہتا ہوں وہ رحیم و کریم دعاؤں کو سننے والا مہربان ہے اس کے فضل سے ہر ایک رحمت کی امید ہے۔ آپ کے ملنے کا اشتیاق ہے قرنطینہ کی تکلیفات راہ میں ہوں تو اس کی برداشت مشکل ہوتی ہے تو آپ ہر ایک وقت آسکتے ہیں۔ مجھے دلی خواہش ہے کہ آپ تشریف لاویں۔ مگر دریافت کر لینا چاہئے کہ قرنطینہ کی ایذا رسانی روکیں تو درمیان نہیں ہیں اسی وجہ سے میں نے تار نہیں دیا کہ یہ صرف خط کے ذریعہ سے مفصل طور پر پیش ہو سکتے ہیں امید کہ جس وقت تشریف لاویں تو مجھے تار دیں کہ فلاں وقت روانہ ہوئے۔ میں پہلے اس کے اطلاع دے چکا ہوں کہ میرے پر ایک فوجداری مقدمہ سرکار کی طرف سے دائر ہو گیا ہے

جس کا اصل محرک محمد حسین بٹالوی ہے یہ مقدمہ بظاہر سخت خطرناک ہے کیونکہ پولیس کے معزز ملازم اس مقدمہ کے پیروکار ہیں جو مقدمہ کے بنانے کی سعی کر رہے ہیں اور محمد حسین بٹالوی بھی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح جھوٹے گواہ پیش کر کے مجھے زیر مواخذہ کرا دے چونکہ ان مخالفوں کی جماعت بڑی ہے۔ لاکھوں ہیں اس لئے محمد حسین کے لئے چندے جمع ہو رہے ہیں۔ تا بیرسٹر اور کسی انگریز وکیل کو کر کے جعلی الزام کو میری نسبت ثابت کرا دے ہماری جماعت غریبوں کی جماعت ہے لاہور امرتسر سیالکوٹ راولپنڈی پنجاب کے شہروں میں محمد حسین کے لئے ایک رقم کثیر جمع ہوتی جاتی ہے غالباً دلّی میں بھی نذیر حسین کی معرفت یہ چندہ ہوگا ہم اپنا کام خدا تعالیٰ کو سونپتے ہیں میں نے اول خیال کیا تھا کہ شاید آنمکرم کی تحریک سے مدراس میں کسی قدر چندہ ہو مگر پھر مجھے خیال آتا ہے کہ ہر ایک انسان اس ہمدردی کے لائق نہیں جب تک انسان سلسلہ میں داخل ہو کر جانثار مرید نہ ہو۔ تب تک ایسے واقعات روح پر قوی اثر نہیں کرتے دلوں کا خدا مالک ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے باوجود اس تفرقہ کے اور ایسی حالت کے جو قریب قریب تباہی کے ہے آپکو وہ اخلاص بخشا ہے کہ جو وفادار جان نثار جوانمردوں میں ہوتا ہے میں نے پہلے بھی لکھا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ آپ ہر وقت مالی امداد میں مشغول ہیں اس لئے ایسے چندہ سے آپ مستثنیٰ ہیں آپ کا بہت سا چندہ پہنچ چکا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۹۸ سنہ ء

مکتوب نمبر ۶۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تار مدراس سے بخیر و عافیت میرے پاس پہنچ گئی۔ الحمد للہ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے راہ کی آفات سے بچا کر سلامتی کے ساتھ گھر میں پہنچا دیا اسی طرح میں جناب الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپکو معاملات تشویشات سے بھی رہائی بخش کر ہمیشہ آپکے ساتھ ہو اور اپنی مرضی کی راہوں پر چلاوے آمین ثم آمین۔ امید رکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ بخدمت دیگراں سلام مسنون۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ از قادیان ۱۵ رمئی ۹۸ سنہ ء

مکتوب نمبر ۶۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر طرح پر اللہ جلشانہ کے فضل پر امید رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی تاجر تباہ حالت میں ہو گیا ہے تو ہر ایک سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ جدا ہے کسی کی تباہی اور سرسبزی محض بد اتفاقات سے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے میں جیسا کہ آپکے روبرو آپ کے لئے دعا میں مشغول تھا۔ ایسا ہی آپ کے بعد میں بھی مشغول ہوں اور ہر طرح پر ہم اللہ جلشانہ کی ذات پر نیک امید رکھتے ہیں امید کہ حالات خیریت آیات سے اطلاع بخشتے رہیں اور اس جگہ تا رقم تحریر ہذا خیریت ہے والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۶ رمئی ۹۸ سنہ ء

مکتوب نمبر ۶۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ دو سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجھ کو مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ وہ معاملہ رحمت اور فضل اور کرم کرے جو آپ اس کی راہ میں اور اس کے بندہ کی مدد میں کر رہے ہیں آمین ثم آمین۔ اس جگہ محمد حسین اور اس کے گروہ کی طرف سے مقدمہ میں نتیجہ پانیکے لئے بڑی تیاری کر رہے ہیں اور وکیلوں کو دینے کے لئے شہروں میں اس کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے دوسری قوموں سے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ بظاہر مقدمہ ایک خطرناک صورت میں ہو گیا ہے مگر خدا تعالیٰ کے کام اور انسان کے کام الگ ہیں۔ اب ۵ جنوری ۹۹ء قریب آگئی ہے جو تاریخ پیشی ہے میں نے آنمکرم کے بلانے میں ایک تو اس وجہ سے تار نہیں بھیجا کہ غالباً ماہ میں دقتیں ہیں۔ جالندھر کے ضلع میں بھی طاعون ہے دوسرے یہ بھی خیال رہا ہے کہ اس مقدمہ میں معلوم نہیں کہ قادیان رہوں یا بالفعل مقدمہ تک حاضر کچہری رہنا پڑے یہ ایک آخری ابتلا ہے جو محمد حسین کی وجہ سے پیش آگیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے سامنے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ مخالفوں نے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہونچا دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے کام فکر اور عقل سے باہر ہیں زیادہ خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۲ جون ۹۹ء

مکتوب نمبر ۶۶

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں باوجود علالت طبع کے اور باوجود ایسی حالتوں کے کہ میں نے خیال کیا ہے کہ شاید زندگی میں سے چند دم باقی ہیں آپ کو دعا کرنے میں فراموش نہیں کیا بلکہ انہیں حالات میں نہایت درد دل سے دعا کی ہے۔ اور ابتک میرے جوش میں کمی نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس خط کے پہونچنے تک کتنی دفعہ مجھکو دعا کا موقع ملے گا میں اور باور نہیں کرتا کہ یہ دعائیں میری قبول نہ ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے آپ اس گھڑی کے یقین دل سے منتظر رہیں جبکہ دعاؤں کی قبولیت ظاہر ہو ایک بڑے یقین کے ساتھ انتظار کرنا بڑا اثر رکھتا ہے میں آپکو نہیں بتلا سکتا کہ میں آپ کے لئے کس توجہ سے دعا کرتا ہوں یہ حالت خدا تعالیٰ کو معلوم ہے ان دنوں میں میری طبیعت بہت بیمار ہو گئی تھی ایک دفعہ مرض کا خطرناک حملہ بھی ہوا تھا۔ مگر شکر باری ہے کہ اس وقت میں بھی میں نے بہت دعا کی ہے اور ابتک طبیعت بہت کمزور ہے اس لئے کتاب کی تالیف میں بھی حرج ہے۔ ایک نہایت ضروری امر کے لئے آپکو لکھتا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے سنا ہے کہ مدراس میں ایک میلہ یوز آسف کا سال بسال ہوا کرتا ہے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ میلہ کرتے ہیں وہ یوز آسف کس کو کہتے ہیں اور کس مرتبہ کا انسان اس کو سمجھتے ہیں اور نیز ان کا کیا اعتقاد ہے کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور کس قوم میں سے تھا۔ اور کیا مذہب رکھتا تھا اور نیز یہ کہ کیا اس جگہ کوئی یوز آسف کا مقام

موجود ہے اور کیا ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی تحریریں ہیں جن سے یوز آسف کے سوانح معلوم ہو سکیں اور ایسا ہی دوسرے حالات جہاں تک ممکن ہو دریافت کر کے جلد تر مجھ کو اس سے اطلاع بخشیں کیونکہ اس وقت کہ جواب آوے یہ کتاب معرض التوا میں رہے گی اور میں نے باوجود ضعف طبیعت کے نہایت ضروری سمجھ کر یہ خط لکھا ہے اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے اس خط کو پہنچا وے باقی خیریت ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۱۱ جون سنہ ۹۹ء

مکتوب نمبر ۶۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا اب بفضلہ تعالیٰ میری طبیعت بہتر ہو گئی ہے دورہ مرض سے امن ہے حقیقت میں یہ عجب انسان ساٹھ پینسٹھ سال کا ہو جاتا ہے مرنے کے لئے ایک بہانہ چاہتی ہے جیسا کہ ایک بوسیدہ دیوار۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عنبر بھی پہونچ گیا۔ میری طرف سے آپ اس مہربان دوست کی خدمت میں شکریہ ادا کریں جنہوں نے میری بیماری کا حال سنکر اپنی عنایت اور ہمدردی محض للہ ظاہر کی خدا تعالیٰ انکو اس خدمت کا اجر بخشے اور ساتھ ہی آپ کو آمین ثم آمین میرے گھر میں جو ایام امید تھے۔ ۱۴ جون کو اول درد زہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہو گئی یعنی بدن تمام سرد ہو گیا اور ضعف کمال کو پہونچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت میں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ اس فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے بچوں کی سخت درد ناک حالت تھی اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور ان کی والدہ تمام مردہ کی طرح اور نیم جان تھے۔ کیونکہ ردی علامتیں یکدفعہ پیدا ہو گئی تھیں اس حالت میں ان کا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے ان کی صحت کے لئے میں نے دعا کی یکدفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا تحویل الموت یعنے ہم نے موت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن پھر گرم ہو گیا اور حواس قائم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اس تنگی اور گھبراہٹ کی حالت میں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کے لئے بھی ساتھ دعا کر دوں۔ چنانچہ کئی دفعہ دعا کی گئی زیادہ خیریت ہے۔ اس وقت میں خط لکھ چکا تھا کہ پھر سخت گرمی ورد ار ... میرے گھر میں ہو گیا ہے سخت بیتاب ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرما دے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان سنہ ۹۹

مکتوب نمبر ۶۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ بذریعہ ڈاک مجھکو مل گیا۔ جزاکم اللہ خیر الجزا آمین ثم آمین۔ میرے گھر میں پیدائش لڑکا کے وقت بہت طبیعت بگڑ گئی تھی مگر الحمد للہ اب ہر طرح سے خیریت ہے عجیب بات ہے کہ قریباً چودہ برس کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اس بیوی کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تین پہلے موجود ہیں اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنے

پیدا ہوا ہے اور جس وقت یہ خواب دیکھی تھی اس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا یعنی کوئی بھی نہیں تھا۔ اور خواب میں دیکھا تھا کہ اس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیقہ پیر کو ہوا ہے اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمدؐ پیدا ہوا تو وہ خواب بھول گئے اور عقیقہ اتوار کے دن مقرر ہوا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس قدر بارش ہوئی کہ اتوار میں عقیقہ کا سامان نہ ہو سکا۔ اور ہر طرف سے حارج پیش آئی۔ ناچار پیر کے دن عقیقہ قرار پایا پھر ساتھ یاد آیا کہ قریباً چودہ برس گذر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ مبدل ہو گیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب زور لگا رہے تھے کہ عقیقہ اتوار کے دن ہو۔ مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیقہ پیر کو ہوا یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ اس مدت تک کہ چار لڑکے پیدا ہو سکیں زندہ بھی رہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے۔ پھر آنکھ بند کر لیتی ہیں۔ سیٹھ ودروز ہوئے کہ یا کم و بیش آپکو خواب میں دیکھا تھا۔ مگر مجھے ابھی کا سر معلوم رہا اس لئے صرف بار بار دعا کی گئی۔ زیادہ خیریت ہے والسلام آنکرم کے مشک مرسلہ بھی مجکو پہونچ گئی خدا تعالیٰ آپکو ان متواتر خدمات کا بہت بہت اجر بخشے اور بہت سی برکتیں آپ پر نازل کرے عنبر سفید درحقیقت بہت ہی نافع معلوم ہوا تھوڑی خوراک سے دل کو قوت دیتا ہے اور دوران خون تیز کر دیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے در اصل وہ دو دائمی بیماریاں ہیں ایک یہ دل کی بیماری اور ایک کثرت بول یہ اس لئے ہوا کہ تا وہ حدیث پوری ہو کہ وہ مسیح موعود دو زرد چادروں کے نازل ہوگا اہل تعبیر لکھتے ہیں کہ دو زرد چادر سے مراد دو بیماریاں ہیں یہ بشریت کے لوازم ہیں۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۶۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم اس سو روپیہ کے بعد جو پہلے آنکرم بھیج چکے تھے مجکو پہنچا۔ اللہ جلشانہ بہت بہت جزائے خیر دنیا و آخرت میں آپکو دے اور اپنے فضل و کرم سے بلاؤں سے بچا لیوے آمین ثم آمین۔ اب جیسا کہ آپنے تجویز فرمایا تھا۔ آپ کی تشریف آوری کی انتظار ہے اللہ تعالیٰ تمام تر خیریت اور رحمت کے ساتھ آپ کو لاوے آمین ثم آمین۔ بمبئی اخباروں کے ذریعہ سے بہت شہرتیں ہو رہی ہیں کہ ۱۳ نومبر ۱۸۹۹ء تک دنیا کا خاتمہ ہے یعنی اگر ستارہ کی زمین کے ساتھ ٹکر ہو گئی لیکن مجھے ابتک کچھ معلوم نہیں ہوا خدا تعالیٰ لوگوں کو توبہ کی توفیق دے موسم کے حالات ردی ہیں یہاں اب تک بارش نہیں ہوئی خریف اور ربیع دونوں سے زمینداروں کی نومیدی ہو گئی کلکتہ میں طاعون شروع ہو گیا اخبار میں لکھا ہے کہ جناب نواب وائسرائے بہادر نے طاعون کا ٹیکا لگوایا ہے زیادہ خیریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۰

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ والمنۃ کہ اب میرے گھر میں ہر طرف سے خیریت ہے آپ کے حالات کی طرف نظر لگی ہوئی ہے خدا تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کا نیک نتیجہ ہم کو دکھا دے آمین ثم آمین دعا کا سلسلہ جناب باری میں جاری ہے اور وہ رحیم و کریم ہے زیادہ خیریت ہے والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۸ جولائی ۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ہمیشہ نماز اور خارج نماز آپ کے لئے اور [illegible] دنیا و آخرت کے لئے دعا کرتا ہوں ان شاء اللہ قبول حضرت عزت ہو۔ کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے کل شام کے وقت جب میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درجہ کا عارضہ لاحق حال ہوا اور یکدفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کامل اطمینان نہیں کچھ کچھ آثار عود مرض کے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم فرماوے۔ ایسے وقتوں میں ہمیشہ مشک کام آتی ہے اس وقت مشک جو بمبئی سے آپ نے منگوا کر بھیجا تھی لیکن طبیعت کی سخت سرگردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک کھولنے کے وقت زمین پر متفرق ہو کر گر گیا اور گرنے کے سبب سے خشک تھی اور ہوا چل رہی تھی ضائع ہو گئی اس لئے مجھے دوبارہ آپ کو تکلیف دینا پڑی یہ مشک بہت عمدہ تھی اس دکان سے ایک تولہ مشک لیکر جہاں تک ممکن ہو جلد ارسال فرماویں کہ دورہ مرض کا سخت اندیشہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ ہے آپ نے یہ مشک بمبئی سے منگوائی تھی باقی خیریت ہے اس وقت بھی طبیعت صحت پر نہیں دستخط کرا کر یہ خط بھیجتا ہوں میں ان شاء اللہ آپ کے صاحبزادہ سیٹھ احمد صاحب کے لئے اور ان کی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے بہت دعا کروں گا میری طرف سے سلام علیک ان کو پہنچے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔

مکتوب نمبر ۷۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ عین انتظار میں پہونچا مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ اس بابرکت کام کے لئے آپ کی سلسلہ جنبانی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی مجھے آپ کے اس کام کا انتظار تھا اگرچہ میں نے آپ کے اس سفر کے لئے بہت ہی دعا کی کہ جو جو مطالب اس سفر میں مدنظر ہیں خدا تعالیٰ ان کو انجام دے لیکن امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہو گئی ہو گی۔ امید کہ عقد نکاح کے بعد ضرور مجھے مسرور الوقت فرماویں میرے نزدیک [illegible] ہوگا خدا تعالیٰ [illegible] برکت کا موجب کرے آمین ثم آمین۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ والسلام [illegible] ۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج آپ کی تار کے ذریعہ یکدفعہ غم کی خبر یعنی واقعہ وفات عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کا سنکر دل کو بہت غم اور صدمہ پہونچا انا للہ وانا الیہ راجعون دنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی کا یہ نمونہ ہے کہ ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں کہ عزیز موصوف کی اس شادی کا اہتمام ہوا تھا اور آج وہ مرحومہ قبر میں ہے جس قدر اس ناگہانی واقعہ سے آپکو اور سب عزیزوں کو صدمہ پہنچا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی عمر لمبی کرے آمین ثم آمین اس خبر کے پہونچنے پر ظہر کی نماز میں جنازہ پڑھا گیا اور نماز میں مرحومہ کی مغفرت کے لئے بہت دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس غم اور صدمہ کی عوض میں بہت خوشی پہونچاوے آمین باقی تادم تحریر خیریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۳ اگست ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہونچا مجکو سخت افسوس ہے جس کو میں بھول نہیں سکتا کہ مجکو قبل اس حادثہ وفات وقت اس کامل دعا کا موقعہ نہیں جو اکثر کرشمہ قدرت دکھلاتی ہے میں دعا تو کرتا رہا مگر وہ اضطراب جو سینہ میں ایک جلن پیدا کرتی ہے اور دل کو بے چین کر دیتی ہے وہ اس لئے کامل طور پر پیدا نہ ہوئی کہ آپ کے عنایت نامجات میں جو حال میں آئے تھے یہ فقرہ بھی درج ہوتا رہا کہ اب کسی قدر آرام ہے اور آخری خط آپ کا جو نہایت اضطراب سے بھرا ہوا تھا اس تار کے بعد آیا جس میں وفات کی خبر تھی اس خانہ ویرانی سے جو دوبارہ وقوع میں آئی رنج اور درد و غم تو بہت ہے نہ معلوم آپ پر کیا کیا قلق اور رنج گذرا ہوگا لیکن خداوند کریم و رحیم کے اس میں کوئی بڑی حکمت ہوگی یہ بیماری طبیبوں کے نزدیک متعدی بھی ہوتی ہے۔ اور اس گھر میں جہاں ایسی بیماری ہو سب کو خطرہ ہوتا ہے۔ اور خاوند کے لئے سب سے زیادہ سو شاید ایک یہ بھی حکمت ہو خداوند تعالیٰ عزیزی سیٹھ احمد کی عمر دراز کرے اور اس کی عوض میں بہتر صورت عطا فرمائے یہ ضروری ہے کہ آپ اس غم کو حد سے زیادہ دل پر نہ ڈالیں کہ ہر ایک مصیبت کا اجر ہے۔ اور مناسب ہے کہ اب کی دفعہ ایسے خاندان سے رشتہ نہ کریں جن میں یہ بیماری ہے اور نیز جو آپنے اپنے لئے تحریک کی تھی اس تحریک میں سست نہ ہوں خدا تعالیٰ پر توکل کرکے ہر ایک کام درست ہو جاتا ہے باقی سب خیریت ہے کتاب تریاق القلوب چھپ رہی ہے انشاء اللہ القدیر دو تین ہفتہ تک چھپ جائے گی باقی خیریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں بباعث قدیمی بیماری

کے جو آج کل ستمبر کے مہینہ میں اکثر مجھے ہوتی ہے بیمار رہا۔ اور ابتک میری طبیعت صاف نہیں ہے اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو یکم اکتوبر یعنی موسم کی تبدیلی کے وقت طبیعت صاف ہو گی اور میں نے آنمکرم کے اس مقدمہ کے لئے بھی دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کے لئے بھی دعا کرتا ہوں امید کہ طبیعت درست ہونے پر بہت توجہ کرونگا میری طبیعت کچھ ایسی ضعیف اور کمزور ہو رہی ہے کہ بسا اوقات میں خیال کرتا ہوں کہ گویا چند دم میری عمر میں سے باقی ہیں مگر با این ہمہ آپ کے لئے دعا کرنے کو میں کبھی نہیں بھولتا میں انشاء اللہ اگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندگی ہوئی تو آپ کے ہر ایک مقصد کے لئے دعا کرونگا اور مجھے امید یہی ہے کہ اگر مجھے دعا کرنے کے لئے وقت دیا گیا تو وہ دعا قبول ہو گی میں بباعث ملالت طبع کے اس وقت زیادہ نہیں لکھ سکتا اس لئے اسی قدر پر چھوڑتا ہوں

والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان۔ ضلع گورداسپور

مکتوب نمبر ۷۶

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ۔ پرسوں کی ڈاک میں کل اور ایک سو روپیہ مرسلہ آنمکرم مجھکو ملا خدا تعالیٰ جزائے خیر بخشے آمین ثم آمین مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کار خیر انجام پذیر ہو گیا ہے یا ابھی کوئی تاریخ مقرر ہے امید ہے اس سے ضرور مطلع فرماویں باقی اس جگہ ہر طرح خیریت ہے کتاب تریاق القلوب ابھی چھپ رہی ہے اور رسالہ مسیح ہند میں بھی چھپ رہا ہے اور رسالہ ستارہ قیصرہ چھپ چکا ہے امید کہ آنمکرم کی خدمت میں پہنچ گیا ہوگا ۲۷ اگست ۱۸۹۹ء کو مجھکو اپنی نسبت یہ الہام ہوا۔ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا دے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی۔

خاکسار مرزا غلام احمدؐ

مکتوب نمبر ۷۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد آنمکرم مجھکو مل گیا۔ خدا تعالیٰ متواتر خدمات کی عوض میں آپ کو متواتر اپنے فضل اور جزا سے خوش کرے آمین ثم آمین کتاب تریاق القلوب چھپ رہی ہے ابھی میں نہیں کہہ سکتا کہ کب ختم ہو شاید اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دو ہفتہ تک ختم ہو جائے یہ آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کہ مشکلات کے وقت میں آپ کی طرف سے مدد پہونچتی ہے اس ملک میں سخت قحط ہو گیا ہے اور ابتک بارش نہیں ہوئی اب کی دفعہ ہمارا سخت اندیشہ ہے کیونکہ ہمارے سلسلہ کے اخراجات کا یہ حال ہے کہ علاوہ اور خرچوں کے دو سو روپیہ ماہوار کھانا آتا ہی آتا ہے اب میں خیال کرتا ہوں کہ پانسو روپیہ کا آئیگا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک چلیگا اور دوسرے اخراجات بھی اور سامان دار بکے ہوتے ہیں وہ بھی اس کے قریب قریب ہیں چنانچہ ایندھن یعنی جلانے کی لکڑی وغیرہ غلہ کی طرح کمیاب ہو گئی ہیں اور اکثر کمیاب ہے کہ خشک ایندھن کی دو ڈیڑھ سو یا دو سو روپیہ ماسوا اسی

آخر یہ ہو میں ڈرتا ہوں کہ ڈرتا ہوں کہ وہی نہ آگیا ہو کہ جو احادیث میں پایا جاتا ہے کہ ایک دفعہ مسیح موعود اور اس کی جماعت ا
قحط کا سخت اثر ہوگا سو حیرت ہے کہ کیا کیا جائے اگر دعا کے لئے وقت ملے تو دعا کروں ابھی تک ہماری جماعت میں اہل
استطاعت میں سے ایک آپ ہیں جو حسب الوسع اپنی خدمات میں تعہد رکھتے ہیں اور دوسرے لوگ یا تو نادار ہیں یا سچا
ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا لیکن ہمارے مرنے کے بعد بہت سے لوگ پیدا ہو جائینگے کہ کہینگے کہ اگر وہ وقت
پاتے تو تمام مال اور جان سے قربان ہو جاتے مگر وہ بھی اس بیان میں جھوٹے ہونگے کیونکہ اگر وہ بھی اس زمانے کو پاتے تو وہ
بھی ایسے ہی بچ جاتے اللہ تعالیٰ دلوں میں سچا ایمان بخشے خدا کے مامور جو آسمان سے آتے ہیں وہ اپنی جماعت کے ساتھ خرید
و فروخت کا سا معاملہ رکھتے ہیں۔ لوگوں سے ان کا چند روزہ مال لیتے ہیں اور جاودانی مال کا انکو وارث
بناتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان مشکلات کے وقت میں ایک اشتہار بھی شائع کروں تا ہر یک صادق کو ثواب
کا موقع ملے اور اس میں کھلے کھلے طور پر آپ کا ذکر بھی کردوں کیونکہ اب سخت ضرورت کا سامنا ہے اور ہمارے
سید و مولیٰ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ضرورتوں کے وقت جب ایسا کرتے تھے تو صحابہ دل اور جان سے
اس راہ میں قربان تھے جو کچھ گھر میں ہوتا تھا تمام آگے رکھدیتے غرض اسی طرح کا اشتہار ہوگا والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ سو روپیہ مرسلہ آن مکرم
پہنچا اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزا بخشے اور آفات دینی اور دنیاوی سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین کشمیر سے خلیفہ
نورالدین صاحب تحقیقات کر کے آگئے ہیں پانسو چھپن آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا کہ وہ قبر جس کا ذکر رسالہ میں کیا گیا ہے
مختلف ناموں سے مشہور ہے بعض یوز آسف نبی کی قبر کہتے اور بعض شہزادہ نبی کی قبر اور بعض عیسیٰ صاحب کی
قبر اور اب عنقریب تین آدمی سفر خرچ کے انتظام کے بعد نصیبین کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے پہلے جلسہ
ہوگا جس کی تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء قرار پائی ہے اس جلسہ سے چند روز بعد یہ تینوں روانہ ہو جائینگے۔ باقی
خیریت ہے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اس بات کے سننے سے
بہت خوشی ہوئی کہ آپ عنقریب تشریف لانا چاہتے ہیں اس مسرت کا اندازہ نہیں ہو سکتا اس ناپائیدار دنیا میں بڑا ہی خدا
تعالیٰ کا فضل سمجھنا چاہیئے کہ جدائی کے بعد پھر ملاقات ہو میں دن رات کوشش کر رہا ہوں کہ جلد تر کتاب تریاق القلوب
ختم کردوں شاید ایک ماہ تک ختم ہو جائے اشتہار ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء آپ کی خدمت میں پہونچ گیا ہوگا جس میں

ضمیمہ جلسۃ الوداع یہی ہے خدا تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے اور جلد تر خیر و عافیت سے آپ کو ملاوے نہایت خوشی بلکہ بے اندازہ خوشی ہوئی کہ آپ کے تشریف لانے کی بشارت سنی جزاکم اللہ خیراً والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۸۰

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا آپ بکلی مطمئن رہیں۔ آپ کے لئے اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جو دنیا میں ایک بڑے خوش نصیب کے لئے ہو سکتی ہے خداوند عزوجل غفور رحیم ہے اس کی درگاہ سے بڑی امید ہی ہیں لیکن ضرور ہے کہ درمیان میں کچھ تشویش لاحق ہو۔ جب تک خدا تعالیٰ کا وہ مقرر کردہ دن آجائے اس لئے بڑی استقلال اور قوت اور مردانگی سے ایسی تشویش کا مقابلہ کرنا چاہئے انسان دنیا طلبی کی حالت میں جو دل کا کمزور ہوتا ہے م اسیقدر کو مصائب پیش آمدہ سے صدمہ پہونچتا ہے اور اسیقدر نومیدی طاری ہوتی ہے سو ایسا نہیں کرنا چاہئے آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے مبشر الہام صادر فرمایا ہے اور خدا کا کلام غلط نہیں جاتا میرا یہ حال ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہ متفق ہو کر ایک وعدہ کریں تو میں اس وعدہ کو پھر بھی یقینی نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قبل ایفاء وعدہ کے وہ لوگ مر جائیں۔ یا اس کے ایفا پر قادر نہ ہو سکیں اور مجبور ہیں مگر خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے مجھے معلوم نہیں کہ کس راہ سے اور کس طور سے خدا تعالیٰ ان غموں سے آپ کو نجات دیگا اور نہ ابھی تک یہ معلوم ہے کہ وہ وقت کب ہے لیکن کسی قدر مدت کی بات ہے کہ اس خداوند قادر کی طرف سے یہ وعدہ ہے والکریم اذا وعد وفا اس لئے آپ جوانمردی سے اس ذوالجلال کے وعدہ کے منتظر رہیں اور کسی کی بے التفاتی پر کچھ بھی پرواہ نہ کریں جس طرح بارش نامعلوم آتی ہے نہیں معلوم ہوگا کہ کب بادل ہوگا اور کب مینہ برسے گا۔ اسی طرح خدا کا فضل بھی چور کی طرح آتا ہے پوری استقلال اور استقامت سے منتظر رہنا چاہئے بلکہ بہت خوش رہنا چاہئے کہ خدا کا وعدہ ہے نہ انسان کا اگر آپ دیکھیں کہ میں آگ میں پڑ گیا ہوں یا پڑتا ہوں تب بھی آپ خوش رہیں کیونکہ جس نے یہ آگ پیدا کی ہے وہ ایک دم میں اس کو بجھا سکتا ہے دنیا میں میں اس بات کو خوب سمجھتا ہوں کہ کیونکر وہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اس لئے میں آگ میں بھی ہو کر اس کو بہشت تصور کرتا ہوں تمام دکھ اس بات سے ہوتے ہیں جب انسان نہیں جانتا کہ یہ تکلیفیں کیوں آتی ہیں اور کیونکر دور ہو سکتی ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی آوازیں خبر دیتی ہیں کہ یہ تکلیفیں اس کی طرف سے ہیں اور اس کے ارادہ کے ساتھ معاً نیست و نابود ہو جاتی ہیں تو کیوں غم کیا جائے باقی خیریت ہے اس وقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے قریباً دو کوس کے فاصلہ پر اور قادیان اس وقت ایک ایسی کشتی کی طرح ہے جس کے ارد گرد سخت طوفان ہو اور وہ دریا میں چل رہی ہے۔ ہر ایک ہفتہ میں شاید بیس ہزار کے قریب آدمی مر جاتا ہے خدا نے اس شکوک کو دور کر دیا کہ اس وقت عام طاعون پھیلے گی۔

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء

(حاشیہ) م اور حقیقت میں کسی قدر خدا تعالیٰ سے بے پرواہی اور ایمان کمزور ہوتا ہے

مکتوب نمبر ۸۱

...... علیکم ...... اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہونچا یہی خدا تعالیٰ کی آپ پر ایک

رحمت ہے کہ آپ نے میری اس نصیحت میں غفلت نہیں کی کہ خط برابر بھیجا جاوے اور میں جس قدر خدا تعالیٰ کی عجیب اور خارق عادت فضلوں پر یقین رکھتا ہوں کاش کوئی ایسا طریق ہوتا کہ میں آپ کے دل میں بھی ڈال سکتا خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو تو وہ اس حالت میں بھی انسان کو نا امید نہیں کر سکتا کہ جب انسان پابزنجیر زندان میں ہو میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ دو چار تجربہ سے خواص اشیاء پر یقین کر لیتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتی ہے کسٹرائیل دست لاتا ہے سم الفار پوری خوراک پر ہلاک کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں جس کو ہم اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ آزما چکے ہیں سچ تو یہ ہے کہ گھبراہٹ ضعف ایمان کے باعث ہوتی ہے اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ میرا ایک خدا ہے جو مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا تو ممکن ہے نہیں کہ وہ غمگین ہو اور کیونکر غمگین ہو سکے انسان تو ادنیٰ سے بھی تسلی پا کر غمگین نہیں ہوتا مثلاً اگر کسی کو لاکھ دو لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش آ جائے اور اس کے پاس ایک پیسہ نہیں اور وہ فکر ادائیگی میں مر رہا ہے اور کوئی دیتی نہیں تو غم سے ہلاک ہو جائے گا جس طرح سید احمد خان آخر ایک لاکھ روپیہ کے غم سے دنیا سے کوچ کر گئے لیکن اگر ایسے مضطرب آدمی کو کوئی دوست مل جائے جو ذات کا چوڑا یعنی بھنگی ہے یا چمار ہے اور وہ بہت دولت مند ہو اور وہ اس کو تسلی دے کہ غم نہ کر کچھ دیر کے بعد یہ تمام روپیہ میں ادا کر دوں گا اور اس کو یقین آ جاوے کہ اب بلاشبہ اپنے وعدہ پر یہ شخص تمام روپیہ ادا کر دیگا تو قبل پہنچنے روپیہ کے جس قدر اس کو کشاکش ہو رہی ہے وہ اس کی نظر میں ایک معمولی ہو جائیگا اور چہرہ پر افسردگی نہیں رہیگی ایسا ہی وہ شخص جو یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کریگا وہ بلاشبہ ضائع نہیں ہوگا۔ غم تب آتا ہے جب ایمان جاتا ہے ایک تو بشریت کا غم ہے اس میں تو انسان ایک حد تک معذور ہوتا ہے جیسا کہ کسی کی موت پر غم آتا ہے اس میں تو انبیاء بھی شریک ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کی جدائی میں چالیس برس تک روتے رہے وہ بشریت کا غم تھا مگر ایک ضعف ایمان کا غم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی نادان یہ غم کرے کہ میرا کیا حال ہوگا کیونکر مجھے روٹی اور کپڑا ملے گا عیال کا کیا حال ہوگا اس غم سے اگر انسان توبہ نہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اپنے رازق کا منکر ہے دعا کا سلسلہ خوب سرگرمی سے جاری ہے ہر ایک ساعت خدا تعالیٰ کے فضل کی امید ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

مکتوب نمبر ۸۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا موجودہ حالات آپ دلگیر نہ ہوں اور نہ کسی گھبراہٹ کو اپنے دل تک آنے دیں میں اپنی دعاؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرگز ضائع نہیں جائینگی اگر ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو میں اس کو ممکن مانتا ہوں مگر وہ دعائیں جو آپ کے لئے کی گئی ہیں وہ ضائع جانے والی

نہیں۔ ہاں صبر سے خدائے کریم و قدیر کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے ارادوں کو جو دعاؤں کے قبولیت
کے بعد ظاہر کرنا چاہتا ہے اکثر دیر اور آہستگی سے ظاہر کرتا ہے تا جو بدبخت اور شتاب کار ہیں وہ بھاگ
جائیں اور اس خاص طور کے فضل کا وہ نہیں کو حصہ ملے جو خدا تعالیٰ عزوجل کے دفتر میں سعید لکھے گئے ہیں آپ کو کہتا ہوں
کہ صبر سے انتظار کریں ایسا نہ ہو کہ آپ تھک جائیں اور وہ جو آپ کے لئے تخم بویا گیا ہے وہ سب برباد ہو جائے دنیا جلد
تر تمامی سلسلہ ہے منہ پھیرتی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتی کہ ایک خدا ہے جو ایک خاک کی مٹھی کو سرسبز کر سکتا ہے۔ اگر
خدائے عزوجل کا آپ کے حق میں کوئی نیک ارادہ نہ ہوتا تو مجھے آپ کے لئے اس قدر جوش نہ بخشتا یہ مت خیال کرو کہ بربادی پیش
ہے یا بالکل ہو چکی ہے بلکہ اس خدا پر ایمان لاؤ جو ایک مردہ نطفہ سے انسان کو پیدا کر دیتا ہے اور یہ باتیں محض قیاسی نہیں
بلکہ ہم اس خدا کی قدرتوں اور معجزوں کے نمونے دیکھ چکے ہیں جس کی ہاتھ میں سب کچھ ہے اور انسان میں خامی اور بیدلی
صرف اسی وقت تک رہتی ہے جب تک اس قادر کریم کا کوئی نمونہ نہیں دیکھا ہے لیکن نمونہ دیکھنے کے بعد وہ قادر
خدا اس شے سے زیادہ پیارا ہو جاتا ہے جس کو طلب کیا گیا تھا اس وقت یہ خدا کو تمام چیزوں پر مقدم رکھ
لیتا ہے اور پھر بعد دوسرے چیز کے ہونے نہ ہونے کا کبھی غم کرتا نہیں۔ کیونکہ اب وہ اپنے خدا کو ایک خزانہ جانتا ہے
جن میں تمام جواہرات ہیں اسی کے موافق مثنوی رومی میں ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک عاشق تھا جو اپنے عشق میں نہایت
بیتاب تھا آخر ایک باخدا آیا اور اس کو مراد تک پہنچایا۔ اور خدا کی طرف آنکھیں کھول دیں تب وہ اپنے اس جھوٹے معشوق
سے برگشتہ ہو گیا اور اس مرد خدا کا دامن پکڑ لیا اور یہ کہا ؎ گفت معشوقم تو بودستی نہ آن ۔ لیک کار از کار خیزد در جہاں
سو خلاصہ تمام نصیحتوں کا یہی ہے کہ آپ وہ قوت ایمانی دکھلاویں کہ اگر اس قدر انقلاب اور انصباب مصائب ہو کہ سر
رکھنے کی جگہ باقی نہ رہے تب بھی افسردہ نہ ہوں ۔ ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار ۔ کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکیست
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۲/ مئی ۱۹۰۳ء

مکتوب نمبر ۸۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس جگہ سب خیریت ہے دعا کا سلسلہ اسی طرح جاری
ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر امیدیں ہیں چونکہ حکمت بہ بندد درے ۔ بکشاید بفضل و کرم دیگرے۔ کل کا نظارہ دیکھ کر میں خوش
ہوا۔ میرے مکان میں چار بلیاں رہتی ہیں ایک والدہ ہے اور تین اس کی بیٹیاں ہیں وہ بھی جوان اور مضبوط ہیں کل کے دوپہر
کے وقت میں۔ میں اکیلا ادھر کے دالان میں بیٹھا تھا کہ میرے دروازہ کے آگے ایک چڑیا آکر بیٹھ گئی فی الفور بڑی بلی نے حملہ کیا
اور اس چڑیا کا سر منہ میں پکڑ لیا پھر دوسری بلی آئی اس نے وہ چڑیا پہلی بلی سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لی اور اس کا سر منہ میں پکڑ لیا
اور زمین پر ایسا رگڑا کہ میں وہ حالت مارے رحم کے دیکھ نہ سکا اور دوسری طرف میں نے منہ کر لیا اور پھر جو میں نے دیکھا
تو تیسری بلی نے اس چڑیا کا سر اپنے منہ میں لیا اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ غالباً سر کھایا گیا اتنے میں چوتھی بلی نے اس چڑیا
کو لیا اور زمین میں اسے رگڑا تب میں نے یقین کیا کہ چڑیا مر چکی اور سر کھا لیا گیا اور رگڑ دن میں کئی دفعہ چڑیا زمین پر

گر پڑی پھر ایک بلی نے چاہا کہ اس چڑیا کے گوشت میں کچھ حصہ لے اس نے اس چڑیا کو کھانے کے لئے اپنی طرف کھینچا شاید اس غرض سے کم سے کم نصف پہلی بلی کے منہ میں رہے اور نصف آپ کھائے لیکن کسی سبب سے وہ چڑیا دونوں کے منہ سے نکلکر زمین پر جا پڑی اور گرتے ہی پھر کر کے اوڑ گئی چاروں بلیاں پیچھے دوڑیں مگر پھر کیا ہو سکتا ہے وہ کسی درخت پر جا بیٹھی اور بلیاں خائب و خاسر واپس آ گئیں اس واقعہ کو دیکھکر میرے دل کو بہت جوش آیا کہ اس طرح خدا تعالیٰ دشمنوں کے ہاتھ سے چھوڑا تا ہے تب میں نے یہ خیال کرکے کہ یہ وقت بہت مقبول ہے آپکے لئے بہت دیر تک دعا کی کہ اے خدا قادر جس طرح تو نے اس عاجز چڑیا کو چار خونی دشمنوں سے چھوڑایا اسی طرح اپنے عاجز بندہ عبدالرحمٰن کی جان بھی چھوڑا آمین۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ دعا بھی خالی نہیں جائے گی والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۳۰ / جون ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور وسائل معاش کے گم یا معدوم ہونے کی حالت میں بے شک انسان کو صدمہ پہونچتا ہے مگر وہ جو بگاڑتا ہے اور وہی بنانے پر قادر ہے پس دنیا میں شکستہ دلوں کی اور رنج شدہ لوگوں کی خوش ہونے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس خدائے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں کہ جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاک مذلت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک میں سے ایک لحظہ میں پھر تخت پر بیٹھاتا ہے اس جگہ یہ کہنا کفر ہے کہ کیونکہ اور کس طرح اور ایسے اوہام کا جواب یہی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ نطفہ سے انسان کو پیدا کیا۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ نابینائی اور بدظنی کی وجہ سے تمام دکھ پیدا ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارا خدا عجیب قادر بادشاہ ہے جو چاہے کرے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں اگر یقین کی لذت پیدا ہو جائے تو شاید انسان دنیا طلبی کے ارادوں کو خود ترک کر دے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی لذت نہیں کہ اسباب کو آزما لیا جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے اور درحقیقت وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ کریم و رحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے آستانہ پر گرتے ہیں ۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۷ / جولائی ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۵

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا الحمد للہ کہ آثار بہبودی ظاہر ہونے لگے سلسلہ دعا کا برابر جاری ہے۔ سیٹھ والجی صاحب نے جو مشک بھیجی ہے۔ خدا انکو جزائے خیر دے اصل بات یہ ہے کہ عمدہ مشک ملتی ہی نہیں۔ کبھی کبھی ہاتھ آتی ہے سو یہ مشک بھی درمیانی درجہ کی ہے بہرحال خدا تعالیٰ اس خدمت کا نیک پاداش انکو عطا کرے آمین۔ میں آپ کی طرف خط نہیں لکھ سکا کہ معلوم ہوا کہ وہ مدارس میں نہیں ہیں آپ میری طرف سے السلام علیکم کہدیں۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ / ستمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج عنایت نامہ جس میں کچھ پریشانی حال اور ایک خواب درج تھی پہونچا خواب گویا اس پریشانی کا جواب تھا تعجب کہ اس قدر عمدہ خوابیں آپکو ہوتی ہیں۔ اور پھر بھی تفکرات دامن گیر ہوتے ہیں یہ خواب آپکے لئے بڑی ایک بشارت ہے کہ خدا تعالیٰ پھر آپ کو عزت اور مرتبت کی سواری پر بٹھانیوالا ہے اور از روئے تعبیر کے جواب مال ہے۔ جو دشمن کے دست برد سے بچایا جائے یا کوئی خزانہ جو مخفی یا وفادار عورت۔ اور میرے گھر میں سے جو آپ کو جواب دیا تھا تو اس کی تعبیر وہ ہو سکتی ہے ایک یہ کہ ان کا نام نصرت جہان بیگم اور یہ خدا کی نصرت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ میری دعائیں آپ کو نصرت کا کام دیں گی۔ ایسا ہی آپ کو میر ناصر نواب صاحب نظر آئے اس میں بھی نصرت کا لفظ ہے اور میرا بیٹا بھی آپ کو نظر آنا بشارت ہے کیونکہ دعا بجائے بیٹے کے ہوتی ہے گویا وہ دعا اول ایک ہندو کے پاس محبوس تھی یعنی اس کے ظہور کا وقت نہیں آیا تھا اور اب وقت قریب ہے غرض ہر ایک جز اس خواب کی بہت مبارک ہے آپ کو چاہیئے کہ مردمیدان اور پہلوان بنکر اب چند روز کی ابتلاؤں کو برداشت کر لیں انشاء اللہ آسمان پر سے آپکے لئے کوئی راہ نکل آئے گی اور حلوا پہنچ گیا ہے خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر دے کہ مدراس کا تحفہ قادیان پہونچا دیا حلوا بظاہر بباعث شدت موسم گرما خراب ہو گیا اور اس پر وہ رنگ جیسا شیرینی پر چڑھ جاتا ہے ایسا چڑھ گیا تھا بلکہ شیرینی پھینکنے کے لائق معلوم ہوتی ہے بعض نے کہا اب قابل استعمال نہیں لیکن ایک خادمہ نے کہا کہ میں اس کو نئے سر سے بنا دیتی ہوں پھر خبر نہیں کہ اس نے کیا کیا ایسی عمدہ شیرینی بطور قرص بنا لائی کہ نہایت لذیذ تھی اسیوقت تمام اہل و عیال میں تقسیم کی گئی چونکہ بھیجنے والوں نے محبت اور ارادت سے بھیجی تھی اس لئے خدا نے شیرینی کو بگڑنے اور بیکار ہونے سے محفوظ رکھا خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور آپ کو جزائے خیر بخشے آمین۔ باقی سب طرح خیریت ہے طاعون کا اس علاقہ میں کچھ زور ہوتا جاتا ہے کوکسوبی پر طاعون زور سے شروع ہو گئی بعض سرکاری خبروں سے معلوم ہوا کہ احاطہ بمبئی میں ہماری جماعت سے بھی کچھ زیادہ ہے اور پنجاب میں اونچاس ہزار ہماری جماعت ہے ابھی سرکاری کاغذات ہمکو نہیں ملے۔ کوشش کیجاتی ہے کہ ان کی نقل ملجائے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد۔

مکتوب نمبر ۸۷

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا غم و اندوہ کی کثرت اور بارگراں قرضہ اگرچہ۔ ایسی حالت میں جبکہ انسان اپنی کمزوری اور بے سامانی اور عدم موجودگی اسباب کا مطالعہ کر رہا ہو بہت آزاردہ چیز ہے لیکن پھر اگر دوسرے پہلو میں کر خدا داری چہ غم داری سوچا جاوے۔ تو ایسے غم کو بہت مجبوریوں کے ساتھ لاحق ہوں تاہم ایک غفلت کا شعبہ ثابت ہونگے یعنی تو در حقیقی کے عجائب در عجائب قدرتوں پر ایمان نہیں ہوتا

ہونا چاہیئے۔ یہ خیال درحقیقت ایک تسلی اور شکر اور ہزار ہا امیدوں کے سلسلہ کا موجب ہے کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے اور مجیب الدعوات
ہے اس کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ محض طفل تسلی کے طور پر دل خوش کن باتیں ہوں بلکہ اگر دنیا میں نجات
لئے یہ راہ کشادہ نہ ہوتی تو بیکسی کی زندگی سے مرنا بہتر تھا یہ سچا نسخہ کیمیا کا ہے جو ہمارا ایک خدا ہے جو تمام باتوں پر
رہے خدا تعالیٰ آپ کو اس قادر خدا کے دونوں قسموں کے فیضوں سے پورے طور پر متمتع فرماوے آمین۔ باقی سب طرح
یت ہے خدا آپ کا حافظ ہو زیادہ خیریت والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳۱ / اگست ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۸

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس جگہ بفضلہ سب طرح سے خیریت ہے
ب الہی میں آپکے لئے سلسلہ دعا کا شروع ہے۔ ومن دق باب الکریم انفتح چند روز ہوئے کہ مدراس سے ایک شیشی خورد مشک
ائی وہ پرچہ جس میں فرستندہ کا نام تھا ڈاکخانہ سے گم ہو گیا وہ زبانی اٹکل کے طور پر کہتے ہیں کہ شاید یہ مدراس سے آئی اس سے پہلے ایکدفعہ
ذکر آیا کہ ایک شخص نے مجکو پوچھا کہ جو انبیاء علیہم السلام بعض کھانے کی چیزوں کو برکت دیا کرتے تھے اور کھانا ختم نہیں ہوتا تھا
برکت کیا چیز تھی میں نے جواب دیا کہ جس چیز پر ایک مقبول آدمی دعا کرے اس کا سلسلہ لمبا کیا جاتا ہے جلدی
ختم نہیں ہوتا خواہ کسی طرح لمبا کیا جائے اتفاقاً اس وقت میرے پاس ایک شیشی مشک کی تھی۔ جو اس میں بہت
تھوڑی سی مشک تھی میں نے کہا کہ دیکھو ہم اسکو برکت دیتے ہیں تا یہ مشک آج یا کل ختم نہ ہو جائے تب میں نے اس پر
دعا کے برکت پھونک دی اور اسی روز تیسرے پہر یہ مشک آگئی جو کہتے ہیں غالباً مدراس سے آئی جنہوں نے یہ معاملہ دیکھا
ان کے ایمان میں ترقی کا موجب ہوا مجھے آپ اطلاع دیں کہ کس تاریخ تک آپ کا ارادہ ہے کہ آپ قادیان میں تشریف لاویں دس روز
پہلے اطلاع دیں والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۰ / ستمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۹

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا علالت طبع عزیزی
ڈا احمد صاحب کے خبر سنکر تفکر ہوا اللہ تعالیٰ جلد تر شفا کلی عطا فرماوے آمین اس جگہ بفضلہ تعالیٰ تا دم تحریر سب خیریت ہے
دعا کی جاتی ہے اس نواح میں طاعون تو ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ ابھی کچھ زور نہیں اکثر بیمار اچھے بھی ہو جاتے ہیں سنا گیا ہے
رس میں طاعون دن بدن پھیلتی جاتی ہے معلوم نہیں کہ طاعون سے خدمت مفوضہ لینا کس مدت تک حضرت احدیت
کا ارادہ ہے۔ باقی سب خیریت امید ہے کہ آپ جلد تر وہاں سے روانہ ہونگے یا شاید یہ خط وہاں نہ مل سکے قادیان واپس
ملے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۶ / اکتوبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۹۰

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ مجکو ملا آپ بہت مضبوط

سے اپنے استقامت پر قائم ہیں۔ کیونکہ جو آپکے لئے کوشش کی گئی ہے وہ ضائع نہیں جائیگی ضرور ہے کہ اول یہ ابتلا انتہا تک
پہونچ جائے عسر کے ساتھ یسر ہوتی ہے اور غم کے بعد خوشی ایسا نہ ہو کہ آپ بشریت کے وہم سے مغلوب ہو کر سلسلہ امید کو ہاتھ
سے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا دعا کی برکت کو کم کر دیتا ہے میں بڑی سرگرمی سے آپکے لئے مشغول ہوں مگر قریباً پندرہ دن سے
ریزش کی شدت سے بیمار ہوں اور ضعف بہت ہے اس لئے میں خط لکھنے سے اکثر مجبور معذور رہتا ہوں۔ اکثر باعث ضعف
میرے دل پر ایسے عوارض کا ہجوم ہوتا ہے کہ میں بہت کمزور ہو جاتا ہوں مگر بہر حال آپ کو بھولتا نہیں مومن کی بڑی قسمت
یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے وہ مومن نہیں
ہوتا دنیا تو خود روزے چند اور بے اعتبار ہے ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے وہ قادر ہے اور
بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے آج میں نے خواب دیکھا کہ بعض آفات تین بھینسوں کی شکل پر میرے مارنے کے لئے آئیں اور
میں ایک کوچہ سربستہ میں کھڑا ہوں ایک بھینس کو میں نے مار کر ہٹا دیا اور دوسری کو بھی ہٹایا۔ لیکن تیسرا بھینسا ایک نہایت خبیث
اور شریر اور دست معلوم ہوتا ہے اب وہ کوچہ سربستہ میں بفاصلہ قریباً دو بالشت کے کھڑا ہے اور سخت حملہ کے لئے تیار
ہے اور بھاگنے کی راہ بند کر دی اس وقت موت کا سامنا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی طرح مخلصی نہیں ہلاکت ہے تب خدا کی
قدرت سے دوسری طرف اس کا منہ ہوا مگر میں کھڑا رہا میں غنیمت سمجھ کر اس کے حلقے میں سے نکل آیا اور وہ پیچھے دوڑا
تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ کلام پڑھ اس سے نجات پائیگا اور وہ کلام یہ ہے۔ رب کل شیئ خادمک رب
فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ ترجمہ۔ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے اور تیرے حکم میں ہے
مجھے ہر ایک بلا سے نگہ رکھ اور مدد دے اور رحم کر۔ میں یہ دعا پڑھتا جاتا تھا اور دوڑتا تھا۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا
کہ بلا دفع ہو گئی اور نیز میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ خدا کا اسم اعظم ہے جو شخص صدق دل سے اس کو
پڑھیگا وہ نجات پائیگا۔ اس لئے میں لکھتا ہوں کہ آپ بھی ہر نماز میں رکوع میں سجود میں اور بعد فاتحہ اور دوسری سورۃ کے
بعد اگر دوسری سورت بھی . . . . . فاتحہ کے ساتھ ہو ضرور پڑھیں اور تذلل اور عجز سے پڑھیں اور خدا تعالیٰ کے فضل پر پوری امید
رکھیں وہ قوی و قادر خدا ہے ایک دم میں جو چاہے کر دے انسان کو اس رحیم و کریم اور قادر سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے
جو شخص نومید ہوا وہ جہنم میں گیا اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے اور ایک آہنی تنور میں ڈالدیا جائے تب بھی
ہم اس خدا سے نومید نہیں ہو سکتے ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی
گردن پر چھری رکھدی اور آنکھیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا مگر آج اسی ذبح کردہ کی اس قدر اولاد کہ ہم انکو گن نہیں سکتے
خدا بیوفا نہیں انسان خود بیوفا بنتا ہے خدا غدار نہیں انسان خود غدر کرتا ہے خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا مگر بدبخت
انسان خود چھوڑتا ہے۔ تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں خدا آپ کو استقامت بخشے اور آپکے دل میں صبر
ڈالے صبر وہ کیمیا ہے جس کا سونا کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا خدا ابتلا کے طور پر آگ میں ڈالتا ہے مگر صابر
کو بھی محبت سے پکڑ لیتا ہے اور دوسری حالت اس کی پہلی سے اچھی ہوتی ہے۔ والسلام۔
خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۹۱

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدت ہوئی آنمکرم کا کوئی خط میرے پاس نہیں پہنچا نہایت تردد اور تفکر ہے خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے کہ نمونہ قیامت ہے گرمی کے ایام میں بھی زور چلا جاتا ہے میں آپکے لئے برابر دعا کر رہا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آخرکار یہ پریشانی دور کریگا۔ مناسب ہے کہ آپ ارسال خطوط میں سستی نہ کریں کہ اس سے تفکر پیدا ہوتا ہے خدا حافظ ہو چند روز سے میری طبیعت بیمار علیل ہے انشاء اللہ القدیر شفا ہو جائیگی۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؐ ۲۰ رمئی ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۹۲

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا میں کئی ہفتہ سے بیمار ہوں پوری صحت نہیں اس لئے ہاتھ سے جواب نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا مگر ہر ایک امر اپنے وقت پر موقوف ہے خدا تعالیٰ آپ کو تمام تفکرات سے رہائی بخشے۔ آمین دعا برابر نماز میں کی جاتی ہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔

مکتوب نمبر ۹۳

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی الحمد للہ اس جگہ بھی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہوں اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے لیکن میں اس خیال سے کہ جو زلزلہ کی نسبت مجھے اطلاع دی گئی ہے اس کی نسبت میں توجہ کر رہا ہوں اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ جلد تر آنے والا ہے تو اس واقعہ کے ظہور کے بعد قادیان میں جاؤں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ کچھ دیر کے بعد آنیوالا ہے تو پھر قادیان میں چلے جائیں بہر حال دس یا پندرہ جون تک انشاء اللہ میں اسی جگہ باغ میں ہوں آپ تشریف لے آویں انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ کوئی تکلیف نہ ہوگی اور آنے سے پہلے مجھے اطلاع دیں باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۱۲ رمئی ۱۹۰۵ء

مکتوب نمبر ۹۴

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں آپکے لئے بہت دعا کی جاتی ہے اور یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کریگا وہ کریم رحیم ہے آپ کا اپنی جماعت کے ساتھ اختلاط اور مصالحت یہ آپ کی رائے پر موقوف ہے اگر ایسی مصالحت میں کوئی امر معصیت

اور گناہ کو درمیان نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فی الصلح خیر ورنہ اس وقت تک صبر کرنا چاہیئے جب تک خدا تعالیٰ خود آسمان سے کوئی صورت بہبودی پیدا کر دے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے انسان اپنی کمزوری اور بے صبری سے آنیوالی رحمت سے منہ پھیر لیتا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور وقت پا اپنی تمام باتیں پوری کر دیتا ہے قادر ہے اور کریم ہے صبر سے ایک حد تک تلخی اٹھانا موجب برکات ہے۔ مگر یہ کام بڑے خوش قسمت انسان کا ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بہت بھروسہ ہوتا ہے جو کبھی تھکتے نہیں آخر خدا تعالیٰ انکی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وظنوا انہم کذبوا یعنی ہمنے نبیوں کو وعدہ مدد اور فتح کا دیا پھر مدت تک اس وعدہ کو التوا میں ڈالدیا یہاں تک کہ مومنوں نے خیال کیا کہ خدا نے جھوٹ بولا اور جھوٹا وعدہ دیا اور اس کے کچھ آثار بھی ظاہر نہ ہوئے مگر آخر وقت پر وہ وعدہ پورا ہوا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر یہ خوف کا مقام ہے کہ کچی طبیعت والوں پر یہ حالت بھی آجاتی ہے کہ وہ تنگ کر خدا کے وعدے بدظنی سے دیکھنے لگتے ہیں اور جھوٹ خیال کرتے ہیں نہایت خوش قسمت وہ شخص ہیں جن میں تھکنے کا مادہ نہیں گویا ان میں پیغمبروں کی طرح ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو قسم دیکر گواہوں کے ساتھ یہ یقین دلایا گیا تھا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا مگر خدا کے وعدہ میں وہ شک نہ لائے اور چوبیس برس کے قریب مدت گذر گئی خدا کے وعدہ نے کچھ بھی ظہور نہ کیا یہاں تک کہ گھر کے لوگ بھی یعقوبؑ کو دیوانہ کہنے لگے آخر خدا کا وعدہ سچا نکلا۔ غرض سب کچھ انسان کر سکتا ہے لیکن صادق مومنوں کی طرح صبر کرنا مشکل ہے خاص کر بے ایمانی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے جسنے خدا کی طرف کو بے عزت کر دیا ہے وہ اکثر دلوں پر زہریلا اثر دکھاتی ہے آخر کمزور انسان تنگ کر ان میں سے ایک ہو جاتا ہے اور خدا سے ...... جدا ہو جاتا ہے لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے مومن کا خدا کے ساتھ ایمانی عہد ہوتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کا بھروسہ چھوڑ دیا تو وہ عہد قائم نہیں رہتا پس صبر جیسی کوئی بھی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے سو خدا تعالیٰ آپ کو ایسی توفیق دے کہ ان ہدایتوں پر آپ پابند رہیں۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ قادیان آنیکا اس وقت آپ ارادہ کریں جبکہ مدراس میں کچھ اطمینان اور تسلی کی صورت نکل آوے میں آپ کے لئے دعا میں سرگرمی سے مشغول ہوں صرف اس وقت کی دیر ہے جو آسمان پر مقرر ہے بے صبری سے اس پودے کو ضائع نہ کریں خدا مہربان ہو تو آخر ہر ایک مہربان ہو جایا کرتا ہے ورنہ دنیا داروں کی مہربانی بھی ایک مکر ہوتا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؐ ۶ جولائی ۱۹۰۵ء



حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے نام کے مکتوبات کے بعد میں اس مضمون کو درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو سیٹھ صاحب نے حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد عالی کے ماتحت لکھا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اسے الحکم میں چھاپ دوں چنانچہ وہ الحکم میں چھپ گیا تھا۔ حضرت سیٹھ صاحب کی اس یادگار کے ساتھ اس کا اندراج بہت ضروری ہے۔

حضور اقدس امام ہمام علیہ السلام! اس ناچیز۔۔۔ کی ابتدائی عمر میں سے قسم قسم کے لوگوں سے ملاقات رہی ہے۔ مگر جس گروہ کے ساتھ جب ملاقات ہوئی ابتدا تو ایک دلی جوش سے ہوا کرتی تھی۔ اور اس ناچیز کو بڑی محبت اس سے رہا کرتی۔ لیکن جب کبھی کسی قسم کی کوئی منافقانہ حرکت ایسے ملاقاتی سے مشاہدہ میں آتی تو میرا دل رنج وغم سے بھر جاتا اور سخت صدمہ پہنچتا میری صحبت اور ملاقات زیادہ تر اور خصوصیت کے ساتھ علماء اور صلحاء سے رہتی اور بجائے خود میں تقوے اور طہارت کو بھی فی الجملہ پسند کرتا تھا۔ چنانچہ میری ابتدائی عمر کی ایک کیفیت یہ ہے کہ ایک بزرگ وہ خراسانی تھے۔ بنگلور کے قریب ایک مقام میں جسکو لاکیتی کہتے ہیں سکونت رکھتے تھے اور ان کا نام دو دو میاں تھا چونکہ خراسانی گھوڑوں کے سوداگر وہاں قیام کرتے تھے اور سرکاری گھوڑوں کی خریداری بھی وہاں ہی ہوا کرتی تھی۔ اس لئے ان کا قیام اسی جگہ رہتا تھا اور کبھی کبھی بنگلور بھی آجایا کرتے تھے۔ ایک نوجوان خوش سواد تقویٰ اور پرہیزگاری میں کامل تھے اور اس وقت ان کا سن بھی کوئی پچاس کے قریب ہوگا مگر قرأت بہت ہی اچھی پڑھتے تھے اور بڑے ہی خوش الحان تھے۔ جب کبھی ان کا آنا بنگلور میں ہوتا تھا تو جامع مسجد میں آکر فروکش ہوا کرتے تھے اور اس ناچیز کے وقت کا ایک حصہ اسی مسجد میں گذرتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی دو دو میاں صاحب نے نماز عشاء پڑھوائی اور یہ گویا ان کی قرأت اور خوش الحانی پر مطلع ہونے کا پہلا اتفاق ہوا جوں جوں نماز پڑھتا تھا اور ساتھ ساتھ طبیعت کو ان کی طرف میلان ہوتا گیا اور پھر تو میرے وقت کا کچھ کچھ حصہ ان کی صحبت میں بھی گذرتا رہا چونکہ وہ بزرگ نہایت درجہ کے متقی پارسا تہجد گذار اور منکسر المزاج تھے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ایک لذت بھی محسوس ہوتی تھی بایں سبب ان پر میرا حسن ظن بڑھتا گیا اور اکثر وہ ہمارے ہاں ہی مہمان رہتے جب تک ان کا قیام ہوتا۔ چونکہ اس ناچیز کے والدین خدا انکو مغفرت کرے اس بات کو نہایت عزیز رکھتے تھے تو میرے لئے یہ بات بہت آسان ہوجاتی تھی کہ جب کبھی کوئی عالم یا کوئی اعلیٰ درجہ کے آدمی وہاں آجاتے تو ہرگز ہمارے مہمان ہوئے بغیر رخصت نہ ہوتے تھے اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے کہ اس ناچیز کو کار و بار دنیا سے کچھ معلوم نہ تھا مسجد اور مدرسہ۔ اور کبھی کبھی اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ کھیل تماشہ سیر کرنے میں بھی وقت گذرتا تھا غرض جیسا کہ والدین کی عادت ہوا کرتی ہے بڑے دنوں اپنی مشہور تہواروں میں لڑکوں کو کچھ دیا کرتے ہیں جیسا کہ عیدین وغیرہ کو اور ایسا ہی بعض دوسرے رشتہ دار بھی ایسے موقعوں پر کچھ نہ کچھ نقدی

بطور عیدی دیدیا کرتے ہیں تو اس ناچیز کے پاس ایسی تقریبوں کے جمع کئے ہوئے کوئی دس بارہ روپے تھے اور اس کو بڑی احتیاط
سے اپنے پاس رکھتا تھا یعنے کسی کو اس کی خبر نہ تھی۔ میں خاص اپنے صندوق میں رکھا کرتا تھا۔ غرض ایک وقت مولویصاحب
مذکور حسب عادت تشریف لائے اور میں انکو کھانا کھلانے کے واسطے مکان پر لے گیا چونکہ وہ کوئی وقت کھانے کا نہ تھا تاہم میری
والدہ نے جھٹ پٹ تھوڑی روٹی اور سالن تیار کر لیا اور بہت جلد مولویصاحب کے روبرو پیش کیا معلوم ہوتا ہے اس وقت ان کو
اشتہا بھی زیادہ تھی . کھانا کھانے کے بعد .
دعائے خیر معمول سے زیادہ ان سے صادر ہوئی اور ان کی حالت ظاہری سے کچھ ایسا بھی محسوس ہوتا تھا کہ ان کو کچھ اور
بھی احتیاج ہے اور میں نے وہ مبلغ جو اس عمر تک جمع کیا ہوا تھا تمام و کمال مولویصاحب کے نذر کر دیا اور شاید آج تک اس کی کسی کو
خبر نہیں ہے اور مجھے یہ واقعہ اب تک اچھی طرح یاد ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب بہت ہی محبت اور شفقت فرماتے رہے اور چونکہ صوفی منش بھی تھے کچھ کچھ ذکر اور
اعمال مجھے سکھلاتے لگے اور میں بھی ان کی ہدایت بموجب کرتا رہا۔ چنانچہ ان کی بتلائی ہوئی اذکار میں سے ایک ابھی تک میرا دستور العمل
ہے لیکن بعد اس کے بہت جلد میری شادی ہوئی۔ میری عمر کا شاید چودہواں سال ہوگا۔ جو میرے یہ تقریب ہوئی اور میری حالت اس وقت
تک یہ تھی کہ میں اس کی غرض وغیرہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ یعنے کچھ بھی خبر نہ تھی کہ شادی سے غرض کیا ہوتی ہے۔ غرض بعد شادی
کے بھی مجھے زیادہ انس مسجد اور اچھے لوگوں کی صحبت سے رہی۔ اگرچہ ایک حد تک دوکانداری بعد شادی کے ضروری امر ہوگیا
گر میں اس کے واسطے کچھ نہیں کرتا تھا میری بیوی اس وقت کبھی میرے پاس رہتی تھی کبھی میکے میں گذارتی تھی اکثر عادت ایسی
تھی کہ ایک ہفتہ یہاں اور ایک ہفتہ وہاں ان کا گذرتا تھا۔ مگر میری یہ حالت رہتی تھی کہ جب وہ میکے میں ہوتی تھیں تو میں بڑا خوش
رہتا تھا۔ چونکہ کمرہ خالی ہوتا اور میں مصلے پر ہی صبح کرتا تھا اس لئے مجھے اس تنہائی میں ایک خاص لطف معلوم ہوتا تھا میرے
سسرال کو چند روز کے لئے سفر درپیش آیا اور انہوں نے میری بی بی کو ساتھ لیجانا چاہا۔ اور میرے والدین سے اس امر کی
درخواست کی اور ان کو یہ بات ناپسند تھی۔ مگر میری یہ خواہش تھی کہ اگر یہ اجازت دیدیں تو مجھے ایک عرصہ تک تنہائی میسر رہے
گی۔ غرض ایسا ہی ہوا اور مجھے تنہائی میسر ہوگئی اور میں اس تنہائی میں اپنے شغل میں لگا رہتا تھا۔ اور کچھ کچھ باطنی صفائی بھی مجھے
محسوس ہوتی تھی۔ اور اچھے اچھے خواب بھی آتے تھے۔ دیوان حافظ وغیرہ ایسی کتابوں کے ساتھ مجھے خاص رغبت رہتی تھی اور
میں وہ دن بڑی خوشی اور ذوق کے ساتھ گذارتا تھا۔ غرض جیسا کہ میں اوپر بتلا آیا ہوں۔ یعنے دو تین سال میرے اسی طرح
گذرے اور اس کے بعد میرے چھوٹے بھائی ذکریا مرحوم کی شادی کی ٹھہری اور میرے والد اس سے محبت کیا کرتے تھے
اور اس کو بہت ہی چاہتے تھے کیونکہ جیسے وہ کمال درجے کے شکیل تھے ویسے ہی ذکی الطبع بھی تھے پس ان کی شادی اس وقت کے
رسم و رواج کے موافق بڑی دھوم دھام سے ہوئی جب اس شادی سے فراغت پا چکے تو انہوں نے حج بیت اللہ کا ارادہ
فرمایا۔ اور اس اثنا میں ہماری دوکان مدراس میں الگ شروع ہوگئی جو اس سے پیشتر چند شرکا کی تھیں چلتی تھی۔ اب سب شرکا ر
نے اپنی اپنی جدا جدا دوکانیں کھول کر مشترکہ دوکان کو بند کر دیا اس مشترکہ دوکان میں چار شریک تھے جن کی اب چار دوکانیں ہوگئیں
والد مرحوم نے مجھکو اور ذکریا مرحوم کو یہاں چھوڑا اور باقی سب کو ہمراہ لیکر بیت اللہ شریف کو راہی ہو گئے اور یہاں دو بھائی

ہم اور دو ہمارے چچازاد بھائی ہے جو بڑی عمر کے تھے اور معاملہ فہم تھے مگر ہم دونوں بھائی کم سن اور نوآموز۔ غرض والد صاحب کے تشریف فرما ہونے کے بعد چھوٹا بھائی ذکریا مدراس کو اپنی خاص دوکان پر روانہ کیا گیا۔ چونکہ وہ میرے سے زیادہ معاملہ فہم اور طبیعت کا ہر طرح سے تیز تھا اس لئے میرے بڑے بھائی نے ان کو وہاں روانہ کر دیا اور میرے دوسرے چچازاد بھائی کو الگ دوکان پر بٹھایا اور اپنے تئیں مجھے بڑی دوکان کے لئے تجویز فرمایا۔ اور بعد اس کے خود بھی جلد کسی کام کے پیش آنے سے مدراس روانہ ہو گئے اور میں اکیلا یہاں دوکان پر رہ گیا اور اس وقت تک میں گویا ایک آزاد زندگی بسر کرتا تھا اور اب پابند ہو گیا اس لئے اب کچھ کچھ بوجھ معاملہ کا اور خانہ داری کا محسوس ہونے لگا چونکہ ابتدا سے ہمارے چچازاد بھائیوں کا کھانا پینا الگ ہی تھا۔ معاملہ شرکت کا تھا۔ غرض ہر ایک قسم کی آزمائش ہونے لگی اور بہت جلد طبیعت آئندہ کے لئے ہوشیار ہو چلی تجارت پیشہ میں بھی ایک شمار ہونے لگا۔ اور کچھ عزت اور وقعت کی نظر سے ابنائے جنس میں دیکھا جانے لگا۔ اور بمصداق ؎
تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف ۔ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ۔ ہر ایک موقعہ اور محل کا فہم گویا خدا سے ہی ملنے لگ گیا اور کوئی ایک برس کے بعد مدراس جانے کی نوبت پیش آگئی والد مرحوم کا بعد حج شاید دوسرے یا تیسرے دن مکہ معظمہ میں انتقال ہو گیا اور بڑا سخت صدمہ اس حادثہ سے دل کو پہنچا جس کو یہ عاجز اب تک نہیں بھولا۔ غرض اس حادثہ جانکاہ کے بعد میرا بھائی بنگلور آ گیا اور مجھے وہاں جانا پڑا بعد پہنچنے کے میرے بڑے چچازاد بھائی جو وہاں موجود تھے صرف دو یا تین دن رہے اور بنگلور کو روانہ ہو گئے ان کی اس حرکت سے سخت حیرانی ہو گئی یعنی ایک تو میں بالکل نیا اور پھر ہر ایک طرح سے نوآموز دفتر وغیرہ دیکھنے کی بالکل تمیز نہ تھی اور نہ کسی اہل معاملہ سے شناسائی کروائی اور نہ کچھ زبان سے کہا اور کیا تو یہ کہا کہ چلنے پر آمادہ ہو گئے اور یہاں مجھے گویا قیامت کا سامنا ہو گیا ہزاروں کا لین دین اور کچھ بھی خبر نہ۔ مگر کیا ہو سکتا تھا بجز اس کے کہ قہر درویش بر جان درویش کبھی تو گھبرا کر رو پڑتا تھا اور کبھی دفتروں کو پاس رکھ کر ساری ساری رات غور کیا کرتا تھا اس وقت ایک مدراسی مسلمان ہمارے کام میں تھے جن کو کام و کاج کا کچھ تجربہ تھا ان سے مجھے مدد ملتی رہی۔ غرض یہ کہ ان سب باتوں پر میں بہت جلدی عادی ہو گیا اور پھر معاملہ کے متعلق بھی شوق ہو چلا ؛

یا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا اس قدر طوالت کے ساتھ اس مضمون کو بیان کرنے سے مدعا یہ ہے کہ یہ گویا میری ابتدائی عمر کا ایک ثلث ہے جس کو آج میں یاد کرتا ہوں تو میرے آنسو نکل پڑتے ہیں وہ کیا ہی مبارک حصہ زندگی کا تھا جس میں ہر ایک قسم کی خیر و خوبی جمع تھی۔ تجارت ایک محدود دائرہ کے اندر چلتی تھی۔ اکثر اسباب بمبئی سے آیا کرتا تھا بمبئی سے بنگلور شاید اڑھائی اور تین مہینے تک کے اندر اسباب پہنچتا تھا اور جب پہنچتا تھا تو ایک دم ہی تیس چالیس گاڑیوں میں کئی تاجروں کا مال آ جاتا تھا گویا ایک قافلہ کی حیثیت ہوتی تھی اور اس اسباب کے آنے سے عجب رونق بازار کی ہوتی تھی اس کا نقشہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے غرض بیس سے لیکر چالیس فیصدی کے قریب نفع پر وہاں کے بیوپاری چھوٹے بیوپاری مال خرید لیتے تھے اور چار سے چھ قسط میں روپیہ ادا کرنے کی شرط ہوتی تھی اور اس طرح ہر سال میں بیس ہزار کے قریب قریب ہماری تجارت چلتی تھی اور سال میں آٹھ مہینے راستہ کھلا رہتا تھا اور چار مہینے بند یعنے موسم کے مخالف ہونے کی وجہ سے جہاز رانی موقوف رہتی تھی۔ یہ گویا معاش کا ذریعہ اور اس وقت کی تجارت کی حالت تھی اب رہا دوسرا پہلو یعنے خانہ داری کا ملاحظہ فرماوے۔ کہ

ہمارے والد اور چچا نے زندگی تک رفاقت کی رہایش اور تجارت میں اس وقت شاید پچیس کے قریب آدمی ہمارے کنبے میں ہونگے
جو ایک ہی مکان میں رہتے تھے کوئی تین روپیہ کرایہ ماہوار کا مکان تھا جس میں اچھی طرح سے اوقات بسری ہوتی تھی میرے چچا
شاید تین روپیہ اور میرے والد پندرہ روپیہ ماہوار خرچ کے لئے اٹھایا کرتے تھے ہر ایک چیز ارزاں تھی گیہوں کی شاید دو سوا
دو روپیہ فی من قیمت تھی اور عمدہ سے عمدہ چاول کی قیمت پونے دو سے دو روپیہ تک فی بستہ تھی۔ علی ہذا القیاس ہر
ایک خوردنی چیز کا یہ حال تھا اور اس زمانہ میں جو لذیذ اور لطیف غذاؤں کا استعمال ہوا کرتا تھا آج اس کا نام و نشان بھی نظر
نہیں آتا۔ ہمدردی اپنے اور بیگانے سے ایسی تھی کہ شادی و غمی دونوں پہلوؤں کا اثر صاحب خانہ کے برابر دوسروں پر
ہوتا تھا خیراتی کاموں کی نگرانی صدق اور اخلاق اور محبت سے ہوا کرتی تھی بدستور فقرا اور علماء میں سیر چشمی نظر آتی تھی اور طالب
ضرور ایک حد تک مستفیض ہو جاتے تھے۔ ادنی درجہ کا آدمی یعنی ایک دو روپیہ کا معاش رکھنے والا بھی حزم و فقدان نظر
آتا تھا مروت محبت۔ صدق۔ اخلاق۔ حیا۔ شرم حفظ مراتب۔ ہمدردی ہر ایک قسم کے لوگوں میں پائی جاتی تھی گویا آسمان
خیر و برکت کی بارش برس رہی تھی علی العموم جمعیت خاطر کے آثار نظر آتے تھے اور ابھی تک گویا وہ منظر آنکھوں کے سامنے ہے
اس کے بعد عمر کا دوسرا ثلث ہے جس کی نسبت جی نہیں چاہتا کہ کچھ لکھوں صرف اس قدر اشارہ کافی سمجھتا ہوں کہ بتدریج اس ابتدائی
حصہ کی خوبیاں جن کو میں نمونے کے طور پر لکھ آیا ہوں رد بھی ہوتی گئیں اور آخر حصہ میں وہ سب کی سب کافور ہو گئیں۔ اور
ان کی جگہ ناگفتہ بہ باتوں کا مجموعہ اپنے اندر جمع ہو گیا اور صحبت اور مجلس بھی ویسی رہتی تھی۔ غرض جب تیسرے حصہ کا آغاز ہونے
لگا شاید عمر بھی چالیس سے متجاوز ہو گئی تو کچھ کچھ آنکھ کھلنے لگی گو کسی قدر حالات وہی دوسرے حصہ کے باقی اور قایم رہ گئے
صرف اتنا فرق پیدا ہوا کہ اپنی حالت کو غور سے دیکھنے لگ گیا اور بھلے اور برے میں تمیز ہونے لگ گئی۔ والدین وغیرہ
تو گویا سر پر سے اٹھ گئے تھے اب نوبت اپنے ہمنشینوں کی آئی جو کسی قدر معمر تھے وہ بھی باری باری اٹھنے لگے اور عبرتناک
حالات بھی پیش ہونے لگے کچھ تو اپنی نالائق زندگی کا غم اور تغیرات زمانہ کا رنگ دل کو بیکار کر گیا مروت محبت اپنے بیگانے
سے اٹھنے لگی دوست دشمن سے بدتر نظر آنے لگے۔ گھر کی بات بگڑنے لگی۔ ہم آٹھ بھائی تھے چھ حقیقی اور دو چچا زاد
اور پھر سب باعیال و اطفال بلکہ بھتیجے تک صاحب عیال و اطفال۔ سب مل ملا کر کوئی پچاس آدمی کا مجموعہ تھا مگر سب کے سب ملکر اچھی طرح
گذارتے تھے کوئی کسی کا بار خاطر نہ تھا اور کسی کو کسی کے خرچ کرنا گراں نہیں گذرتا تھا۔ چچا زاد گویا حقیقی بھائیوں سے زیادہ عزیز
تھے مگر اب اس میں بھی فرق آنے لگا اور ایک دوسرے کے درپے ہو گیا اتفاق کی صورت میں فرق آتا گیا گو چند سے بات بنی
رہی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس عاجز کا رعب سب گھر والوں پر تھا کسی کو کسی قسم کی سبقت کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ مگر چونکہ صورت
اتفاق میں فرق آگیا تھا اس لئے زندگی بے لطف سی ہو گئی اور یہ علیحدہ ہونے کی نوبت آ پہونچی۔ اور سب کے سب یکے بعد دیگرے
اٹھ گئے صرف ایک میرا بھائی زکریا میرے ساتھ رہا۔ اور کارخانہ بھی ہمارے ہی سر پڑا کوئی دس برس کا عرصہ گذرتا ہے
کہ میں قسم قسم کی ابتلاؤں میں پڑا اور کوئی پہلو زمانہ کا ایسا نہ رہا جس سے مجھکو سابقہ نہ پڑا ہو۔ اور ہر ایک پہلو پر تغیرات کلی کا اثر محسوس
ہونے لگا۔ اور ساتھ اس کے میری زبان پر اس کا شکوہ اور گلہ بھی رہا یہاں تک کہ میں نے اپنے بعض دوستوں کو بعض کاموں
سے روکا جو بظاہر اس وقت ان کے لئے مفید تھے مگر درحقیقت میری نظر میں جو اس حالت سے گذر کر خوفناک اور مضر

ہو گئے تھے غرض انہوں نے میری بات نہ سنی اور خرابیوں میں مبتلا ہو گئے اور اکثر اب تک میں ایسا ہی دیکھتا آیا ہوں یعنی جس پہلو کو کچھ مدت پہلے جیسا میں نے تصور کیا تھا آخر وقت پر وہ ویسا ہی ثابت ہوا اور اس سے یہ امر میری طبیعت میں پیدا ہو گیا کہ ایک چھوٹی سی بات پر بھی زیادہ غور کرتا۔ اور ایک ادنیٰ کام کو بھی بے سوچے کرنا میری طبیعت کے خلاف ہو گیا اور ہر ایک پہلو سے زمانہ کو نازک سمجھنے لگ گیا۔ اسی عرصہ میں کچھ خسارہ بھی اٹھایا اور کچھ لوگوں کے حالات کا تجربہ بھی ہو گیا۔ غرض یہ کہ جیسا کہ میں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ ابتدائی عمر کے حصہ کو خیر و خوبی کا مجموعہ بتایا ہے اس سے وہ چند زیادہ شر و فساد کا مجموعہ اپنی عمر کے اس آخری حصہ کے زمانہ کو میں نے پایا اور اگر اس کی تفصیل لکھنے بیٹھوں تو شاید میرے ذاتی تجارب کی ایک بڑی سی کتاب بن جاوے اور میں نے ہر ایک پہلو کو نہ فقط اپنے ہی تجربہ اور مشاہدہ پر چھوڑا بلکہ ہر ایک پہلو کے بجنسہ کا او لوگوں کی شہادت بھی میں نے لی اور ہمیشہ ایک خوفناک حالت زمانہ میں زندگی بسر کرتا رہا۔ اور خاصکر تجارت کی حالت گذشتہ دس سال سے ایسی نازک ہوتی چلی آئی ہے کہ ہمیشہ زوال عزت و ناموس عزت کا دھڑکہ دلکو لگا رہا۔ اور شاید سنہ ۱۸۹۱ء اور سنہ ۹۲ء میں دو لاکھ روپے کا خسارہ مجھے ایک اکسچینج میں مجھے بھگتنا پڑا۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ٹھوکر سے بچا لیا الحمد للہ علے ذالک۔

غرض اس کے بعد میں ہمیشہ تفکرات کے دریا میں ڈوبا رہا۔ اور زندگی گویا تلخ معلوم ہوتی تھی ایک طرف تو معاملہ کی کچھ ایسی حالت دوسری طرف کچھ اپنی سیہ کاریاں اور تیسرا یہ کہ جس پہلو کو ایک راحت کا موجب سمجھکر اختیار کیا جاتا تو وہ سے بجز نفاق اور بدباطنی کے کچھ نظر نہ آیا۔ وہ راحت جس کو حاصل کرنا مقصود کرتا وہ تو رہی ایک طرف باقی رنج پہلے سے وہ چند ہو گیا۔ غرض میں سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ ایسی حالت دیکھکر میں موت کو زندگی پر ترجیح دیتا تھا۔ اور کسی کسی وقت میں اپنی سیہ کاریوں کے تصور میں رو پڑتا تھا۔ اور اپنے آپ کو بدترین مخلوق سمجھتا تھا۔ اور باقی میری طبیعت میں فی الجملہ ابتدائے عمر سے چلا آیا ہے وہ آخیر تک رہا کسی کو بھی کسی قسم کا آزار پہونچانا میں خطرناک۔ سمجھتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے اکثر اس امر کی توفیق طلب کرتا تھا کہ وہ مجھے کسی کے آزار کا موجب نہ بنا دے غرض اسی حالت میں میری بھائی حاجی ایوب فوت ہو گئے جن کا مجھے بہت رنج ہوا اور عبرت بھی ہوئی۔ ان کے بعد میرا چھوٹا بھائی زکریا بیمار ہوا۔ وہ بڑے بھائی تو گویا الگ ہو چکے تھے۔ مگر زکریا میرے ساتھ تھے بمبئی میں ان کی عزت ہر اک طرح سے اچھی تھی تجارتی کاروبار میں۔۔۔ مالی تائید ان سے ہی ملتی تھی اب ان کا بیمار ہونا دو طرح کا رنج کا باعث ہو گیا جس کے سبب سے بڑی پریشانی رہا کرتی تھی اور یہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جس میں میں نے دو لاکھ روپے کے خسارہ کا ذکر کیا ہے غرض جب ان کی علالت زیادہ ہو گئی۔ تو میں نے بنگلور میں ایک مکان خریدا۔ اور تبدیل آب و ہوا کے لئے ان کو یہاں لے آیا۔ ہر ہفتہ میں دو دن ان کے پاس رہتا اور باقی دن مدراس میں۔

دوسرے افکار جو اس وقت میرے سر تھا اس کا ذکر میں کچھ نہیں کرتا۔ بس اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ میں کہدوں۔ع دل من داند و من دانم و داند دل من۔

غرض ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں جمعہ کی شام کو مدراس سے چلکر ہفتہ کی صبح کو بنگلور پہنچا اور بھائی کے

پاس بیٹھا ہوا تھا ایک منشی صاحب بھی اس وقت پاس بیٹھے تھے ادہر ادہر کی بات چیت ہو رہی تھی اور موجودہ زمانہ کی حالت زار کا ذکر ہو رہا تھا۔ اور اسی اثنا میں میرا چھوٹا بھائی محمد صالح جو ایک روز پہلے سے بنگلور آیا ہوا تھا۔ وہاں آگیا اور ایک کتاب بھی ساتھ لایا۔ اور وہ یوں کہنے لگا کہ یہ کتاب مجھے سیالکوٹ (پنجاب) سے غلام قادر فصیح نے بھیجی ہے اور قابل پڑھنے اور سننے کے ہے یہ کہکر انھوں نے اس کو پڑھنا شروع کیا اور وہ کتاب حضور اقدس کی پہلی کتاب دعویٰ مسیحیت اور مہدیت کے بعد کی تھی جس کا مبارک نام فتح اسلام ہے غرض اس کتاب کے کوئی دو دو ورق پڑھنے کے بعد میری طبیعت پر اس قسم کا اثر ہوا میں اس کو بیان نہیں کرسکتا مگر میرے بھائی ذکریا مرحوم نے اسی وقت ایک جوش کے ساتھ باآواز بلند کہدیا کہ خدا کی قسم یہ بیشک وہی ہیں اور ان کا کلام اس کی پوری پوری شہادت دے رہا ہے۔ غرض ان کے اس کہنے پر میں اور وہ منشی صاحب بھی میرے ساتھ ہم آواز ہو گئے کہ بیشک یہ کلام کوئی نالا اثر دل پر کر رہا ہے اور پھر دیر تک اس کو سنتے رہے یہاں تک کہ اول سے آخر تک اس کو پورا سن لیا اور مجھے حضور کی طرف پورا پورا یقین ہوگیا۔ مگر مسیحیت کے دعوے پر کچھ تعجب سا رہا اور اس کے ساتھ یہ خیال بھی رہا کہ مسیح کے لئے تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے اور پھر اپنے وقت پر وہاں سے نزول فرماویں گے۔ اور کسی طرح کا اس میں اختلاف نہیں غرض اس وقت یہ فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہی ہو مگر کتابیں تو سب منگوا کر دیکھنی چاہییں اور اس طرف مرحوم بھائی کا بار بار یہ کہنا کہ یہ بیشک اپنے قول میں صادق ہیں اور بہت جلد لوگوں پر یہ امر کھل جاویگا حالانکہ ان کی بہت ہی کم استعداد تھی مگر جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے بڑے ہی ذکی الطبع تھے اور ان کی طبیعت ملانوں اور پیرزادوں سے ہمیشہ متنفر رہا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کبھی مجھے کسی سے ملتے ہوئے دیکھ لیتے تھے تو صاف کہہ دیتے تھے کہ آپ کو ان مکاروں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیئے ان کی صحبت میں کبھی خیر نہیں لیکن حضور اقدس کی کتاب کو سنتے ہی ان کا یقیناً قبول کر لینا ان کی کمال فراست کی پوری دلیل تھی۔ غرض میں دوسرے دن مدراس کو روانہ ہوا اور یہاں پہونچکر سب کتابوں کے لئے خط لکھوائے اور جس کسی سے ملاقات ہوتی ان سے یہ تذکرہ کرتا اور پھر ساتھ ہی موجودہ وقت کی ہر قسم کی برائیوں کی طرف ان کی توجہ دلاتا اور اس وقت تک میری نظر صرف مسلمانوں ہی تک محدود تھی۔ یعنی ہر طبقہ کے مسلمانوں کی بری حالت پر میری نظر تھی جس کے مشاہدہ سے ہمیشہ دل کو درد پہونچتا تھا۔

جب کبھی عام مفید کام کے لئے جلسہ ہو جاتا تو پھر جو چند حضرات موجود ہو جاتے تھے ان کی صورت اور سیرت طرز گفتگو اور پھر ایک دوسرے کو باہم دیکھا جاتا اس کی بابت ذکر کروں تو شاید طول ہوتا ہے مگر مختصر الفاظ میں کہے دیتا ہوں کہ پوری پوری یہودیت ثابت ہو جاتی تھی یعنے جس غرض کے لئے جلسہ کیا وہ تو ناتمام اور تمام ہو بھی کس طرح جب ایک دوسرے کی رائے کے تابع ہونے کو ایک سبکی اور ذلت کا موجب سمجھا جاتا ہو آخری جو کچھ کہ اس جلسہ سے نتیجہ حاصل ہوتا وہ یہی کہ دو چار صاحبوں میں ... تو ضرور ہمیشہ کے لئے نفاق پڑجاتا اور باقی بھی ایک دوسرے پر ضرور کچھ نہ کچھ الزام لگائے بغیر خالی نہ رہتے غرض جو صاحب یا صاحبان اس جلسہ کے بانی ہوتے ان کو بجز خفت کے کچھ حاصل نہ ہوتا اور پھر ہمیشہ کے لئے شاید دل میں عہد کرلیں کہ آئندہ کبھی ایسی بیجا حرکت نہ کرینگے غرض یہ اس قسم کی مجلسیں تھیں جن میں ہر قسم کے اور طائفہ کے لوگ جمع ہو جاتے تھے عالم۔ مولوی خاندانی بیوپاری نوکر پیشہ زمیندار وغیرہ وغیرہ گو یا سب قسم کے لوگوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی طبیعتوں کا اور اخلاق

کا خوب پتہ مل جاتا ہے تھا۔ نیز عام مفید کاموں کے جلسہ کا حال ہوا اب خاص خاص قسم کے لوگوں کے جلسے اور تقریبات کا حال جس کا مجھے تجربہ
ہوا ہے لکھنے بیٹھوں تو بہت طول ہوتا ہے اس لئے صرف ہماری تجارت پیشہ لوگوں کا ہی مختصر حال لکھتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ سے یہ
آرزو رہی کہ زیادہ نہیں صرف دو مسلمان تاجروں کے کسی تجارت کے کام میں اتفاق اور ایک دلی سے کام کرتے دیکھوں جس
سے وہ نتیجہ جو اتفاق کے لئے لازمی ہے ان کو حاصل ہوا ہو لیکن یہ میری آرزو ناتمام ہی رہی یوں تو بہتوں کو اتفاق کرتے دیکھا
مگر انجام اس کا ایک تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بد نظر آیا کہیں تو کورٹ کچہری میں خراب ہوتے دیکھا اور کہیں ہمیشہ کے لئے عداوت
اور کہیں ہمیشہ کے لئے آپس میں کشمکش پڑ گیا اور دونوں کو خراب کر دیا غرض اس طرح کے بہت تجربے اور مشاہدے کے
بعد میرا یہ دستور ہو گیا تھا کہ جہاں کہیں کسی امر کے متعلق بھی ہو مسلمانوں کی مجلس ہوتی تو پہلے اس مجلس میں یہ دعوے سے میں
کہہ دیتا تھا کہ مجھے ایک مدت دراز سے یہ آرزو ہے کہ مسلمان اپنی مجلس میں کامیاب ہوتے ہوئے دیکھوں۔ مگر میری یہ آرزو
پوری نہ ہوئی اور میری یہ عادت مدراس تک ہی محدود نہ تھی جہاں کہیں جانیکا اتفاق ہوتا تھا۔ یعنے مبئی۔ بنگلور۔ مدراس بنیگری کا
تو موقعہ پر ضرور یہ میں کہہ دیتا تھا۔ اور پھر مخاطب بھی ہو جاتے تھے۔ غرض مسلمانوں کے حالات اور عادات پر ہمیشہ رنج ہوتا
ہی رہتا تھا۔ یورپ کے تو اتحاد اور اتفاق کا کہنا ہی کیا ہے اکثر کام ان کے اتفاق اور شرکت اور یکدلی کی بدولت ترقی کے انتہائی
نقطہ تک پہنچے ہوئے ہیں مگر اس صورت میں بھی مسلمانوں کے سوا دوسری قوموں میں پھر بھی کچھ نظر میں آجاتا ہے جو تھوڑے چاہے
بھی اپنی بساط کے موافق کبھی نہ کبھی کسی کام میں متفق ہو جاتے ہیں مگر مسلمانوں میں اس کے برخلاف کیا عام کاموں میں اور کیا خاص
میں پھر وہ دینی ہو یا دنیوی اور کسی ملک میں ہی یعنے عرب عجم ہند اور سندھ دکھن اور کوکن جہاں تک مجھے علم ہے ایک نمونہ بھی نظر
نہیں آتا غرض ہر ایک موقعہ پر مسلمان بہت ہی کم نظر آتے ہیں اور اگر کسی جگہ اتفاق سے کوئی مسلمان سرکاری کام و کاج میں
کوئی اعلیٰ مرتبہ پا جاتا ہے تو گویا اس کے لئے یہ مثال موزوں ہو جاتی ہے کہ مور ہمان یکہ نباشد برش اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ غرض یہ
میرے خیالات اور مشاہدے پریشان ہی نہیں بلکہ استعجاب میں بھی ڈال دیتے تھے کہ یا اللہ اسلام تو بہتر ہے مگر مسلمانوں
کی حالت ایسی زار اور قابل عبرت کیوں ہو گئی ہے کوئی ایک پہلو ان کا یعنے کیا عبادات اور کیا معاملات سیدھا اور حق پر نظر
نہیں آتا اور حالت ایسی ہو گئی ہے بجز تیرے فضل کے یعنے مردے از غیب بروں آید و کارے بکند کے اور کوئی رستگاری
کی صورت نظر نہیں آتی غرض اسی حالت میں حضور کی کتاب فتح اسلام کو میں نے سنا اور اندر کا اندر ہی میں باغ باغ ہو گیا
کہ آخر خدا نے ایک کو کھڑا ہی کر دیا اور پھر اسی کو جس کا زمانہ رسول کے بعد وقتاً فوقتاً انتظار ہوتا رہا اور کئی جھوٹے مدعی بھی اس نام
کے زمانہ قرب زمانہ رسول سے ہوتی آئی مگر اب تو گویا عین وقت پر اور وہ بھی اشد ضرورت کے وقت ہی آواز آئی ہے۔ سو یا اللہ تو اس
آواز کو سچی اور مسلمانوں کے لئے مبارک ثابت فرما آمین۔ یہ میری اندرونی حالت تھی اور میرے مرحوم بھائی نے تو گویا بآواز بلند
شہادت بھی دیدی اور الحمد للہ والمنۃ کہ خدا تعالےٰ نے ویسا ہی ثابت کر دکھایا اور باغ اسلام میں دوبارہ گئی ہوئی بہار
اور رونق آتی چلی ہے غرض اس موقعہ کے بعد کتابیں بھی آگئیں اور اس کے پڑھنے سے کچھ کچھ فہم بڑھتا گیا اور مدراس میں چرچا بھی ہوتا
رہا۔ جو یکایک ایک اخبار آزاد نام لکھنؤ سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ مرزا قادیانی..... اپنے دعوئے مسیحیت
سے دست بردار ہو گئے اس لئے اب پھر ان کی عزت ویسی ہی قائم رہ گئی جو اس دعوی کے قبل تھی یہ مضمون تھا عبارات میں کچھ

فرق ہوگا مگر اس کے پڑھنے سے میرے پر جو صدمہ گذرا اور رنج ہوا اس کو خدا ہی جانتا ہے اور ابھی تک میں اسکو بھولا نہیں غرض اس کے بعد میں نے جب حضور کی کتابیں ایک طرف ڈال دیں اور ایسی جالوں سے اور اور دا سی میرے پر چھا گئی کہ کچھ نہیں لکھ سکتا باوجود اس کے بھی ہونے سے صد ہا لوگوں کو میں نے گویا یہ خوشخبری پہنچائی تھی اور اب گویا اس کے خلاف اخبار وں میں شائع ہو گیا ہے غرض اس مضمون کے دیکھنے کے بعد دوسرے یا تیسرے دن بمبئی سے میرے بھائی کا تار آیا۔ اور میں روانہ ہوگیا اور وہاں اپنے ایک دوست سے افسوس ناک دل سے میں نے یہ تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تو اپنے دعوے پر قایم ہیں چنانچہ ان کے ایک خاص مرید یہاں آئے ہوئے ہیں اور ان کی زبانی مجھے یہ سب کچھ معلوم ہؤا ہے اب اس موقع پر مجھے جو خوشی ہوئی گویا اس رنج سے دو چند زیادہ تھی اور وہ مرید گویا ہمارے شیخ رحمت اللہ صاحب تھے جن سے دوسرے روز میری ملاقات ہوگئی اور بعض حالات بھی معلوم ہوئے اور کتاب آئینہ کمالات اسلام کی خبر پا کے انہیں کو میں نے جلد وی پی مدراس کے پتہ پر روانہ کرنے کے لئے فرمائش دی اور میں مدراس واپس گیا اس وقت یہ کتابیں پہنچ گئی تھیں غرض پھر اسی طرح سے میں اس کا چرچا کرتا رہا اور سلطان محمود صاحب اور ان کے یا دو زادہ اپنی جگہ پر باہم اس بارے میں بحث کرتے تھے اور آخر وفات عیسیٰ پر دونوں کا اتفاق ہوگیا اور سلطان محمود صاحب نے مجھے خط لکھا اور حضور کی کتابوں کی خواہش ظاہر کی اس خط کے طرز تحریر سے یہ پتہ لگ گیا کہ حضور کی جانب ان کا حسن ظن ہے غرض میرے پاس جو کتابیں موجود تھیں وہ تو بھیجدیں اور آئینہ کمالات اسلام ایک مولوی کو دی تھی ان سے بیٹے کو لکھدیا اور پھر میں ملاقات کی اور میرے سے زیادہ انکا میلان حضور کی طرف پایا اور اس وقت تک وفات عیسے پر مجھے کامل یقین نہ ہوا تھا۔ مگر ان کے دوستوں مولویوں سے۔ غرض ان کا حضور کی رجوع کرنا بڑی تقویت کا باعث ہوگیا اور قلیل عرصہ میں ایک چھوٹی سی جماعت طیار ہوگئی ہے اور شہر میں زور شور کے ساتھ اس کی شہرت ہونے لگی یہ وہ وقت تھا کہ ان مولویوں اور ملانوں کی اچھی طرح سے قلعی کھلنے لگی اور ان کی اندرونی حالت کا پتہ ظاہر ہونے لگا جس کی وجہ سے حضور کی طرف کمال درجہ کا یقین بڑھتا گیا یہاں تک کہ حضور کی مذمت میں خط لکھا گیا اور جس قدر لوگ اس وقت تک اس سلسلہ میں شریک ہوئے ہوئے تھے ان سب کے دستخط لئے گئے بعد اس کے جو کچھ ان ملانوں کا حال دیکھا وہ احادیث کے موافق تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں پہلے سے بطور پیشگوئی بتا رکھی تھیں عوام میں ایک خطرناک جوش ان کے دجل اور کذب سے پھیل گیا۔ اور اب یہاں کے مسلمانوں کے اسلام کا حال ایک نئے رنگ میں ظاہر ہونے لگا۔ **ضرورت امام** پر میرا یقین بڑھتا گیا اور حضور کی زیارت کا شوق دن بدن بڑھنے لگا اور اس فکر میں ہوا کہ کوئی رفیق مل جائے تو روانہ ہو آؤں۔ وہاں کے ایک مولوی جن سے زیادہ تعلق تھا اور جو بظاہر منافقانہ طریق پر ملتے جلتے بھی تھے مگر باطن میں پورا دشمن تھا جس سے میں ابتک ناواقف تھا۔ انکو ساتھ لانے کی صلاح ہوئی۔ وہ تو ملکہ پری کی جامع میں رہتے تھے جہاں میں گاڑی پر سوار ہو کر گیا اور حاجی بادشاہ صاحب کے مکان پر جو وہ بھی اندرونی احاطہ مسجد ہی میں واقعہ ہے ملاقات ہوگئی اور مذکورہ بادشاہ صاحب وہاں کے ایک مشہور اور نامی تاجر ہیں ان مولوی صاحب نے ہماری مخالفت اختیار کرنے کے بعد وہاں اپنے قدم جمانے شروع کر دیئے یہ بادشاہ صاحب بھی اگرچہ سخت مخالف تھے لیکن چونکہ قدیم سے ان کے بزرگوں کے ساتھ میرا کمال درجہ کا ارتباط تھا۔ اس لئے بظاہر ان سے وہی سلوک قایم تھا۔ اور ابتک بھی باقی ہے

غرض وہاں مولوی صاحب سے میں نے کہا کہ سب سے بہتر یہی بات ہے کہ تم میرا ساتھ دو اور میں آپکے ہر قسم کے اخراجات کا کفیل اور ذمہ دار
ہوں جو کچھ امتحان کرنا ہے وہاں جا کر کیا جائے اس میں بڑے بڑے فائدے ہیں روبرو جا کر جو چاہیں پوچھ سکتے ہیں اس سے خلق
خدا کو بھی فائدہ پہنچیگا کیونکہ آج کل جو طوفان بے تمیزی پھیل رہا ہے اسی سے خلق اللہ کو نجات ہوگی اور میں نے آپ کو اس لیے
تجویز کیا ہے کہ بظاہر آپکے مزاج میں حق پسندی ہے اور تمہارے طالب علمی کے زمانہ سے میرا یہ حسن ظن ہے. پس آپ
تیار ہو جائیں جمعہ کے دن یہاں سے روانہ ہو جائیں گے مگر ان کو یہ کب منظور تھا. ان کو مخالفت میں اس وقت صریح فائدہ
نظر آتا تھا غرض انہوں نے انکار کر دیا اور واپس چلا گیا. اسی خیال میں تھا کہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم یاد آ گئے کہ وہ
ان دنوں مدراس آئے ہوئے بھی تھے کیونکہ انجمن کی طرف سے سالانہ جلسہ کی دعوت ان کو ہو چکی تھی اور انجمن کے وہ اصلی بانی بھی
تھے. لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ بنگلور سے مولوی صاحب نکل چکے تھے. اور یہاں دیر پہنچنے کے لئے جلسہ ملتوی ہو گیا
اس لئے مجھے یہ موقعہ خوب ہاتھ آیا اور فی الفور میں نے بمبئی کی اپنی دوکان پر تار دی کہ مولوی صاحب کو ٹھہرا لو. اور میں آتا ہوں
تار دیکر میں بنگلور گیا اور رات کو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ میں ارادہ کر چکا ہوں اب تو عالم الغیب اور بہتر جانتا ہے تیرے
لئے جو بہتر ہے وہ مہیا کر صبح کو حسب معمول ناشتہ کر کے گھر سے باہر چبوترہ پر آ کر بیٹھا کہ اسی وقت ڈاک والا آ گیا اور اس
نے ایک چٹھی اور اس کے ساتھ ایک رسالہ الحق دیا میں نے اس رسالہ کو کھولا تو میری نظر سب سے پہلے اس ہیڈنگ پر پڑی
ایک تُبادی بشارت ،، سے موسوم تھا. اور مضمون اس کا جھنڈے والے پیر صاحب کا واقعہ اور خلیفہ اور عبداللطیف
وحید ا [illegible] کا حضور اقدس میں حاضر ہونے کا تھا ٭

غرض اس کے بعد میرا عزم مصمم ہو گیا اور اسی روز شام کو مدراس اور دوسرے دن وہاں سے بمبئی روانہ ہو گیا اور مولوی حسن علی صاحب
مرحوم سے ملاقات ہوئی اور چلنے کی بابت گفتگو ہوئی مولوی صاحب مرحوم نے حق مغفرت کرے جواب میں یہ فرمایا کہ میں آپکا ساتھ دینے کے
لئے تو تیار ہوں. مگر ایک شرط سے میں نے کہا وہ شرط فرمائیے انہوں نے کہا کہ اس سفر میں جب تک آپکا اور ہمارا ساتھ ہے آپ نماز کی
پابندی مجھ پر خاطر رکھیں بس یہی پہلی شرط ہے جس کو میں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا. دوسرے روز علیگڈھ روانہ ہو گئے اور وہاں
کے حالات پر غور کیا گیا تو یہ ایک دوسری دلیل ضرورت امام کے لئے ہاتھ آگئی یعنی دو نمونے دیکھے ایک تو اسٹرچی ہال جس میں یوروپین
انداز کا نقشہ تھا جو زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ جو یہاں داخل ہوگا وہ ضرور ایک نہ ایک دن یوروپین انداز کا جنٹلمین ہو جائیگا. اور دوسرا
نمونہ مسجد کا دیکھا جس کی ظاہری صورت یہ تھی کہ ایک دو پھٹے پرانے بوریئے اور دو چار ٹوٹے پھوٹے لوٹے گویا زبان حال
سے اس کا یہ مضمون ادا ہو رہا ہے کہ جو میری طرف رکوع و سجود کے لئے مائل ہوگا اس کی بساط پھٹے بوریئے اور پھوٹے ہوئے لوٹے
کے سوا آسکے وہی یعنی اللہ اللہ خیر صلّا غرض یہ دونوں نظارے ایک عبرت دینے کے باعث میرے لئے ہوئی. پھر وہاں سے
قادیان شریف کا ارادہ ہوا ہمارے مولوی صاحب نے بہت کچھ کمال قرآن میں دیکھے اور امتحان بھی کئے غرض ہر ایک پہلو
سے بھی انکو جواب دیا گیا پھر چلے چلے. غرض روانہ تو ہو گئے مگر مولوی صاحب کا شروع سے آخر تک یہی بیان رہا کہ مرزا صاحب لیاقت
دی ہیں. مگر ان کا یہ دعویٰ انکی ظاہری وجاہت سے بہت کچھ بڑھا ہوا ہے ٭
جس کے جواب میں کہتا تھا کہ اب جو کچھ ہے وہاں ہی ٹھیک سی ہوگا. جب امرتسر پہنچے تو وہاں مولوی محمد حسین کا کوئی چیلا ہم کو مل گیا

اور اس نے مولوی صاحب کو بہت کچھ روکا اور بابو محکم الدین صاحب کو کٹھی تک ہمارا پیچھا چھوڑا اور بلائے بد کی طرح لگا رہا اور وہاں
پہنچ کر بھی اور مولویصاحب تو اس کو نرم نرم جواب دیتے رہے اور وہ زیادہ گستاخ ہوتا چلا یہاں تک کہ آخر مولوی صاحب نے میرے
ہر چہار دیکر اپنی جان چھڑائی جب وہ میری طرف ہوا تو میری دو ہی جھڑکیوں سے گھبرا گیا اور پھر بیٹھ نہ سکا اور دفع ہو گیا غرض
شب ہم نے گذاری اور صبح کو بٹالہ کی راہ لی اور وہاں پہنچے تو وہاں بھی ایک صدمہ ہوا مگر زیادہ جرأت نہ کر سکا اور ہم وہاں سے
یکوں میں بیٹھ کر روانہ ہوئے اور جوں جوں دار الامان سے نزدیک ہوتے گئے ویسے ہی دل پر ایک اثر ہوتا گیا یہاں تک
کہ دار الامان کا نظارہ نظر آنے لگا اور جامع مسجد مجھے ایک بقعۂ نور نظر آتی تھی اس سال بارش بکثرت ہوئی تھی اس لئے پہنچنے
میں دیر ہوئی جب یہاں پہنچے تو میری اپنی یہ حالت تھی کہ ذوق اور محبت سے بھر گیا تھا اور عجیب عجیب لذت اپنے اندر محسوس کرتا
تھا غرض ہم قادیان پہنچے اور مولینا مولوی نور الدین صاحب کے مدرسہ اور مطب کے پاس یکے کھڑے ہو گئے اور ہم دونوں اترے
غروب آفتاب کا وقت تھا مولوی حسن علی صاحب نے نور الدین صاحب سے مجھے تعارف کرایا اور میں ان سے مصافحہ کر کے پاس بیٹھ
گیا اتنے میں کسی نے آکر خبر دی کہ وہ نیا مکان جو تیار ہوا ہے اس میں ان مسافروں کا اسباب بھیجدو۔ مولوی حسن علی صاحب اسباب کے
ہمراہ اس مکان کو تشریف لے گئے اور میں نماز عصر پڑھ کر مولوی نور الدین کی خدمت میں بیٹھا ہی تھا کہ ایک شخص نے آکر خبر دی کہ
حضرت اس نئے مکان میں آکر جلوہ فرما ہوئے ہیں۔ تو میں یہاں سے اٹھا اور جلد اس مکان میں داخل ہوا اور میری نظر چہرہ مبارک
پر پڑی میں حلفاً گذارش کرتا ہوں کہ حضور کا سراپا اس وقت ایک نور مجسم مجھے نظر آیا اور میں آنکھ بند کر کے حضور کی دستبوسی قدم کرنے لگا
اور جوش محبت کے ساتھ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور حضور اس کے بعد کمال مہربانی اور شفقت سے احوال پرسی فرماتے
رہے اور میرا حال یہ تھا کہ اندر ہی اندر مولوی حسن علیصاحب کو ملامت کرتا تھا کہ انہوں نے حضور کی ظاہری وجاہت کیا بیان کی
تھی اور یہاں کیا کچھ نظر آرہا ہے اور منتظر تھا کہ حضور یہاں سے تشریف لیجائیں تو ان کی خبر لیوے طور کون یہ میرا خیال ہو چکا
اور حضور اقدس دا شرف بھی اسی وقت اندر تشریف لے گئے اور جونہی میں مولوی حسن علیصاحب سے مخاطب ہوا۔ انہوں نے
بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ مرزا نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا یہ تو کوئی اور ہی وجود نظر آرہا ہے
غرض کہ ظاہری وجاہت میں بھی حضور کی بہت کچھ ترقی انہوں نے بیان فرمائی اور اسی وقت کہدیا کہ بے شک اب یہ وہی نظر آرہے
ہیں جس کا ان کو دعویٰ ہے اور مجھے کہا کہ بیشک تم بیعت کرلو۔ چونکہ میں نے اپنی بھی ان سے غرض بتائی تھی کہ فقط اس لئے آپ
کو ساتھ لیتا ہوں کہ موقع پر آپ مجھے نیک اور میرے مناسب مشورہ دیں لیں اسی طرح انہوں نے مجھے فی الفور کہدیا اور میری اندرونی
حالت یہ تھی کہ اگر ایک نہیں ہزار دفعہ بھی اس کے خلاف اگر وہ مشورہ دیتے تو میں حلقہ بگوش ہوئے بغیر اس مبارک آستانہ
سے جدا نہ ہوتا۔ مگر الحمد للہ کہ فی الفور مولویصاحب نے مجھے میری دلی آرزو کے مطابق کہدیا لیکن انکا خاص ارادہ بالکل اس امر پہ تھا
ان کے لئے سب ہمارے مدراسی بھائیوں کی یہ رائے تھی۔ اگر مولویصاحب کی مرضی بھی آجائے پھر بھی مصلحت کو ہاتھ سے نہ
چھوڑیں چونکہ اس وقت کی مخالفت بڑی سخت تھی اور مولویصاحب کے ابھی وہاں بہت کچھ ہونا باقی تھا اس لئے میں خود اس وقت
اس امر کے مخالف تھا مگر مولویصاحب پہلے ہی نظارہ میں زخمی ہو گئے تھے اس لئے وہ بجائے خود بڑی تشویش میں پڑ گئے اور
استخارہ پر استخارہ کرنے لگے اور یہ فرماتے تھے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ میں کیا کروں تو اس کے جواب میں میں ان کو وہی

تھا جو تمام احباب کی رائے تھی جس کام سے اور دیر کر لیا ہے مگر وہ ان کے خلاف مرضی ہوئی ہی اور چونکہ ... کی طرف
تے تھے اور مجھے بھی روک رکھا تھا غرض چار شنبہ کے دن بعد نماز صبح اپنی عادت کے موافق چادر اوڑھکر سو گئے اور چند منٹ
بعد جیسا کہ ان کی عادت تھی اٹھے اور فرمایا کہ مجھے یہی جواب ملا ہے کہ مولوی نورالدین صاحب کے مشورہ پر عمل کرو۔ غرض اسیوقت
ت مولانا محمد لوی صاحب کو تشریف آوری کے لئے پیغام بھیجا اور حضرت مولینا کے اظہار کے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا
تو شاید بیعت کر چکے ہوتا ابا میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب نے مجھے روک رکھا ہے اس کو سنکر مولانا نے فرمایا کاش تم نے معًا
ہوتی تو ابتک اس کا کچھ نہ کچھ اثر بھی محسوس کر لیتے اور پھر مولوی صاحب نے کہا پوچھنے کیا ہو ؟

درچہ باشی زود باش۔ غرض مولوی صاحب کے مشورہ کے بعد یہی صلاح ٹھہری کہ کل شب جمعہ ہے اور ہم دونو بیعت
کرینگے اور جمعہ پڑھکر شنبہ کو روانہ ہو جائینگے کیونکہ حضور نے وہی دن روانگی کا مقرر فرمایا تھا اس کے بعد مولوی حسن علی صاحب
ال تھا کہ بار بار فرماتے تھے کہ شب جمعہ تو کل ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ابھی اس میں دیر ہے اور یہاں اتنی دیر کرنے
داشت نہیں ہے۔ غرض اسی روز شام کو یہ عاجز اور مولوی صاحب بیعت سے مشرف ہو گئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

اس کے بعد کوئی دو دن ہی ٹھہرنا ہوا اور حضور سے جدا ہو گئے پھرتے پھراتے کوئی ایک مہینے کے بعد مدراس پہونچے
وہاں حضرت مولوی سلطان محمود صاحب نے بڑا ہی اہتمام فرمایا تھا سٹیشن سے سیدہا میلاپور لے گئے اور پر تکلف دعوت دی
ا تھے ہی اس ناچیز کو ایک اڈریس بھی دیا صدہا مخالف بھی اس وقت جمع تھے میں نے اس اڈریس کے جواب میں کچھ نہ کہا صرف اتنا ہی
مولوی حسن علی صاحب تشریف لا دین گے اور مجھ سے بدرجہا افضل بھی ہیں جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور پایا اس کو وہ خوب
دین گے ۔ اور بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔ اس کے بعد مخالفت کی آگ بہت تیز ہو گئی یہاں اب اس سے غرض نہیں مگر یہ ظاہر کرنا ضروری تھا
از بیعت میری حالت کیا ہوئی اور ضرورت امام کس حد تک محسوس ہونے لگی اور پھر حضرت امام کی صداقت پر باطنی اور آسمانی نشان
ظاہر ہوئے جن پر توجہ نہ کرنے سے کیا نتائج پیدا ہو رہے ہیں غرض ان باتوں کا مختصر طور پر ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے سب
اول اس امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر جو تبدیلی ہوئی اس کو مختصر الفاظ میں لکھ دینا کافی
ابتدائی عمر کے زمانہ کے بعد زمانہ اوسط اور اس کی بعد تا زمانہ بیعت جو کچھ اپنی عملی حالت میں نے بتائی ہے اس کا ازالہ
چلا آ رہا کوئی بیس اور پچیس برس کی ناگفتنی علتیں اور عادتیں جو اپنے اندر تھیں اور جن کی بابت کبھی کبھی خیال کر کے میں رو دیا کرتا
کہ رب ان برائیوں سے نجات کس طرح ہو گی اور سب سے یہ امر ناممکن معلوم ہوتا تھا اور فی الحقیقت اگر میں ہزار کوشش کر کے
جان چھوڑاتا تو بھی یہ امر ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ میری صحت وغیرہ میں کچھ فتور پیدا نہ ہوتا مگر حلفًا لکھتا ہوں کہ بعد بیعت وہ سب
یکے بعد دیگرے ایسی دور ہو گئیں جیسا لاحول سے شیطان بھاگتا ہے اور مجھے تکلیف بھی محسوس نہیں ہوئی اور صحت
حال ہو گیا کہ گویا ان ارتکابوں کے وقت میں بیمار تھا ۔ اور ان کے ترک کے بعد تندرست ہو گیا۔ اور یہ صرف حضرت
ذالعد امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے انفاس طیبات کی طفیل نصیب ہوا اور اب اپنے اندر وہ باتیں دیکھتا ہوں کہ
اختیار ہو کر رب کریم و رحیم کا شکر کرتا ہوں اور ابتدائی زمانہ کو بھی اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہوں ۔ فالحمد اللہ علی ذالک
پر میں ابتک اپنے آپ کو ایک گنہ گار بشر سمجھتا ہوں اور اپنے اندر بہت سے عیوب محسوس کرتا ہوں مگر اس مولا کریم کی جناب

میں تو یہی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کی جوتیوں کے صدقے میری مغفرت کردیگا۔ اب دوسری بات یہ کہ ضرورت امام کس حد تک محسوس ہونے لگی سو اس کے بارے میں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے اگر اس وجود باجود کو ہی بس پردہ سے قائم ہے وہ نہ ہوتا تو یہ دنیا غارت ہی ہو جاتی اور میرا کامل یقین ہے کہ اس کے مبارک وجود کے طفیل جو سراسر رحمت الٰہی کا مظہر ہے یہ دنیا قائم ہے اور بہت کچھ برکات اور فیوض آئندہ اس کے وجود باجود سے دنیا کو نصیب ہونے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ تمام باتیں عام طور پر ظاہر ہو جائیں گی۔ اگرچہ خاص طور پر اس کا مشاہدہ کرنے والے مشاہدہ بھی کر چکے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تیسری بات یہ ہے کہ اس عالیجناب امام کی صداقت پر زمینی اور آسمانی نشان کیا کیا ظاہر ہوئے سو اس کا جواب یہی ہے کہ گذشتہ سب ظاہر ہو گئے ہیں جن کا حدیثوں میں ذکر ہوا ہے اور اکثر اکابران دین پر اس چودھویں صدی ہجری میں امام کے ظہور فرمانے کا زمانہ کشفاً اور الہاماً ظاہر ہو گیا ہے اور وہ اپنی اپنی تصنیفات میں اس کا ذکر بھی کر چکے ہیں اور ان سب باتوں کے مفصل مذکور کے لئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھری پڑی ہیں خدا تعالیٰ دنیا کو ان کتابوں کے دیکھنے کی توفیق نصیب کرے۔ تو پھر کسی قسم کا شک باقی نہ رہے گا۔ اب رہی چوتھی بات کہ امام وقت کی طرف رجوع نہ کرنے کے باعث کس قسم کے آثار وقوع پذیر ہونے لگے ہیں۔ تو جواب میں یہی گزارش کافی ہے کہ عیاں چہ بیان۔ آج کئی سال ہو گئے جو قہر الٰہی کے آثار دنیا میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ مگر خاص طور پر ہند کا جو حال ہوا ہے وہ تو پوشیدہ ہی نہیں۔ ابتدا تو طاعون سے ہوئی ہے مگر بعد اس کے قہر الٰہی کی وہ مختلف صورتیں جو وقتاً فوقتاً مغضوب قوموں پر عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتے نظر آنے لگے ہیں اور وہ تمام عذاب جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے کسی نہ کسی صورت میں آنے لگے ہیں دیکھو وبا طاعون کا حملہ بار بار کس طرح ہوتا آیا ہے اور ہنوز روز اول ہی کا نمونہ نظر آتا ہے پھر قحط کو دیکھئے کہ اس نے کس طرح ملک کو تباہ کیا اور یہ محل مطالعہ اخبارات سے بخوبی کھل سکتا ہے۔ پھر زلزلوں کو دیکھئے کیا انہوں نے دنیا کو کس طرح ہلا ڈالا ہے۔ اور بعض بعض مقامات پر خطرناک خسف الارض ہوا ہے اور مکہ سے لیکر دار جلنگ تک ایک خطرناک زلزلہ آیا۔

اب رہی چوتھی بات کہ امام وقت کی طرف رجوع نہ کرنیکا باعث کس قسم کے آثار وقوع پذیر ہوتے ہیں
تو جواب میں یہ گذارش کافی ہو گی۔ کہ عیاں را چہ بیان آج کامل تین سال ہوئے جو قہر الٰہی کے آثار کل دنیا میں
آشکار ہو گئے ہیں مگر خاص کر کے ہند کا حال تو پوشیدہ نہیں ابتداء تو طاعون سے ہوئی ہے مگر بعد اس کے کل ان
قہر الٰہی کے نمونہ جو وقتاً فوقتاً مخالف مغضوب قوموں کے لئے ہوئی جن کا ذکر خود اللہ جلشانہ کی کتاب
پاک میں موجود ہے ظاہر ہو گئی ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ ایک وقت دیکھو طاعون کا حملہ باری باری سے
کس طرح ہوتا ہے۔ اور پھر یہ گو ہند ورود اول ہے اور بعد اس کے قحط کو دیکھو پہلے سال اس قدر شدت
نہ تھی جتنی اس سال میں ہے۔ اخبار بینوں پر مخفی نہیں۔ اس کے بعد زلزلہ آیا۔ پہلی مرتبہ تو چند ایک پر خطر
منظر پر تھا۔ جو خیر گذری اور بنگالہ ضلع رین کلکتہ سے لے کے دارجلنگ پر ایک وقت شدت سے ہوا اور کچھ
خفیف سا نقصان بھی ہوا۔ مگر جانوں کی خیر گذری اور بعد اس کے خفیف طور پر مختلف مقاموں پر کچھ کچھ حرکتیں
اس کی ہوتی آئیں۔ مگر پہلی دفعہ جو اس کا حادثہ ہوا جس کو ابھی چند مہینے گذرے کس تباہت کا ہوا کتنی جانیں
تلف ہوئیں اور کتنے مقامات زمین کے اندر دھس گئے۔ علی ہذا القیاس سیلاب کی بابت دیکھئے پہلے تو جب
یہ چٹاگام اور اس کے اطراف میں آیا تو کچھ کم نقصان ہوا مگر بار ثانی جو ہٹھ ضلع میں آگیا پر اس کی نوبت پہنچی تو کیا کچھ
خرابی نہ ہوئی۔ ہزارہا گاؤں غرقاب ہو گئے اور بحساب بندگان خدا اور چارپائے ہلاک ہو گئے جس کا صحیح اندازہ
ابتک نہیں ہوا اور کوئی شہر پہ پانچ میل کے اندر پانی دس سے بارہ فیٹ چڑھ آیا تھا غرض اندازہ ہو سکتا ہے
کہ کیا کچھ نہ ہوا ہو گا۔ آتش زدگی کا حال تو کچھ پوچھو ہی نہیں کوئی ہفتہ شاید خالی نہیں جاتا اور جان و مال کی خرابی نہیں
ہوتی اور یہ سلسلہ تین سال سے میں تجربہ کر رہا ہوں۔ اب آخیر سال میں جو اکثر لوگوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ قیامت
آجائے گی اور پھر ان میں بعض قوموں کا تو یہ حال تھا کہ اس امر کو بالکل یقینی سمجھے ہوئے تھے جس سے ایک
عجیب طرح کا خوف ان پر مستولی تھا جس کا میں نے خود نظارہ کیا ہے لیکن علی العموم یہ خوف تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور
ہو کے رہیگا۔ الا ما شاء اللہ۔ غرض اصل کثافات کو بھی ذرا امین نظر سے دیکھو تو یہ کتنا بڑا نمونہ قہر الٰہی کا ثابت ہوتا
ہے۔ غرض آخر الامر اسی تاریخ کے قریب قریب بعض مقاموں پر ایسا ہوا کہ سخت طوفان آیا کہ مکانوں
کے اڑ جانے کا خوف ہو گیا اور اکثر مکانوں کی چھت اڑ بھی گئی یہ واقعہ مدراس کے قریب ناگپٹن میں ہوا
جو ایک بڑا بندر ہے اور سب اخباروں میں اس کا ذکر ہوا تھا۔ اور بعض لوگوں کی زبانی میں نے یہ سنا
جو وہاں سے آئے تھے کہ جب یہ حادثہ شروع ہوا اور شدت ہوتی چلی تو ہم کو یہ یقین ہو گیا کہ بیشک قیامت
ہی کے آثار ہیں اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کی صور ہے کسی کو باہر نکلنے کی طاقت نہیں تھی اور صدہا بلکہ
ہزارہا بڑے بڑے تناور درخت بیخ و بن سے اکھڑ کر گر گئے اور پختہ مکانات اور چھتیں گر گئے اور ہم کو بھی

یقین ہو گیا تھا کہ اس قیامت خیز حادثہ سے ضرور ہم ہلاک ہو جائیں گے اور فی الحقیقت اور کچھ تھوڑے سے وقت اگر یہ حادثہ
اسی طرح قائم رہتا تو شاید ناکہیں نابود ہو جاتا مگر اللہ کا فضل کہ جلد وہ دفع ہو گیا اور ہم نے نئی زندگی پائی غرض یہ تو ان واقعات
کا ذکر ہے جو اضطراری صورت رکھتے ہیں یعنی بالانسانی دخل کسی طرح کا ان میں نہیں اور اگر ان امور کی طرف خیال کریں جن میں
فی الجملہ انسانی دخل ہوتا ہے۔ اور جن کو اختیاری کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں تو ان کی حالت زیادہ وحشت خیز نظر آتی ہے
بالخصوص تجارتی امور کو دیکھئے ان کو بتلانے سے آگے ہی یہ امر ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس برٹش حکومت میں
اس کی ترقی کس حد تک پہونچی ہوئی ہے اور اگر سچ پوچھو تو برٹش حکومت کی ترقی کا یہی زبردست اصول ہے اور گویہ زمینی استحکام
بھی ہے مگر اس کی حالت اس قدر ابتر ہو گئی ہے اور ہوتی جاتی ہے جس کو مفصل بتلانے کے بہت کچھ لکھنا پڑتا ہے
اس لئے مختصر کیفیت یہ ہے کہ بہت سے بیچارے لوگ کہ مقابلہ سے دست بردار ہو بیٹھے ہیں اور گویہ وقت کا انتظار
کر رہے ہیں اور بہت سے ناتجربہ کاری کے باعث خراب ہو گئے اور جو کچھ حصہ کام کر رہا ہے ان کی یہ حالت ہے کہ گویہ
اگر امام شب ماتم شب دیگر تھی انہی ایسی خوفناک تجارت کی حالت ہے یہ تو میں نے ایک بات بتلائی جس کا بہت بڑا
اثر ہے لیکن ساتھ ان کے اگر زراعت اور مزارعین کو دیکھتے ہیں تو تاجروں سے بھی بدتر ان کو پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی حکومتیں
اور سلطنتوں کے حالات پر غور کرتے ہیں تو سب سے زیادہ پریشان اور افکاروں کے سمندر میں غرق بھنور نظر آتے ہیں غرض
علی العموم زمانہ کی حالت بدلی ہوئی نظر آتی ہے اور کیا چھوٹا اور کیا بڑا اپنی اپنی حد پر متفکر اور پریشان ہی نظر آتا ہے گو یہ جمعیت
اور طمانیت مفقود ہو گئی ہے اور ساتھ ہی اس کے گویہ مروت محبت دنیا یہ باتیں بھی اٹھ گئیں ہیں جب وہ نہیں تو یہ
کہاں غرض وہ مولی الکریم اپنا فضل فرما دے اور اپنے بندوں کو نیک توفیق دے کہ تا وقتوں کو پہنچائیں اور سلامتی کی راہ جس
کو صراط مستقیم کہتے ہیں اور جس کے دکھلانے کے لئے حضرت امام آخر الزمان جن کا مبارک لقب مسیح و مہدی علیہ السلام
ہے موجود ہو گئے ہیں اور بڑے درد دل سے منادی کر رہے ہیں ان کی پیروی نصیب کرے۔ آمین ۔



حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کی خود نوشت مختصر سی سوانح عمری کے بعد میں ان کلمات کا اندراج بھی ضروری سمجھتا ہوں۔
جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت سیٹھ صاحب کے متعلق ایک موقعہ پر شائع فرمائے۔ ایڈیٹر

"اور وہ گروہ مخلص جو ہماری جماعت میں سے کاروبار تجارت میں مشغول ہیں انہیں سے ایک حبی فی اللہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس قابل تعریف ہیں اور انہوں نے بہت سے موقع ثواب کے حاصل کئے ہیں۔ وہ اس قدر پُرجوش محب ہیں کہ اتنی دُور رہ کر پھر نزدیک ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے لنگرخانہ کی بہت سی مدد کرتے ہیں۔ اور ان کا صدق اور اُن کی مسلسل خدمات جو محبت اور اعتقاد اور یقین سے بھری ہوئی ہیں تمام جماعت کے ذی مقدرت لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ کیونکہ تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ وہ ایک سو روپیہ ماہواری بلاناغہ بھیجتے ہیں اور آج تک کئی دفعہ پانسو روپیہ تک یکمشت محض اپنی محبت اور اخلاص کے جوش سے بھیجتے رہے ہیں۔ اور جو ایک سو روپیہ ماہواری ہے وہ اس سے علاوہ ہے۔" (الاشتہار الانصار۔ ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

ایک ضروری یادداشت

حضرت سیٹھ صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی تھے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو نامزد فرمایا تھا۔ صدر انجمن کے ان ممبروں کے ساتھ بھی (جو بعد میں خارج ہوئے۔ اور جنھوں نے خلافت حقہ سے غدر کیا) اپنے اخلاص اور حسن ظن کی وجہ سے محبت رکھتے تھے۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر انہوں نے خلافت کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور سلسلہ حقہ میں تفرقہ پیدا کرنا چاہا۔ تو حضرت سیٹھ صاحب نے ان سے قطع تعلق کر لینا ضروری سمجھا۔ بذریعہ تار انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کی اور آخر دم تک اسی پر قائم رہے۔ اسی محبت و وفا میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے
اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے فضل اور رحم کرے۔ انہیں اپنی رضا کے مقام پر اٹھائے۔ آمین
سیٹھ صاحب کی ایک مختصر سی سوانح عمری انشاء اللہ بعد میں شائع ہوگی۔ وباللہ التوفیق

خاکسار یعقوب علی

حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کا ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر میں

حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے ایک واقعہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں کیا ہے میں اُسے بھی یہاں درج کر دیتا ہوں۔ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صادق کی شناخت اور اپنے صادق ہونے کے ثبوت میں بیان کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

متوجہ ہو کر سننا چاہیئے کہ خواص کے علوم اور کشوف اور عوام کی خوابوں اور کشفی نظاروں میں فرق یہ ہے کہ خواص کا دل تو مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب روشنی سے بھرا ہوا ہے وہ علوم اور اسرار غیبیہ سے بھر جاتے ہیں۔ اور جس طرح سمندر اپنے پانیوں کی کثرت کی وجہ سے ناپیدا کنار ہے اسی طرح وہ بھی ناپیدا کنار ہوتے ہیں اور جس طرح جائز نہیں کہ ایک گندے سڑے ہوئے چھپڑ کو محض تھوڑے سے پانی کے اجتماع کی وجہ سے سمندر کے نام سے موسوم کر دیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو شاذ و نادر کے طور پر کوئی سچی خواب دیکھ لیتے ہیں۔ انکی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ نعوذ باللہ ان بحار علوم ربانی سے کچھ نسبت رکھتے ہیں۔ اور ایسا خیال کرنا اسی قسم کا لغو اور بیہودہ ہے کہ جیسے کوئی شخص صرف منہ اور آنکھ اور ناک اور دانت دیکھ کر سؤر کو انسان سمجھ لے یا بندر کو بنی آدم کی طرح شمار کرے تمام مدار کثرت علوم غیب اور استجابت دعا اور باہمی محبت و وفا اور قبولیت اور محبوبیت پر ہے۔ ورنہ کثرت قلت کا فرق درمیان سے اٹھا کر ایک کرم شب تاب کو بھی دیکھ سکتے ہیں کہ وہ بھی سورج کے برابر ہے۔ کیونکہ روشنی اس میں بھی ہے۔ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں وہ کسی قدر آپس میں مشابہت ضرور رکھتی ہیں۔ بعض سفید پتھر تبت کے پہاڑوں سے ملتے ہیں اور غزنی کے حدود کی طرف سے بھی لاتے ہیں چنانچہ میں نے بھی ایسے پتھر دیکھے ہیں وہ ہیرے سے سخت مشابہت رکھتے اور اسی طرح چمکتے ہیں مجھے یاد ہے کہ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک شخص کابل کی طرف کا رہنے والا چند ٹکڑے پتھر کے قادیان میں لایا۔ اور ظاہر کیا کہ وہ ہیرے کے ٹکڑے ہیں کیونکہ وہ پتھر بہت چمکیلے اور آبدار تھے۔ اور ان دنوں میں مدراس کے ایک دوست جو نہایت درجہ اخلاص رکھتے ہیں یعنی اخویم سیٹھ عبد الرحمن صاحب تاجر مدراس قادیان میں میرے پاس تھے ان کو وہ پسند آگئے اور انکی قیمت میں پانسو روپیہ دینے کو طیار ہو گئے۔ اور پچیس روپیہ یا کچھ کم و بیش ان کو دے بھی دیئے۔ اور پھر اتفاقاً مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ لینے یہ سودہ کیا ہے۔ آپکی کیا رائے ہے۔ میں اگرچہ ان ہیروں کی اصلیت اور شناخت سے ناواقف تھا۔ لیکن روحانی ہیرے جو دنیا میں کمیاب ہوتے ہیں یعنی پاک حالت کے اہل اللہ جنکے نام پر کئی جھوٹے پتھر یعنی مزوّر لوگ اپنی چمک دمک دکھلا کر لوگوں کو تباہ کرتے ہیں اس جوہر شناسی کا مجھے دخل تھا اسلئے میں نے اس ہنر کو اسجگہ برتا اور اس دوست کو کہا کہ جو کچھ آپ نے دیا وہ تو واپس لینا مشکل ہے لیکن میری رائے ہے کہ قبل دینے پانسو روپیہ کے کسی اچھے جوہری کو یہ پتھر دکھلا لیں۔ اگر درحقیقت ہیرے ہوئے تو یہ روپیہ دے دیں۔ چنانچہ وہ پتھر مدراس میں ایک جوہری کے شناخت کرنے کے لئے بھیجے گئے اور دریافت کیا گیا کہ انکی قیمت کیا ہے۔ پھر شاید دو ہفتہ کے اندر ہی وہاں سے جواب آگیا کہ انکی قیمت ہے چند پیسے۔ یعنی یہ پتھر ہیں۔ ہیرے نہیں ہیں۔ غرض جس طرح اس ظاہری دنیا میں ایک ادنیٰ کو کسی جزئی امر میں اعلیٰ سے مشابہت ہوتی ہے۔ ایسا ہی روحانی امور میں ہو جایا کرتا ہے اور روحانی جوہری ہوں یا ظاہری جوہری وہ جھوٹے پتھروں کو اسطرح پر شناخت کر لیتے